UNIVERSAL LIBRARY
OU_224839
UNIVERSAL LIBRARY

TO MOULVE KURAMUT ALI,

Molawallee of the Imambarah of Hooghly.

Brother of Mine,—Your letter reached me together with your pamphlet on the "Origin of the Sciences." It gave me the greatest satisfaction to see this token of your affection and the fruit of your learning. I could not from the weakness of my sight, go through your work from beginning to end at once, but I read it from time to time, and I did not find anything in it which did not astonish me, for the extent of your knowledge and the beauty of your modesty. I found in it gems of historical knowledge, the like of which is not to be found in the works of ancient writers, and philosophical facts of the highest moment as well as discussions on difficult points of Theology. The Mahomedans ought to profit by your book. It would revive the sciences which are based on an enquiry into surrounding existences. Such sciences are neither Christian nor Mahomedan, but belong to man, and are beyond the influence of religious bias or sectarianism. Mention is made in many verses of the Koran of "Men of insight," namely those who observe the creation as it is, without doubt or darkness, and draw from their experience true and philosophical conclusions; for the works of God are like a mirror in which his skill and glory are reflected. In your style of writing, you have achieved the highest end of composition, but had you composed the book in Persian, it would have been better, for the latter language is more common among the Mahomedans than Urdu, and your Persian works are extremely elegant and eloquent. I saw in your treatise a great many points of the Shiete Theology discussed, which I do not approve of, since the object of the work is to establish a philosophical system for all Mahomedans in general. God be your protector.

Your servant,

A. SPRENGER.

رساله

بیان ماخذ علوم

تصنیف

فاضل کامل عالم بی بدل سرآمد دانشوران هندوستان

جناب مولوی

سید کرامت علی

الحسینی الجونپوری سلمه الله الرحمان متولی امام باڑهٔ

هوگلی

مشعر جواب سوال خیرخواه هندوستان عمیم الامتنان

جناب معلی القاب

آنربل سرچارلس تریویلین

بهادر دام اقباله

یعنی - که عربون نے یونانیون سے اور فرنگستانیون نے
عربون سے کتنا فایدهٔ علمی حاصل کیا اور اب مسلمانان
هندوستان اهل انگلستان کے اختلاط سے کتنا فایدهٔ علمی
حاصل کرسکینگے *

یهه رساله

مطبع مظهر العجایب

مین باهتمام حقیر عبد اللطیف مهتمم مطبع ۱۰ اپریل
۱۸۶۴ع کو چهاپا گیا

ہدیہ خدمت با رفعت جناب مولوی سید شرف الدین حسینی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و شکر حکیم مطلق رالہ حق کا کہ پیغمبرونکو بنی آدم کی تعلیم اور ھدایت کے واسطے بھیجا - اور بہت بہت درود و سلام پیغمبرونپر کہ حکمای الٰھی ھین - خصوصا خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان پر اور انکی برگزیدہ اور پاک اولاد پر اور انکے اصحاب اولو الالباب پر *

اما بعد کہتا ھی کرامت علی بن رحمت علی حسینی جونپوری کہ یہہ چھوٹا رسالہ ھی بیان مین ماخذ علمون کے - یعنے آدمیون نے کہان سے علم پایا - اور بیان مین اسکے کہ کتنا فایدۂ علمی حاصل کیا عربون نے یونانیون سے - اور اھل فرنگستان نے کتنا فایدۂ علمی حاصل کیا عربون سے - اور اب مسلمان کتنے فایدہ حاصل کرسکینگے اختلاط سے اھل فرنگستان کے *

اس رسالہ سے اگر ممکن ھو کہ کوئی شخص فایدہ حاصل کرے - لازم ھی کہ دعا کرے واسطے جناب مستطاب مرچارلس ٹریویلین صاحب بہادر کے - کہ مُشوّق طلبہ علوم ھین *

پہلا مقدمہ

مشاہد ھی لڑکوں میں کہ ادراک کی آلات کے واسطے جو انکو ملا ھی - کم کم آھستہ آھستہ علمونکو حاصل کرتے ھین - اور جتنا اصلی حالت سے دور ھوتے ھین - اوتناھي علم اور صنعتوں سے نزدیک ھوتے ھین - لیکن اس کسب کے واسطے معلم یعنے سکھلانے والا ضرور ھی - سب سے پہلے سکھلانا زبان کا ھی - دیکھو لڑکوں کے ساتھہ کتنا بکنا پڑتا ھی جب وہ بات کرنے سیکھتے ھین - اور بڑي محنتوں سے حرفوں کو انکے خاص مخرجوں سے اور خاص وصفوں کے ساتھہ نکالتے ھین - یہہ بات اور امتحانوں سے بھي معلوم ھوئي ھی - چنانچہ اکبر شاہ تیموری نے ایک مکان بنوایا - اور اسمین دور دور سے رنڈي اور مرد سب گونگے بھرے لا کے رکھے - اور اوکے نوزاد کو اونکو پرورش کے واسطے سونپے - لیکن وہ لڑکے بعد رشد کے قادر کلام پر نہوئے *

اس تمہید سے یہہ غرض نہین کہ انکو قوت صائیتہ نہن - بلکہ اوس قوت صائیتہ سے کچھہ - آن - اون - این - اور مانند اسکے جیسے اور گونگے کرتے ھین وہ بھي کرینگے - بلکہ جیسے - با - ما - ھا - آ - اور قریب اون حرفوں کے کچھہ نکال سکینگے - لیکن بہت عرصہ کے بعد اور آپسے اون حرفوں کو ملا نسکینگے - اور انکے واسطے کچھہ معنے مقرر نکر سکینگے - مگر جیسے اشارے * اگر ھم اپنی نوع کی افراد کو متفرع ایک شخص سے جانین - تو ضرور پہلا معلم ھمارا ایکھي تھا - مگر بعض یونان کے فیلسوفونکا قول ھی - کہ انواع

و اجناس سب قديم هين - چنانچه يونان کے فيلسوفون کي تواريخ مين فيلسوف ارسطاطاليس سے منقول هی - که عالم باقي هی بلا زوال - اور سورج کو جس طرح سے هم ديکهتے هين هميشه گهومتا هي - اسی طرح سے قديمی هي - اور زاد ولد کا اول نهين هی - اور ممکن نهين که کوئي بے ما باپ کے پيدا هووے - اور اسي طرح سے جڑئے هين - نکوئي انڈا اولي هی - نکوئي چڑيا اولي - چڑئے انڈے سے هی - انڈا چڑئے سے - اسي طرح سے سب اجناس و انواع قديم هين *

مانند اس قول کے ايک حديث مين هی - که ايک شخص نے همارے پہلے امام سے پوچها - که آدم کے پہلے کون تها فرمايا آدم - جب سايل نے اپنے سوال کو کئي دفعه مکرر کيا - تو حضرت نے فرمايا - اگر تو قيامت تک مجهے پوچهتا رهيگا - تو مين يهي کهونگا *

اس سے توهم هوتا هی که آدمي قديم هی - ليکن اوس امام همام کے اقوال سے کتابين بهري هوئی هين - اور سب کے کان پر هين - که آدم مخلوق هی - اوس سے سب آدمي پيدا هوئے - اور قرآن مجيد فصيح عبارت سے پکارتا هی - اور ضروری دين مسلمانونکا هی - که عالم حادث هی - آدم تو ايک جزء هی عالم کا - اس جواب سے مستنبط هوتا هي - که اصلي غرض سايل کی يهه تهي - که آدم کي خلقت کے زمانے کو جانے - اور جانذا زمانے کا طاقت سے باهر هی - جيسا که زيد کو بے بتلائے دوسرے کے اپنے زمان ولادت اور عمر سے آگاهي نهين هوسکتی - تو اوسکي اولاد کو کسطرح آگاهي هوگي - حقيقت يهه هی - که ايسي چيزون کا علم مبدء و معاد

سے نزدیک نہین کرتا - بلکہ دور کرتا ھی - اور نہ معاش کے کام آتا ھی- لیکن بات فروشونکی روزی کا بڑا سبب ہوا ھي- اس حدیث کے معني یہہ بھي ھین - کہ علت غائي اگرچہ وجود مین موخرھی لیکن تصور مین علت مادي و علت صوري و علت فاعلي سے مقدم ھی - چونکہ عالم کی ایجاد کی علت غائي آدم تھا - تو اس حیثیت سے اوسکو علم باري تعالی مین مقدم جانا چاھئے - نہ کہ اوسکے علم مین تقدم وتاخر ھی - اسي طرحسے اوس بڑے فیلسوفکا قول بھی اپنے ظاھر معني پر نہوگا - اگر معانی قدیم و بلا زوال ھون - تو اجناس و انواع معاني ھین - قدیم و بلا زوال ھونگے - اگر اپنے ظاھر معنے پر ھو تو لازم آوے گا کہ اوسکی سمجھہ بہت ھی پست تھی - اسواسطے کہ ایسے قول پر کوئی دلیل نہین - محض خیالی ھی - کچھہ مدتونکے دیکھنے سے ایک طرح پر اوسکی ازلیت و ابدیت کسطور سے ثابت ھوگی - اوس قولسے نکلتا ھی - کہ ھرھر فرد اونکا حادث وفانی ھی اور حدوث و فنا ضد ازلی و ابدی ھی •

قطع نظر اسکے کہ تسلسل باطل ھی - ھم اگر ایک گٹھلی بوین اور اس سے دس پھل ھون پھر ھرھر پھل سے دس دس پھل تو کہہ سکینگے کہ ابتدا ان سب پھلکی ایک گٹھلی تھي- اگرچہ ایسے حساب آدمی کی طاقت سے باھر ھین - پھر بھی لوگ گوت کرتے ھین - کہ اس کھیت مین کئی من غلہ اور کتنے تخم سے اتنا ھوا - توالد وتناسل وتکاثر بڑی دلیل ھی - کہ ابتدا مین ایکھی شخص تھا گو ھم حساب نہ کہ سکین - علاوہ اوسکے سب ملت والے قائل ھین - کہ اصل آدمي کی ایکھي ھی - تو ھمکو ضرور ھی کہ کہین - کہ اوس

اصل اول نے الہام سے سب سیکھہ کے اپنے لڑکونکو سکہلایا - اور جتنی قوتین هم مین هین متفرع اوسي اصل سے هین - اگر هم اپني قوتونکو کہ جس کام کے واسطے اصالۃ و بالذات خلق هوئي هي صرف کرین تو همسے بڑے بڑے کام صادر هوسکینگے *

دوسرا مقدمہ

یہود و عیسائي و مسلمان سب کہتےهین کہ پہلي اصل سے سواے ایک شخص کے جنکو حضرت نوح علیہ السلام اور آدم ثاني اور دوسرا ابو البشر بهي کہتے هین اور انکے تین بیٹون اور اونکي جورونکي سوا کوئي نہ بچا - سب پاني کے طوفانسے تمام هوگئے سواے عوج بن عوق کے [کہ اتنا لنبا تہا - کہ پاني اوسکي چہاتي اور کمر تک نہ پہونچا - اوسے حضرت موسی علیہ السلام نے مارا] جتنے آدمي اونکے بعد هوئے - اونہین تینونکي اولاد هین - نام نامي اونکے یہہ هین - حضرت سام - حضرت یافث - حضرت حام - بت پرستون نےخلقت عالم کے زمانے کو بہت لنبا اور دراز لکہا هی - کہ آدمي کے فہم سے باهر هی - محض خیالي زمانے - کوئي دلیل اوسپر نہین - صرف تقلید هی - یہہ کہ برابر سے سنتے آتے هین - تو جہوٹهي کہاني بهی لوگ سنتے آتے هین - وہ جہوٹهي کہاني کیا سچ هوسکتي هی *

اگےلوگونمین بڑا چرچا تہا علم نجوم کا - اور اب بهي بعضون مین هی - مصریونکا علم نجوم اور کالدانیونکا اور هندونکا علم نجوم مشہور هي - ان تینونسے ملکے چوتہا ایک علم نجوم نکلا - اوسے فارسیونکا علم نجوم کہتےهین - اونکے منجمون نے عالم کي خلقت کا اور آدم کی خلقت کا اور طوفان کا

زائچہ بنایا - خطا و ایقور کے حکما کے نزدیک آفرینش عالم سے لغایت حال تخمینا آٹھہ کرور چھیاسی لاکھہ تیس ہزار چار سی بتیس برس گذرے ہین رقم اوسکي یہہ ہی [٨٨٦٣٠٤٣٢] *

طوفانکا قول مانند اونکے اقوال کے نہین ہی - بلکہ اوسپر دلیلین ہین گول ہونا زمین کا - اور اونچي جگہین پاني و غیرہ کے صدمہ سے نیچے بہہ کے آوے - اور نیچي زمین کو کم کم بھرے تو ضرور پانی ساري زمین کو گھیر لیگا - دوسري کاینات حفریة کا ہونا - تیسري زمین کو کھود نے سے - اور بعض پہاڑ طبقہ طبقہ معلوم ہوتے ہین - اگرچہ یہہ سب علوم اب تک کمال کو نہین پہونچے - اور حساب بھي اونکا آدمي کی طاقت سے باہر ہی مگر طبیعیات مین اتنا ہی کافي ہی - جیسے آدمي و درخت کي عمر کو دیکھہ کے - علامتون اور نشانیونکو پہچانکے تخمینا بتلاسکتے ہین - گو زمانہ تحقیقي معلوم نہو - سب سے بڑي دلیل پیغمبرونکا فرمانا کہ حکماء الہي ہین - کہ اونکے اقوال مانند اورونکے واہي تباہی نہین - وہ سب محالات عقلیہ کے قائل نہین - تو اس مین کچھہ شک نہین کہ طوفان ہوا - اور اونہین تینونکي ذریت ساري جہان مین ہی - قطع نظر اسکے - اگرہم اپنے ہي امتحان کو درست سمجھین - تو دیکھنے سے معلوم ہوگا - کہ سارے جہانکے آدمی تین صنفین آپسمین ممتاز ہین - اور باوجود تباٸن شکل و شمائل کے - بسبب اوس شناخت کے جو ہمکو عطا ہوئي ہی - دیکھنے سے کہہ دینگے - کہ یہہ سب بني نوع انسان - اور ہماري ذات اور بہائی ہین - تو جنہون نے کہا ہی - کہ انسان سب ایکہي کي اولاد نہین محض خیالي ہی - بسبب داخل ہونے نسبونکے ایک دوسرے مین -

جغرافیا والون نے بہت سا اختلاف کیا ہی - اور اختلاف بلاد بھي کچھہ کچھہ موثر ہی *

تیسرا مقدمہ

جغرافیا و تواریخ کي کتابون سے معلوم ہی کہ حضرت سام کی اولاد - اچھے اچھے ملک اشیا کے - اور یونان و روم و مصر کو گھیر لیا - سواے مصر کے اور جگہون افریقیہ میں بھي گھس پڑی - حضرت حام کي اولاد جنگلون پہاڑون مین اور بعض جزایر مین بھاگتي پھري - حضرت یافث کی اولاد شرقي و شمالي اشیا و فرنگستان مین جابسے - اور جتنے پیغمبر کہ یہود و عیسائي و مسلمانونکي کتابون مین مذکور ہین وہ سب حضرت سام کي اولاد ہین - مسلمانونکی حدیث کی کتابون مین شمار مین پیغمبرونکے ظاہر مین بہت سا اختلاف معلوم ہوتا ہی - شیعون کی ایک حدیث مین ہی - کہ سوای اورونکے صرف بني اسرائیل کے چار ہزار پیغمبر تھے - ایک روایت مین ہی - کہ سب پیغمبر تین لاکھہ بیس ہزار تھے - تیسرے روایت مین ہی - کہ ایک لاکھہ چوالیس ہزار تھے - اور اسي قدر انکے وصي تھے - مشہور یہہ ہی - کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار تھے - اور اسی قدر انکے وصي تھے - لیکن ایک لاکھہ چوالیس ہزار کي روایت ساتوین باب رسالہ مشاہدات یوحنا سے ملتي ہی - کہ ہر ہر فرقۂ بني اسرائیل سے بارہ بارہ ہزار تھے - اور غیر فرقون سے بہت - مگر اوسمین پیغمبر کے لفظ سے مذکور نہین - مگر حاصل ایکھي تھي - لیکن ان سب پیغمبرونمین کتنے کس قوم سے معلوم نہین - اسمین شک نہین کہ حضرت یافث

کي اولاد میں پیغمبر ہوئے ہیں - کہ اون میں دانشمند لوگ پیدا ہوئے ہیں - لیکن حضرت حام کی اولاد میں مجھے تردد ہی کہ کچھہ بو آدمیت کی اون میں نہیں پائي جاتي - شاید اونمیں بھی ہوئے ہون - ان سب پیغمبرون میں بہت تھوڑے ہونگے - کہ سب جن و انس پر معبوث ہوئے ہون - بعض اون میں سے ایک قوم یا ایک شہر یا گانون یا ایک خاندان - یا اپنے ہي گھر کے لوگون پر معبوث ہوئے ہیں - بعض اون میں سے اپنے ہی پر معبوث تھے - حضرت ذو القرنین و حضرت لقمان جسے یونانی یا انرنج زبان میں ایزوب کہتے ہیں - اونکي پیغمبري میں اختلاف ہی - حدیث میں مفضل بن عمر جعفي کی جو توحید میں ہی - ہماری چھٹے امام نے - رد میں اون لوگون کے - جو منکر صانع تعالی و الہ احق ہیں - اور خلقت کو ناقص جانتے ہیں - ارسطاطالیس حکیم کے قول کو سند لائے ہیں - کہ اوس نے رد کیا اون پر اور کہا - کہ جو چیز بسبب عارضون کے - کہ رحم میں حادث ہوتا ہی - پیدا ہوتي ہی - منافي عقل کے حکم کے نہیں ہی - چونکہ اکثر امور حکمت کے قانون پر واقع ہوتا ہی - البتہ ایک مدبر حکیم چاہئے فقط - اس حدیث سے اوس حکیم کي بزرگي پائي جاتي ہی - خواہ پیغمبر ہو خواہ نہو - پیغمبر کے معنے مسلمانون کي کتابون میں دیکھہلو - مسٹر ڈال پادري امریکائي نے [جو قایل خداي یگانہ ہی] مجھسے کہا - کہ جو آدمي سچ کہے وہ پیغمبر ھي - چونکہ حضرت عیسی علیہ السلام بڑے سچے تھے تو وہ پیغمبر تھے - لیکن اوس نے پیغمبري کے وصفون سے جو بہت ہیں ایکھي وصف کو کہ سچائي ہي لیا - اور سب وصفون کو چھوڑ دیا

ظاهر یہہ هی کہ هر پیغمبر سچا هوتا هی لیکن ضرور نہین کہ هر سچا پیغمبر هو *

چوتھا مقدمہ

مسلمانون کي تواریخ مین اور حدیثون مین هی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور اونکي ذریت کی زبان طوفان کے قبل تک سریاني تھي - شیعون کي حدیث مین هی کہ حضرت نوح و حضرت صالح و حضرت هود و حضرت لوط و حضرت شعیب [پدر زن حضرت موسی] وحضرت خاتم پیغمبران علیهم السلام کي زبان عربی تھی - لیکن لغتون مین لکھتے هین کہ حضرت نوح و حضرت هود و حضرت لوط علیهم السلام کے نام عجمہ هین - یعنے عربی نہین هي - میری سمجھہ مین نہین آتا - اون نامون کی وزن اور مشتقات سب عربي هین تو عجمہ کیون هونے لگے - اور یہہ کہ شہر بابل کے بنانے مین - فلج بن عیبر کے وقت مین خلل پڑا اور زبانین اونکی بدل گئین - مین یہہ سمجھتا هون کہ وہ سب جب وهان سے متفرق هوئے - تینون بزرگون کي اولاد کو تین زبانین کہ جو اصلي نہین ملین - پہلي زبان کہ بنا اوسکي حروف مفردہ پر هی - اور بمنزلہ ابجد کے اور عوام کے واسطے هی - اور جتنی زبانین اوسکے قاعدون کے تحت مین هین اوس کا نام مینے فارسي رکھا هي - دوسري زبان کہ بنا اوس کی دو حرفي پر هي اور جتنی زبانین اوسکے قاعدے کے تحت مین هین - اوسکا نام مینے ترکی رکھا هی - تیسری زبان کہ غالب بنا اوسکي برعایت صنعت قلب سہ حرفي پر هی - اور جتنی زبانین اوسکے

قاعدے کے تحت میں ہیں اوس کا نام میں نے عربي رکھا ہی - اور ایک حرف تنہا زبان سے نہ نکل سکیگا جب تک دوسرے حرف سے نملایا جاوے - اوسکے واسطے خاصۃ الف و واو و یا ہی - اگرچہ ان تینوں حرفوں کے اور معنے بھی ہیں - اور دوسرے اور تیسرے معنے حاصل کرنے کے واسطے اور حرفوں سے بھي ملاسکتے ہیں - اور فارسي و ترکي میں فقط لفظ کي تفخیم کے واسطے بہت حرف ملائے جاتے ہیں - اور حروف نسبت اور نسبت درنسبت اندونوں میں خصوصا فارسي میں بہت ہیں - اور عربي میں حرف کے بڑھنے سے معنے بڑہ جاتے ہیں - یہہ تینوں زبانیں الہام سے حضرت آدم علیہ السلام اور اونکے بعد کے پیغمبرونکو عطا ہوئي ہیں - یعنے کلیت و جنسیت و نوعیت و صنفیت کے واسطے جیسے انسان یا آدمي نوعیت پر دلالت کرتا ہی - آسکي سب فردیں ابتداء خلقت سے آخرتک ہی - اورجتنے اسماء واعلام و اسماء اصوات و اصطلاحات کے الفاظ ہیں لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں - اور بنتے جاتے ہیں - اصل زبانسے کچھہ علاقہ نہیں رکھتے - عبرانی کا لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پڑا - جب سے اونکو حکم ہوا صحرا گردي و دشت نور دیکا - اسواسطےکہ اوسکے معنے نذیر السفر کے ہیں - اور یہہ کہ ندي کے عبور کرنے سے اونکا لقب عبري ہوا - دور ہی - گویا وہ زبان بسبب کثرت سفر اور لوگونکے اختلاط سے پیدا ہوئي - جیسے اردو زبان مثلا اب وہ زبان صرف آسمانی کتابوں میں ہی کسي قوم کي بول چال میں نہیں ہی - اون آسمانی کتابونکے محاورے میں بھی آپس میں بڑا اختلاف - تورات سے لے کے ملاخیا نبي کے رسالےتک کہ ایکتیس کتاب ہی - ایک وتیرے اور محاورے پر نہیں ہي *

پانچوان مقدمه

حضرت سام کي اولاد مين بهي بڑے بڑے بتپرست اور سرکش گذرے هين - يهان تلک که بعض اونکے سلاطين اپني تيئن خدا کهتے اور کهلواتے تهے - ليکن يهه بات تو مين جنکو کچهه جاه و منصب هے اون مين بهي پاتا هون - که اپنے واسطے سامان بزرگي و القاب و نصب نامے بزرگي کے تيار کرنے لگتے هين - خصوصا بڑے بڑے حکام کا توکچهه کهنا هي نهين - چين کے تاتاري بادشاه اپني تئين چاند کي اولاد جانتے هين - مين يهه سمجتا هون که کوئي شخص اون مين اوسکا نام آي دُغدي هوگا - ترکي مين آي چاند کو کهتے هين اور دغدي بمعنے زاده - يعني ماه زاد - يهه نام ترکونکا هوتا هے - خوشامديون نے اوسکو حقيقت ٹهرادیا - اسي طرح سے تاتار اور مغل کي بڑي ماۓ نسے - ايک بي بي الانقوا نام تهي - اوسنے اوس سے بڑه کے ظاهر کيا - که مين سورج سے حامله هون - اور سورج سے لڑکے جنے - اوسي لڑکے کي ذريت سے تاتاريه و مغوليه هين - اور مغوليه کي ذريت سے سلاطين تيموريه هين - جنهون نے کئي سو برس هندوستان کي سلطنت کي - اونکے علم مين سونے کے تار سے يهه شعر فارسي لکها هوا تها *

ازان باند بود قدر آستانهٔ ما * که آفتاب قدم مي نهد بخانهٔ ما

عالمگير اورنگ زيب نے که کچهه پڑها لکها تها - اوس بدعت کو موقوف کيا - اون سرکش قوم کے نام يهه هين - عاد - و ثمود - و جرهم اولي - قوم عاد سے عمالقه هين - اور فراعنه مصر قوم عمالقه سے هين - اور کنعان - ان سبکو عرب بايده بهي کهتے هين - يعني اونکي

مفصلي خبرین اور آثار کچهه باقي نهین هین - کنعاني کو لکها
هی - که کنعان بن سام کي اولاد سے هین - اور کنعانیونکي زبان
مشابه عربی زبانکے تهی - اور کنعان کے ملک کو فینیقیه یا فونیقیه - اور
غوربهي کهتے هین - اور یهه که کنعان بیٹا حضرت حام کا هی - زمین
کي تقسیم کے مخالف هی - اسواسطے که حام کي اولاد کو افریقیه ملي -
اگرچه ان قومونکی خبر مفصلي معلوم نهین - لیکن مجملي خبر
اوسي زمانے کي اشعار مین عرب کے اب تک موجود هین - اور عرب
اپني تاریخون کو اشعار مین لکهتے تهے - اور مثلون مین درج کرتے تهے -
خصوصا لڑائیونکے دنون کو وه اس فن مین اور بهي کئي فنون مین
ضرب المثل هین - حافظه اونکا مشهور هی - اور بڑي دلیل ان
قومونکے هونے کي یهه هی - که اونکا احوال اجمالي قران مجید مین
مذکور هی - اور قران مجید مین انهین قومونکا احوال مذکور هی -
جنکو عرب و یهود خوب جانتے تهے - غیر فرقونکا احوال جسکو وه لوگ نهین
جانتے تهے اوس مین مذکور نهین هی - اگر ان قومونکا وجود نهوتا - اور وه
سب احوال جهوٹها هوتا تو وه سب خصوصا اعراب یعنے بادیه نشین
انکار کرتے - مگر اونهون نے انکار نکر کے یهي کها - که یهه سب قصے
پیشینیونکے هین - اور انکے نام بهي سب عربي هین - دیکهو لغتونکي
کتابونکو - اور مشتقات سب دریافت کرین - اگر ایک قوم کا احوال
دوسري قوم نجانے تو اس سے یهه لازم نهین آتا که اوس قوم کا وجود
هی نهو - یا انکا احوال سب بے اصل هی - جنهون نے کها هی که
عرب سب حضرت اسمعیل بن حضرت ابراهیم علیهما السلام کي اولاد هین
محض بے دلیل هی - عرب حضرت اسمعیل علیه السلام کو ابوالفصاحت

کہتے تھے یعنے فصاحت کا باپ - اور ایسا ھي ھی کہ ابتک حجازیونکي زبان فصاحت مین سب عرب کي زبان سے ممتاز ھی - اور اونکے بیٹے قیدار کو ابو العرب کہتے ھین - کہ وہ عرب کے مربي تھے باپ کے مانند نہ اس معنے سے کہ سب عرب اونکي اولاد ھین - بني اسمعیل کو عرب مستعربہ کہتے ھین - یعنے عرب مین داخل ھوئے اور پہلے اوسکے عبراني تھے - حضرت اسمعیل نے جرھم ثاني کے قبیلہ کی بیٹي سے شادي کی - ھوسکتا ھی کہ مصري عورت سے بھي شادي کیا ھو جیسے تورات مین ھی - بني اسمعیل کي بزرگیان ثابت ھین بلکہ اونکے سبب سے سایر عرب کو بھي بزرگیان حاصل ھوئین - دیکھو حضرت موسی علیہ السلام مدت تک اونکے صحرا مین رھے با وجود دیکے سب اپنے بھائیونسے لڑے جیسے بني عمون و بني مواب ابناء حضرت لوط علیہ السلام - اور بني قنطورہ کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کي صلب سے تھے - اور بني عیصو کہ عیصو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بھائي تھے - اور توام پیدا ھوئے تھے - سب سے لڑے مگر عرب و بني اسمعیل سے نہین لڑے - اسیطرح سے کوئی پیغمبر یا پادشاہ بني اسرائیل کا عرب و بني اسمعیل سے نہین لڑا - تو اس سے صاف اونکی بزرگي ثابت ھی - یہہ بڑي دلیل ھی حقیت اسلام پر - اور یہان عرب سے سواي عمالقہ و فراعنہ و کنعانیونکے مراد ھی *

چھتوان مقدمہ

شورستان و کنعان کے ملک مین عمالقہ او کنعاني اور دوسري دوسري قوم اور قبیلہ عرب صحاعمہ کہ عرب سلیح قوم قضاعہ بن مالک

بن سبا یا بن مالک بن عمرو بن مرة بن زید بن مالک بن حمیر بن سبا سے تھے - اور یمن سے جاکے وہان بسے تھے- وہان بستدین تھین - بني اسرائیل نے جب اون ملکون مین چڑھائي کي - سوري و ذنعاني جو اہل علم و فضل وقوي تھے- اپنے ملکون کو چھوڑ یونان کے ملک مین جا بسے- جو لڑے مارے گئے- جو رہگئے بني اسرائیل کے جزیہ گذار ہوئے - عرب ضجاعمہ شاید بني اسرائیل کے مدد گار تھے- وہین رہے- اور ریاست کرتے تھے تابع مین بني اسرائیل اور دوسرے پادشاہون کے - جبکہ بني اسرائیل کا زور کم ہو گیا تب بھي تھے - بعد اسکے چھہ سی یا چار سی برس قبل ہجرت کے جب کہ سد مارب ملک یمن کي جس کو ملکہ بلقیس یا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا تھا - بڑی سیل سے جس کو سیل عرم کہتے ہین - وہ سد ٹوٹ گئي وہان کے رہنے والے بھاگے - اون مین سے بني عمرو بن مازن بن ازد بن غوث بن نبت بن مالک بن ادد بن زید بن کہلان بن سبا تھے- اون کو غسان کہتے ہین اسواسطے کہ ایک پانی کا نام شامات مین غسان ہی - وہ پہلے وہان جاکے اوترے - بعد اوسکے بنی سلیح سے لڑے - اونکے بادشاہونکو قتل کیا - اونکي جگہونکو چھین لیا - تب عرب قضاعہ نے اور رومیون نے جو شامات مین رہتے اور حکومت کرتے تھے اونکو مانا اور قبول کیا - وہ غساسنہ ملوک روم کے عمال و تابعین سے ہوئے - اون مین ایکتیس بادشاہ گذرے ہین - پہلا اون مین جفنہ بن عمرو بن ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا تھا - کہ بنی سلیح کو مار نکالا - آخر اونکا جبلہ بن بن آیہم بن جبلہ تھا کہ مسلمان ہوا خلافت مین خلیفہ ثاني کے - بعد اسکے بھاگ گیا اور نصراني ہوا - اونہون نے چھہ سی یا چار سی برس

یا درمیان اسکے بادشاهي کي - اونکے آثار سے بہت سے برکه اور دیرهین - اوس مین سے دیر حالي و دیرایوب و دیر هند و صرح غدیر و حفیر و برکه اوس کا اور دیر ضخم و دیر نبوت اور بہت سے پل و ادرح و قسطل و قصر سویدا و شاید قصر برقع کچہہ کچہہ اب تک موجود هین - اوس ملک کا مذهب بہتونکا مذهب صابی تہا - وہ مذهب مین ایسا سمجہتاهون کہ اگلے فارسیون کا سا هی - کہ ستارے اور فرشتون کو مانتے هین - اور انکي پرستش گاهین بهي تہین - اور بہت عیسائیون کا مذهب اور کچہہ یہودیون کا مذهب تہا قبل اسلام کے - اور کچہہ تہورے بت پرست تہے - زبانین اوس ملک کي عربي - سریاني - عبراني - تہی - خواص مین بیشتر یوناني و کمتر لاطیني بهي کچہہ کچہہ تہي - اس واسطے کہ یوناني و لاطیني زبان اونہي حکما کی جو سورستان و کنعان سے گئے بنائی ہوئی هی *

ساتوان مقدمه

اصلي یونان کا ملک بہت وسیع نہین هي - اور بڑا زمین لرزه هوا کرتا هي - سیل پانی کی بہت هولناک وهان هوتی هی - اور بڑے بڑے پہاڑ هین - اور آگ کا پہاڑ هی جسے برکان یا بلکان یا والکان کہتے هین - اب جہان کہین آگ کا پہاڑ هو یہی نام هوگیا هی - انہین سببون سے وہ ملک زمین قارّہ سے جدا هوگیا هی - تاریخ ابن خلکان مین حاء مہملہ کے حرف مین ترجمه مین ابو زید حنین کے لکھا هی - کہ یونانی اولاد سے یونان بن یافث بن نوح علیه السلام کے هین - مین کہتاهون اولاد در اولاد سے هوگا - غرض ابتدا مین وہ لوگ وحشي

تھے - اسباب تمدن سے کچھہ واقفیت نرکھتے تھے - یہان تک کہ شادي بیاہ بھی نجانتے تھے - اڑھائی ھزار برس تخمینا قبل ھجرت کے - کچھہ مسافروھان جا کے بسے وہ بت پرست تھے اون کا رویہ و انتظام اچھا نتھا - بعد اوسکے مصر سے اور سورستان سے جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے اون دونون ملکون پر حملہ کیا بھاگے وھان گئے - تب ایک گروہ یونانی بنی - جب یونانیون پر سختي پڑ ي اور جگھہ نے تنگی کي - سمندر پار ھو چھوٹي اسیا جسے انا طولی بھی کھتے ھین اوسکے کنارے کے جزیرے مین آ بسے - ققروب مصری نے دین و تزوج اون کو سکھلایا - اور محکمہ اریو پاجہ کو قایم کیا - اور بلاد اتیکہ مین شھر اثینا بسایا پھلے اوسکے نام سے ققروبیاکر مشھور تھا - اور دانیوس مصري نے مملکت ارغوس مین فلاحت کو داخل کیا - اسي طرح سے اور فن و ھنر سکھلائے - مسمی قدموس صوری نے - اون کو انگور بونا اور عمل معدن سکھلایا - حروف ھجائیہ تیرہ یا سولہ سواے الف و واو و یا کے - اور اوس سمیت سولہ یا انیس حرف سکھلائے - اور اون حرفون کو یونانیون سے رومیون نے سیکھا - اب وہ حرف سارے فرنگستان کے ھین - لکھنے کا دستور دھني طرف سے بائین طرف کو اور بائین طرف سے دھني طرف کو دونون طور سے قدیم سے تھا - قیاس سے بھت دور ھی - اسمین کچھہ شک نھین کہ کتابت خط عربی و سریانی و عبراني و فارسی و ترکی دھنی طرف سے بائین طرف کو ھي - اور ان سب زبانون کي قدامت مین کچھہ شک نھین - جس طرح بولنے مین پھلا حرف مقدم ھی دوسرے پر - اسی طرح سے دھنا مقدم ھی بائین پر - سینے مین دیکھو ھاتھہ

کا رخ اور سامہنا اوس کا کف دست کي طرف هی - اور یہي احوال
هی اون کا جو اوپر سے لکھه کے آتے هیں - یا بطور دایرہ کے لکھتے
هیں - اگرچه پیچہے طرف کو اولٹے پانو سے چلنا ممکن هی - لیکن
ٹہیک چلنا مونہه کی طرف کا هی - اور بعض صورتیں لکھنے کي
توهو بهي نہیں سکتي -- اور حروف مفردہ کی صورت دلالت کرتي هی
کتابت پر کتابون کے مفردہ هي صورت پر - اور کوئی کشش اون
حرفون مین دهنے سے بائین کو یا برعکس نہین - بلکه سب
کششین اوسکي نیچے اوپر هي - ان جہتون سے میرا قیاس یہي هي
که بائین سے دهنے کو لکھنا بعد کي ایجاد هي دیکھو عربون کو که
هندسے کی رقمون کو بائین طرف کے لکھنے والون سے لیا ابتک اوسي
طور سے لکھتے هین - وہ سب یوناني نے جب خوب اطمینان حاصل
کیا - تب علمون اور صنعتون کي طرف متوجه هوئے - اور بڑے
مشہور هوئے یہان تک که اگر کوئي اون کے احوال کو نجانے - اور
اون کی حکمتون اور صنعتون کو نه پہچانے جاهل گنا جاتا هی -
اونہون نے بڑے بڑے اچنبہے کے بت خانے بنائے هر قسم کی تصویرین
بنائین - اوس بت خانے کے کاهنون سے اگر کوئی آیندہ کا احوال
پوچہتا - تو وہ مبهم گول گول جواب دیتا - اوس جواب کو بتون کي
طرف منسوب کرتے - جو کوئي ایک نیا کام مفید نکالتا - اوسکو
خدا کہتے - اوس کی صورت کي پرستش کرتے - حکیمون سے صرف
آئین بنواتے - اگر اوس آئین کو پسند نکرتے تو بدلواتے سولون حکیم
که پیشینیون سے هي - معاصر طالیس ملیطی کا - اوس کے آئین
ناقص تہے - تو کہتا اثینائیون کے لئے اس سے بہتر نہین چاهئے -

جب آئیڈونکے بدلنے سے تھک گیا تو اون سے رخصت لے کے دس برس کے واسطے اوس ملک سے نکل گیا - جب کسی حکیم سے خفا ہوتے - ایک بہانے سے مار ڈالتے نام - کے بنانے مین اور تحریف کرنے مین بڑے استاد تہے - اونکی تواریخ کی کتابین جیسے سارے جہان کے بت پرستون کی ہوتی ہین - خرافات سے بھری ہین - ہرودط مورخ جو ابتلك ابو المورخ کہا جاتا ہی جسکو حکیم فیثاغورث نے جہنم کی سیاحت و سیر مین اور ہومیر شاعر کو بسبب جھوٹھہ کہنے کے جہنم مین بڑے عذاب مین دیکھا - اوس نے اپنی تواریخ بشری مین جو سب احوال اور ملکون کا لکھا ہی - اور اونکے نام تراشے ہین - سنکے تعجب ہوتا ہي - شاید انبیاء بنی اسرائیل کے رسالون مین جو یہود کے جنگ مین ہی - ایسے نام اوسی کتاب سے لیا ہی - یونانی سب اور اونکي ذریت اور اونکے حکما کی ذریت سب منقرض ہوگئی کوئی اون مین سے باقی نہین ہی - یونانیون کے بعد رومیون نے نام نکالا ٭

روم کا ملک

روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سے آباد ہوا - شاید روم عیصوکي اولاد در اولاد سے ہو - وہ لوگ بھی بنی اسرائیل کی چڑھائی سے اپنا ملک سورستان چھوڑ وہان آکے بسے - یونانیونکے بعد اونھون نے سلطنت کي - اونکی سلطنت مین کچھہ حکما خصوصا اطبا اپنے فن مین کامل ہوئے ہین - انھي کے زمانے مین حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام خدا کی قدرت سے بن باب کے حضرت مریم علیہا السلام سے پیدا ہوئے - اور مبعوث ہوئے - لاکھون بیمار کو جسکو

آنکهه بهرکے مہربانی سے دیکھا اچھا ہوگیا - جسنے اونکا کپڑا صدق دلسے چھوا اچھا ہوگیا - جسکی آنکهه کا نشان تک بهی نتها بینا ہوگیا - مردون کو بهی خدا کے حکم سے جلایا - جسکا وصف خدا نے اور خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان نے کیا ہو مین اوسکا وصف کیا لکهون - میری سری زبان وقلم سے کیا ہوسکتا - اون رومیون نے اپنے شیطانی خیال سے کہ کہین ہماری پادشاهی نچهین لین اونکو بہت دکهه دیا - دہی شہادت اونکے ہوئے - حضرت کے حواریونکو اور اونکے اصحاب معلی القاب کو اور اونکے بعد جتنے پیغمبر مبعوث ہوئے سبکو شہید کیا - اصلی عیسائی کو اتنا شہید کیا کہ اونکے خون سے ندیان بہادین - بت پرستی مین سب بت پرستون سے بڑچڑهکے نکلے - جب بدین عیسائی مشرف ہوئے تب اورهی قسم کی بت پرستی نکالی - پیشوایان دین کی صورتون کو پرستش کرنے لگے - ابتک یہی احوال هی *

اتهوان مقدمه

یونان کے حکماکی تاریخ مین کہ لوگونمین بہت معتبر هی چهتیس فیلسوفونکے نام مندرج هین - پہلے حکیم طالیس ملیطی کہ اوسکو صوری بهی کہتے هین - اسواسطے کہ اوسکے بزرگوار صور سے آکے ملیطے مین کہ یونان کے ملکونمین سے هی بسے تهے - وہ بارہ سی برس هجرتکے پہلے تہا - سبکے آخر مین زیدون فیلسوف کا ذکر هی - مرگیا تخمینا آٹهه سی ساٹهه برس قبل هجرت کے - اون ناموںکے ضمن مین بعض اور فیلسوفونکے نام بهی هین - بقراط طبیب کا نام بهی اوسی ضمن مین مذکور هی - اون فیلسفونکے مذهب کے نام جدے جدے هین - ایک مذهب اونمین سوفسطانیونکا هی - وہ تابع هین بیرهون فیلسوفکے کہتے هین کوئی چیز هرگز موجود نہین هی - منکر هی سب چیزونکے -

بعض اونمین دهری هین منکر هین صانع تعالی والہ حق کے - بعضے قایل
هین تناسخ ارواح کے - بعضے منکر هین اخلاق و آداب کے بلکہ اوسکے دشمن هین -
ارنکا لقب کلبی هی - سوای ایک عبا و عصا و کاسہ یا خرجین کے کسی چیز
کو نرکھتے تھے - جاڑے گرمی مین اسی طرحسے کاتتے تھے صحراؤنمین درختون
کے نیچے جہان پاتے سوتے - بعض عمایدسے سناکہ اخلاق و آداب تصنع هی -
آدمی کو جھوٹھا بناتا هی - مگر یہہ عماید اپنے بالادست سے بہت خضوع
وخشوع سے اخلاق و آداب کرتے هین اور حاجت مین بہت چاپلوسی کرتے اور
مرفہ رهتے هین - برخلاف کلبیونکے کہ پادشاہ وگدا سے اونکی رفتار یکسان تھی -
وہ سب فیلسوف کے مذهب ایکدوسرے سے مخالف - اونکے شاگردون نے
اپنے اپنے مذهب کی تائید مین اوردوسرے کی ابطال مین اپنی عمر کاٹی -
اس فلسفے سے سارے مذهب باطل اورجدلیات پیدا هوئے - اون فیلسوفون
کے احوال سنے سے نفرت هوتی هي - وہ سب مسایل کو اشعار مین لکھتے تھے
بعدہ جو نثر مین لکھنے لگے تو بہت دقیق عبارت سے کہ سوای حکماکے کسی کی
سمجھہ مین نہ آوے - اور لوگونسے چھپاتے تھے چنانچہ تاریخ حکما مین
هی - کہ جب اسکندر اسیامین تھاسنا - کہ حکیم ارسطاطالیس نے اپنی
کتابونکو - جو طبیعیات وریاضیات وغیرہ مین تھین - سب عام لوگونکے لئے
ظاهر کین - اسکندر یہ سنکے بہت رنجیدہ هوا اور خط مین اپنی رنجش کو
ظاهر کیا - ارسطاطالیس پر - تب ارسطاطالیس نے - جواب مین لکھا - کہ
مین نے اون کتابونکے معنے کو کسی پر ظاهر نہین کیا - کہ اون کتابونکی عبارت
بہت غامض و دقیق هی - بے بتلائے کوئی نہ سمجھیگا تاریخ ابن خلکان
مین هی - کہ کتاب نفس جو حکیم ارسطاطالیس سے هی - اوسپر معلم ثانی
ابونصر فارابی نے - اپنے خط سے لکھا تھا - کہ اس کتاب کو مینے دوسو مرتبہ

پڑھا اوربھی اوس سے منقول ھے۔ کہ اوسنے لکھا کہ مین نے پڑھا سماع طبیعی کی کتابکو جو ارسطاطالیس سے ھے چالیس مرتبہ اور دیکھتا ھون کہ مین محتاج ھون کہ پھر سے پڑھون اونسے سنے مین نہین آیا کہ کوئی کتاب باقی ھو۔ افلاطون الٰھی سے کل بارہ خط مخاطبات مین رہ گئی ھین۔ ارسطاطالیس کی کتابین اوایل مین مسلمانونکے پاس تھین۔ ابکا احوال نہین معلوم شاید فرنگستانمین اب بھی ھون۔ تاریخون مین ھی کہ سقراط حکیم حضرت لقمان کا شاگرد تھا جسے ایزوب کہتے ھین۔ اور حضرت لقمان پیغمبر ھون یا نہون لیکن اچھون مین تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت مین رھتے تھے۔ اونکی تعریف فرقان مجید مین ھي۔ میرا اعتقاد اون فیلسوفون سے بد نہین۔ اونکی اچھی اچھی باتین بہت ھین۔ چونکہ بت پرستون مین رھتے تھے اور اونکے مغلوب تھے۔ لوگون نے اونکے اقوال وافعال کو نہ سمجھکے اپنی سمجھکے موافق انکو منسوب کیا۔ اسواسطے کہ جو لوگ اوھام کے غلام ھوتے ھین اونسے بلند مطالب ادا نہین ھوسکتے۔ اون فیلسفونکی طرف نسبت اس قول کی دی ھی کہ آفتاب جیسا ھم دیکھتے ھین اوتناھي ھی اس سے بڑا نہین ھی۔ یا آفتاب ضلع مورہ سے کہ ایک ضلع یونان کا ھی اوس سے بڑا ھي۔ اسبات کو جاھل سمجھتا ھی کہ ھر چیز نزدیک سے بڑی معلوم ھوتی ھي دور سے چھوٹي۔ تو کیا گمان ھي بڑے بڑے مہندسون پر کیا وہ جاھلون سے بھی بدتر ھین ھم آفتاب کو طلوع و غروب کے وقت بڑے کرے کے مانند دیکھتے ھین۔ اور دوپہر کو ایک سطح گول دایرےکے مانند۔ اوسکو ایک ٹکرے زمین ناھموار کے ساتھ کیا مشابہت ھي۔ وہ سب فیلسوف بڑے مہندس تھے۔ جو کوئي اچھا ھندسہ نجانتا اوسکو شاگردي مین قبول نکرتے۔ افلاطون الٰھی کے مدرسے کے دروازہ پر لکھا تھا کہ۔ جو کوئي ھندسہ نجانے مدرسہ

مین داخل نہو - حکماء ھند کہتے ھین زمین سطح بسیط ھی اوسکے وسط مین پہاڑ ھی سب ستارے اوسکے گرد گھومتے ھین - اس سے صاف معلوم ھوتا ھی کہ اونمین علم ھندسہ نہ تھا - لیکن بعض کہتے ھین کہ اونمین ھندسہ تھا اور ھی

نوان مقدمہ

چونکہ جیسا ھم لوگ اسپانیہ کے ملک کو اندلس اور ملک مغرب بھی کہتے ھین - اور وھان کے رھنے والون کو مغاربہ - اسی طرح سے افریقیہ کے ملک کو بھی مغرب کا ملک اور وھان کے رھنے والون کو بھی مغاربہ کہتے ھین - لہذا اشتباہ ھوتا ھی - اسواسطے وھانکا تھوڑا سا احوال لکھنا ضرور ھوا *

اندلس کو لکھا ھی کہ اگلے زمانے مین اوسے اندلش شین معجمہ سے کہتے تھے - اندلس نام ھی طوبال بن یافث بن نوح علیہ السلام کے بیٹے کا اوسکے نام سے بعد طوفان کے وہ ملک آباد ھوا - جیسے اوسکے بھائی سبت بن یافث سے سبتہ جو اوسی ملک کے مقابل افریقیہ مین ھی آباد ھوا - اور اندلس جزیرہ نما ھی جو زمین کہ حاجز ھی تخمیناً چالیس میل انگریزی ھوگی - اور اوس زمین حاجز مین بڑا پہاڑ تھا کہ اس پہاڑ کے سبب سے اندلس کے لوگ بڑی زمین مین نجاسکتے تھے - اوس پہاڑ مین بارہ دروازے بند تھے - کہ اگلے یونانیون نے - اون دروازونکو لوھے اور آگ اور سرکہ سے کھولا اوس قوم کا مذھب مجوسیونکا سا تھا - ایک مدت کئی برس وہ قوم وھان رھے - بسبب قحط کے ھلاک ھوئی اور وہ ملک بے آدمی کے ھوگیا - خرابی کے بہت زمانے کے بعد - افریقیہ کے پادشاہ نے ایک بڑے گروہ کو کشتیون پر سوار کر اور ابطریقس نامے کو اون پر سردار کرکے وھان بھیجا - وہ لوگ وھان جاکے بسے اور بڑھے - ایک مدت ستاون برس کے عرصہ مین گیارہ

پادشاهون نے وهان پادشاهي كي - اور پايه تخت اونكا طالقه تها بعد اوسكے روم كے عجمون نے - كه پادشاه اونكا اشبان شين معجمه سے يا اسبان سين مهمله سے يا اوسكا نام اسبهان يا اسپهان باء فارسي سے - يا مولد اوسكا اسبهان جو ايران كے شهرونمے هي تها - اوس پر لشكر كشي كي - اور افريقيه والونسے لڑا - اور اونپر غالب هوا - اور نيست و نابود كرديا - اور اونكے پايه تخت طالقه كو خراب كر جو اوسمين تها سبكو اوٹها لاكے شهر اشبيليه كو آباد كيا - اور اپنا پايه تخت بنايا. پهلے اوسي آشبيليه كو اشبانيه كهتے تهے - بعد اوسكے آج تك سارے اندلس كو اشبانيه كهتے هين - ليكن عربونمين آج تك سب ملك اندلس هي كر مشهور رها - اور اب وهانكے لوگ - ايك اقليم كو اوس ملك كي اندلس كهتے هين و بس - كهتے هين اصلي نام اشبان كا بريان تها - بعضے كهتے هين كه اشبان اوسي ملك كا رهنے والا تها - زراعت سے اوقات بسر كرتا تها - حضرت خضر عليه السلام كے معجزے سے پادشاه هوا - بعد اوسكے بخت نصر كے ساتهه بيت المقدس گيا - وهان لاكهه يهود كو قتل كيا - لاكهه يهود كو اسيري مين لايا - اور بهت مال و اموال جو اوسكے حصه مين پڑا لايا - اسنے بيس برس پادشاهي كي - اوسكے بعد اوسكي ذريت سے پچپن پادشاه اور پادشاه هوئے - بعد اوسكے جب حضرت عيسى عليه السلام مبعوث هوئے ايك اور قوم روم سے جنكو بشنولقات كهتے هين - اور اونكا پادشاه طلوش بن بيطه تها - روميون كي طرف سے آئے - اور اوس ملك كو ليا - اور اون دنون مين روميون كي سلطنت سارے فرنگستان مين پهيلي هوئي تهي - اونهون نے شهر مارده كو پايه تخت بنايا - ان مين ستائيس

پادشاہون نے پادشاہي کیا - بعد اوسکے ایک گروہ جسے قوط یا وسفوط کہتے ھین آئي - بعضے کہتے ھین کہ وہ یاجوج بن یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد مین سے ھین - کہتے ھین کہ فرانس کے ملک سے آئے - اون مین تین سو بیالیس برس کے عرصے مین سینتیس پادشاہ گذرے - آخر پادشاہ اون کا رذریق یا لذریق تھا - اون لوگون نے اپني سلطنت کو روم سے علیحدہ کر لی تھی - اور شہر طلیطلہ کو پایہ تخت بنایا تھا - اون مین ایک پادشاہ خشندش نام تھا - کہ شرف دین عیسائی کو قبول کیا - اور دین عیسائي کو اوس ملک مین پھیلایا - کہ وہ دین آج تک اوس ملک مین رایج ھي - اور خشندش پادشاہ بڑا عادل و نیک ذات تھا - اور طلیطلہ شہر مین ایک بیت حکمت بناھوا تھا - کہتے ھین جب فارسیون نے یونان پر چڑھائي کي - تو وھان کے حکیمون نے کہ علم و حکمت کو دوست رکھتے تھے - اپنے ملک کو چھوڑ - اندلس جو خالی تھا - اس مین آکے بسے - مین گمان کرتا ھون - وھی لوگ جو اشبان کے ساتھہ آئے ھونگے - اسواسطے کہ مائدہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور نفائس وھی بیت المقدس سے لوٹ کے لایا تھا - کہ مسلمانون نے بیت حکمت مین پایا - اور اوس مائدے کے باب مین اور روایتین بھي ھین - کہ نفیس چیزونکو اپنے معبد گاھونمین چڑھاتے تھے - اور یہہ کہ چھبیس قفل - اوس بیت حکمت پر چھبیس پادشاھون نے لگائے تھے - لذریق جو سینتیسوان پادشاہ تھا اوسنے توڑا - ھوسکتا ھی کہ بعضون نے لگائے - اور بعضون نے نلگائے ھون - بھر صورت اون حکیمون نے حکمت سے دریافت کیا - کہ سواے عرب اور بربر کے کوئي اوس ملک کو نہ لے سکیگا - شہر طلیطلہ مین بیت

حکمت بنایا - اور بربری اور اندلسی آپسمین قدیم سے دشمنی رکھتے
هین - مگر بربریون کو اندلس کے ملک سے زیادہ حاجت رهتی هی
به نسبت اندلسیون کے - اسواسطے که بربریون کا مایحتاج سب اوسی
ملک مین هی - بعضے مورخون نے لکھا هی که ملک اندلس خلیفه
ثالث کے عهد مین فتح هوا - بعضون نے لکھا هی - که عبد الملک بن
مروان کی خلافت مین وه ملک فتح هوا - لیکن اکثر مورخون نے کہا
هی که ولید بن عبد الملک کی خلافت مین فتح هوا - مین گمان کرتا
هون - که هو سکتا هی - اسواسطے که عربونمین تها ملکونکا پهرنا - اور
کشتی رانی کرنا - دیکهو سورستانی کیسے کشتی ران تهے - که راس
مراد کو جسے کیپ گوڈهوپ کهتے هین - جو افریقیه مین هی -
اونهون نے پیدا کیا - اور کسی ملک مین مسلمانونکا لشکر نهین گیا -
که قبل اوسکے وهان کچهه عرب نرهتے هون - خصوصا اوایل اسلام مین
خود دوڑتے تهے ملک گیری کے نام سے - اور بربری که قدیم سے دشمن
اندلس کے تهے - خلیفۂ ثالث کے حکم سے یا اپنی هی خوشی سے -
لڑائی کرکے یا بے لڑائی - وهان جاکے گهسے هون - اور یهی سبب هی
که مورخونکو معلوم نهین هوا - هر دین مین دعوت کرنا هی - دیکهو
حضرت عیسی علیه السلام نے اپنے اصحاب کو حکم دیا - جاؤ ملکونمین
اور دعوت کرو - چنانچه اونهون نے ویساهی کیا - اسی طرحسے خاتم
پیغمبران پیغمبر آخرالزمان نے - تاکید سے فرمایا - جوکوئی جومجهسے
سنتا هی اوسکو غائب کو پهنچادے - تو اس سبب سے اونکے
اصحاب نے التزام کیا اس بات کا - خصوصا ان حضرت کی رحلت
کے بعد - جو مدینه مین کچهه هرج مرج پیدا هوا - بهت سے کچهه

ملک گیری کے خیال سے کچھہ محض حدیثونکے پہنچانے کے واسطے اقصاي بلاد مین نکل گئے - جو ھو اوس ملک کي فتح ھونے کےاسباب بہت سے تھے - کہتے ھین کہ لذریق کے پہلے اغطشہ نام پادشاہ تھا - وہ تین لڑکے صغیر چھوڑ کے مرگیا - لذریق کہ اوسکا سپہ سالارتھا - تغلب سے اوس ملک کا پادشاہ ھوا - اغطشہ کے تینون چھوٹے لڑکونکو بیدخل کیا - اوسکي پادشاھی سبتہ مین جو افریقیہ کے ملکونسے ھی بھي تھی - اوسکي طرفسے یلیان نام عیسائي سبتہ کا والی تھا - لذریق شاہ نے اوسکي بیٹی سے کچھہ برا کام کیا تھا - اس سبب سے یلیان کے دلمین بڑا کینہ تھا - لذریق سے اور لوگ بھي ناخوش تھے - کہ وہ خاندان سلطنت سے نتھا - اور اوسکے دلمین بھی ڈر تھا - بسبب کھولنے بیت حکمت کے - کہ وھان اوسنے دیکھا تھا - عرب و بربري کی تصویرونکو اور وھان لکھا تھا - کہ یہي لوگ اس ملک کو فتح کرینگے - ان سببونسے یلیان والی سبتہ مسلمانونکو ترغیب دینے لگا کہ اندلس پرچڑھائی کرین - اور خود بھي شریک ھوا مسلمانونکے - اور اون دنونمین - عبد اللہ بن مروان بھائی عبد الملک کا عامل افریقیہ تھا - اوسے اوسکے بھتیجے - ولید بن عبد الملک نے - کہ خلیفہ تھا سنہ ۸۷ ھجري مین لکھا - کہ موسی بن نصیر کو افریقیہ و غیرہ کي طرف روانہ کرے *

موسی بن نصیر

بعضون نے کہا ھی کہ نصیر موسی کا باپ پیدا ھوا سنہ ۱۹ ھجري مین بعہد خلیفۂ ثاني - اور معاویہ بن ابي سفیان کا مقرب تھا - اور اوسکے نگہبانونکا سردار تھا بعضون نے کہا ھی کہ نصیر

ایراني تھا - حصه مین پڑا تیا خالد بن ولید کے عین التمر مین - اور خدمت کي اوسنے عبد العزیز بن مروان کي - اور عبد العزیز نے اوسکو آزاد کیا - بعضے کہتے هین که قبیله بکر سے تھا - بعضون کے نزدیک قبیله لخم سے - یا اونکے موالی سے تھا - یا بربري تھا - یا وادي قری کا جو سرحد حجاز مین هی رهنے والا تھا - اور اوسکا بیٹا موسی وهین مرگیا - موسی کي کنیت ابو عبد الرحمن تھي - طارق جسنے اندلس کی بڑي فتح کی - جسکے نام سے جبل طارق مشهور هی - جسے اهل فرنگ جبرالٹر کہتے هین اوسکے باپ کا نام - زیاد بیٹا عبد الله کا - یا طارق کے باپ کا نام عمرو تھا - بعضون نےکہا هی افریقیه کا یا فارس کے همدان شہر کا - یا قوم صدف سے یا قوم صدف کا غلام تھا یا بربری تھا - غرض موسی بن نصیر کا غلام نتھا - بلکه اوسکی خدمت مین تھا *

ابو زرعه طریف غلامون مین سے بربر کے تھا - یا بیٹا مالک معافري کا تھا - بعضون نے کہا هی ابو زرعه شیخون مین برابره کے تھا - غرض پہلے موسی بن نصیر نے سنه ۹۱ هجریمین طریف کو چارسي یا هزار آدمیون کے ساتھه بھیجا - تب وه آیا جزیره خضرا مین - جس کو جزیره طریف بھي کہتے هین - اور بہت غنیمت وهان سے لایا - بعد اوسکے ابو زرعه - شیخ بربری وهان گیا - پھر تو ایلیان والی سبته نے بڑی تحریک کي - تب تو موسی بن نصیر نے طارق کو سات هزار یا باره هزار یا زاید بربري کے ساتھه روانه کیا - عرب اونمین بہت هي کم تھے - سب بربري تھے سنه ۹۲ هجریمین اوسکے بعد موسی بھي گیا - اوسنے بہت لڑائیان کین - اور سب ملک لے کے اور فرنگستان کے ملک میں گھس پڑا یہان تک که پہونچا بڑي ایک زمین مین وهان

پایا ایک بڑا بت کہڑا کیا ہوا زمین میں اوسپر کہدا تہا عربي میں - اي بني اسمعیل - آخر تک پہونچے - پس پہرجاو - تو اس سبب بہت ڈر گئے - اور بعد مشورے کے پہر آئے - طارق سے لیکے یوسف بن عبد الرحمن فہری تک - یعنے پانچوین شوال سنہ ۹۲ ھجري سے لیکے جب یوسف بن عبد الرحمن فہري نے عبد الرحمن بن معاویہ مروانی سے شکست کہائی - کہ وہ دسوین ذی الحجہ الحرام سنہ ۱۳۸ ھجري تہا پینتالیس برس دو مہینے پانچ دن میں - بیس شخصون نے وہان حکومت کي - وہ سب امیر کے لقب سے معروف تہے طارق و موسی نے اپنے واسطے کوئي پایہ تخت مقرر نہین کیا - بعد اوسکے عبد العزیز بن موسی نے - اشبیلیہ کو پایہ تخت بنایا بعد اوسکے اورون نے قرطبہ کو کہ پرانے شہرون سے تہا پایہ تخت بنایا - بعد اوسکے جب بني عباس کا تسلط ہوا - اور دولت خلفاء بني امیہ کي نیست و نابود ہوگئي - عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان - کہ اوسے عبد الرحمن داخل بہي کہتے ہین - مشرق کے ملکون سے بہاگ کے افریقیہ مین آیا - وہان سے اندلس مین آیا اور قرطبہ کو پایہ تخت بنایا - اور صمیل بن حاتم بن شمر بن ذي الجوش کو اپنا وزیر مقرر کیا - یہہ صمیل پوتا اوسي شمر بن ذي الجوشن کا ہي - کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تہا - غرض یہہ عبد الرحمن داخل ابتدا مین خطبہ خلیفہ منصور دوانیقی کے نام پڑہتا تہا - بعد تسلط تام کے موقوف کردیا - اور علاء بن مغیث یحصبی سے کہ خلیفہ منصور دوانیقي کے داعیون مین سے تہا لڑا اور ہزارون کو اون مین سے قتل کیا - اور اپنی تئین امیر کے لقب

سے مشہور کیا - اور بعد اوسکے اوسکی اولاد بھي جو پادشاہ ہوئي امیر کہلاتی تھی - جب کہ خلافت خلفاء بني عباس کی ضعیف ہوگئی - خلیفہ مقتدر عباسی کے عہد میں تین سو برس بعد - عبد الرحمن الناصر - کہ اوسکي آٹھوین پشت میں تھا اپني تئین امیر المومنین و خلیفہ کہلوایا - عبد الرحمن داخل مرگیا سنہ ۱۷۲ ہجری مین - اور اوسنے دو برجونکے بیچ قرطبہ میں مسجد کي بنیاد ڈالي - اور اسي ہزار اشرفی اوسمین خرچ کیا - قبل اتمام اوس مسجد کے وہ مرگیا - جب کہ عبد الرحمن داخل کا امر مضبوط نہین ہوا تھا - فرویلہ بن ادنفوس کہ پادشاہ تھا - مسلمانون کي سرحدون پر آیا - اور لے لیا - شہر لُک اور پرتقال و سمورہ و شلمنقہ و قشتالہ و شقوبیہ کو - بعد اوسکے منصور بن ابی عامر نے - آخر دولت میں اون سبکو جلالقہ کے ہاتھہ سے چھین لیا - اور عبد الرحمن داخل کا پروتا - عبد الرحمن اوسط کہ مرگیا سنہ ۲۳۸ یا ۲۳۹ ہجری مین - فلسفے کو داخل کیا اندلس مین اور سکہ مارا - قبل اوسکے وہان دار الضرب نتھا - اور بہت رونق و بہا دي اندلس کو - بعد اوسکے عبد الرحمن الناصر لدین اللہ کہ اپني تئین خلیفہ کہلوایا - اور عبد الرحمن داخل کو لیکے وہ آٹھوان تھا - مرگیا سنہ ۳۵۰ ہجري مین - بعد اوس کے اوس کا بیٹا حکم المستنصر خلیفہ ہوا مرگیا سنہ ۳۶۶ ہجری مین بعد اوس کے اوس کا بیٹا ہشام المؤید باللہ کہ ولي عہد تھا - نو برس کے سن مین خلیفہ ہوا - اور نام کے واسطے خلیفہ تھا - مسلط ہوگیا تھا منصور بن ابي عامر عامری - بعد اوسکے حکم معزول و قید کیا گیا سنہ ۳۹۹ ہجري مین - اور عامریون کا تسلط جاتا رہا - اور یہہ اوایل ملوک الطوائف ہین - بعد اوسکے سات برسکے

عرصہ میں ۔ پانچ اور خلیفہ ہوئے ۔ اور آپس میں لڑ بھڑ کے تمام ہوئے ۔ آخر سنہ ۴۰۶ ھجري میں ۔ بعد اوسکے دولت علویہ حسنیہ سنہ ۴۰۷ ھجري میں قائم ہوئي ۔ اور تین خلیفہ اونمیں ہوئے ۔ وہ آپسہي میں لڑکے تمام ہوئے سنہ ۴۱۳ ھجري میں ۔ اور بعد بھي لڑتے بھڑتے ۔ کہ بالکل سنہ ۴۹۰ ھجري میں تمام ہوگئے۔ ایک قلم اونکي دولت تمام ہوگئي ۔ اور سنہ ۴۱۴ ھجري میں پھر امویہ میں سے ایک شخص خلیفہ ہوا ۔ ایک مہینا بیس دن رہا ۔ اور اوسکے بعد دو اور ہوئے۔ اور بالکل نام و نشان امویہ کا سنہ ۴۲۸ ھجري میں مٹ گیا۔ اور نیست و نابود ہوگیا ۔ بعد اسکے شدت سے ملوک الطوایف ہوئے ۔ اور سب ملوک الطوایف باج گذار ہوگئے عیسائیونکے ۔ اوس ملوک الطوائف سے سب سے بڑے بنوعباد تھے ۔ اونکا بزرگ معتمد بن عباد تھا ۔ کہ عاجز ہوکے گیا یوسف بن تاشفین لمتوني کے پاس کہ وہ والي مراکش کا تھا ۔ اور اوسے لایا ۔ یوسف بن تاشفین نے ۔ بہت لڑائیون کے بعد ضبط کیا ملک کو ۔ اور پکڑ کے لے گیا معتمد بن عباد کو مراکش میں سنہ ۴۸۴ ھجري میں ۔ اور معتمد مرگیا سنہ ۴۸۸ ھجري میں ۔ اور معتمد کے سوا چھہ پادشاہ اورتھے ملوک طوایف سے ۔ اور ھرایک عیسا ئیون کو خراج دیتا کہ اونکي مدد کرین بعد اوسکے لمتو نیون سے مراکش میں لڑے موحدین ۔ جنکا سردار عبدالمومن تھا بعد فتح مراکش کے اندلس میں آیا ۔ اور سب عیسائیون کو نکال دیا ۔ عبد المومن کے بعد اوسکا بیٹا یوسف ۔ و یوسف کے بعد یوسف کا بیٹا ۔ یعقوب المنصور الطایر الصیت بعد اوسکے اوسکا بیٹا الناصر الوالي سنہ ۶۰۹ ھجري میں اندلس میں آیا۔ اور یعقوب

منصور نے بحق قرابت ملک کو عربون پر تقسیم کردیا تھا - اور اونکا نام سادات رکھا - یعنے بزرگ اور جب ناصر والي کي دولت ضعیف هوگئي - تب وہ سب سادات کہ اونکا بڑا تھا - محمد بن یوسف بن هود جذامي - عیسائیون و غیرہ سے ملکے موحدین کو نکال دیا سنہ۶۲۸ هجري مین -- و مشهور تر بني هود سے المقتدر بالله اور اوسکا بیٹا یوسف الموتمن تھا - یوسف الموتمن بڑا ریاضي دان تھا - اوس سے کتاب استکمال و مناظر هی - اور عیسائیونکي تحریک سے محمد بن یوسف بن نصر جو معروف ابن احمر کرکے تھا - اوسکے نام سے خطبہ پڑھا - اور ابتداء هود عباسیون کے نام خطبہ پڑھتےتھے - اور برابر لڑائیان عیسائیون سے هوتي رهین - غرض سنہ ۸۹۰ هجري مین سب عرب اوس ملک سے نکالے گئے - اور یہہ کام پورا هوا فرڈیننڈ شاہ - اور اوسکي ملکہ ایزابیلہ سے - عرب جو مارے گئے مارے گئے - جو بچے بھاگے افریقیہ مین - اوس ملک مین اب عرب نہین - اگر هونگے تو دین مین عیسائیونکے هونگے - اور سنہ ۹۱ هجري سے لیکے لغایت سنہ ۸۹۰ هجري تک - اون عربونسے برابر لڑائیان رهین - اون لڑائیونکا احوال سنکے طبیعت پریشان هوتي هی - اور وهانکے عربونکي چال چلن پوشاک وغیرہ سب اهل فرنگستان کی طرح تھي - کتاب تعریبات شافیہ مین کہ جغرافیا مین هی - رفاعہ بدوی رافع طهطاوی نے لکھا هی کہ بلاد غرناطہ جدیدہ مین کہ اسپانیہ مین هي - زبان کیتو جو بعض سودان افریقیہ کي زبان هي مستعمل هی - اور ملک پرتقال و ملک اسپانیہ مین زبان غوران مستعمل هی - کہ وہ بھي زبان بعض سودان افریقیہ کي هی - مین کہتا هون کہ اون زبانون مین کچھہ عربي بھي داخل

هوگي - اسواسطے کہ عرب کي قوم سیکڑون برس وهان رهے - اور عربون نے وهان کوئي مدرسہ نہین بنوایا - درس و تدریس مسجدون مین هوا کرتا تها - سوای علوم دینیہ اور علوم ادبیہ کے - اور بہت کم اصول فقہ کے - کسی دوسرے علم کا چرچا وهان نتها - اور علم طب بهی بقدر ضرورت کے پڑها اور پڑهایا جاتا تها - عوام کے ڈر سے کوئی عام حکمت کا نام نہ لیتا - اگر عوام جانتے کہ فلان شخص حکمي هی - اوسے زندیق کہتے - اور بلا اطلاع سلطان کے اوس شخص کو سنگسار کرتے جلا دیتے قتل کرتے - اوسکی کتابون کو جلا دیتے سلطان بهی کچهہ مواخذہ نکرتا - بلکہ سلطان بهی عوام کی خاطر کے واسطے یهی کام کرتا - اگرچہ خود بهی حکمی هوتا - مگر اور سب صنعتین اونمین بہت نہین - اسی سبب سے - وهانکے حکیمون کا ذکر بہت نہین کیا - اور کتابین بهی اوس فن کی اونمین سنی نہین گئین مگر نادرا - خواص مین حکمت تهي - مگر عوام سے چهپاتے سنہ ۱۸۶۲ ع مین - مین نے ایک صاحب انگریز سے - جنکا نام جمس نیوٹن صاحب هی - اور مذهب اونکا پروتستنت هی سنا کہ میرا جهاز وهان گیا - مین بیبل کي کتاب لے کے چاها جاؤن شهر مین مجهے کتاب لے کے وهان جانے ندیا - مین پهر کے چلا آیا اپنے جهاز پر معلوم هوا کہ کسی غیر مذهب کی کتابونکو اپنے ملک مین جانے نہین دیتے - وہ حال اسپانیہ کے مسلمانون کا - یہہ حال اسپانیہ کے عیسائیونکا ●

دسوان مقدمہ

فیثاغورث فیلسوف - کہ ایطالی کا رهنے والا تها - اوسکے مذهب

کا نام بھی ایطالي ھی - تاریخ حکما میں مسطور ھي - کہ اوسنے شکل عروس یعنے میںتالیسوین شکل کو پہلے مقالہ اصول ھندسہ سے ثابت کیا - میں یہہ سمجھتا ھون - کہ اصول ھندسہ بہت قدیمي ھي *

ھرمزیا ھرمس نابلی

رھنے والا تھا کالوذا یا قلوذا کا - بستیون میں کلدانیونکے - وہ تھا بعد طوفان کے - اوسنے تجدید کیا علم طب و فلسفہ و علم عددکو - کہ جاتا رھا تھا طوفان میں - اور ھرمس الہرامسہ جسے حضرت ادریس علیہ السلام بھی کہتے ھیں قبل طوفان کے تھے - قاموس میں ھی - کالواذا بفتح و کبھي ممدودہ بھي آتا ھی - ایک گانون ھی بغداد کے پاس *

بلیس یا بلنیس حکیم

بہت مقدم ھی - اوسکا زمان و مکان مجھے معلوم نہوا - اوسنے پندرہ مقالہ اصول و ارکان ھندسہ میں لکھے - اوسکي کتاب بسبب تقدم عہد کے نایاب ھوگئي تھی - بعض ملوك اسکندراني کو توجہ ھوا ھندسہ کے علم کي طرف - تب اقلیدس بن نوقطرس بن زنیخس نےکہ شہر صور سے تھا - اور رھتا تھا شام میں - تیرہ مقالہ اوس کتاب کے مرتب کئے - بعد اوسکے اوسکے شاگرد اسقلاؤس نے چودھوان اور پندرھوان مقالہ لکھا - اوس پادشاہ کو ھدیہ دیا - یہہ سب اسکندریہ میں ھوا - میں سمجھتا ھون وہ بادشاہ بطامیوس ستیر تھا جسنے رصد باندھي *

ابلونیوس حکیم نجار

زمانہ اوسکا بہت قبل اقلیدس کے ھي بذوموھي نےکہا ھی - کہ وہ رھنےوالا اسکندریہ کا تھا - گمان ھوتا ھي کہ شاید اسکندریہ کے بنےسے قبل تھا *

ابرخُس

بڑے مشہورون مین هي - قریب تین سی برس - بعد منطن و انطیمن کے تہا کہ وہ دونون بڑے راصد تہے - بطلمیوس قلوذي نے مجسطي مین ابرخس کی رصد پر اعتماد کیا هی- اور ابرخس تہا دو سي اسي برس قبل بطلمیوس قلوذي کے *

مانا لاؤس

اسکندریہ مین متصدّر تہا علم هندسہ مین - مجسطی مین بطلمیوس اوسکا ذکر کرتا هی*

ثا وزومیوس

ایک مشہور مهندس هی *

اوطلقوس

ایک مشہور مهندس هي *

ارشمیدس

نجار تہا- رهنےوالا شہر سیراکوزکا-کہ پایہ تخت هی جزیرۂ صقلیا کا - ظاهر هوا سات سي برس قبل هجرت کے - اوسکا علم پهیلا مصر مین - اور مصر کو نیل کے صدمے سے بچایا - اچھے پل بنائے نالے کهودے *

بطلمیوس قلوذی

تہا زمانہ مین انطونیوس و ادریانوس کے دو سي اسي برس بعد ابرخس کے- اورآٹهہ سی پندرہ برس یا نوسی برس قبل هجرت کے - وہ بادشاہ تہا اسکندریہ و غیرہ کا - اور خلفاء اسکندر کبیر سے تہا اوسکو بطلمیوس سدیر کهتےتہے- اوسنے اسکندریہ مین دوکتب خانہ بنوایا ایک کا نام اُم رکھا یعنے ما اور دوسرے کا نام بنت رکھا یعنے بیٹی

اون دونون مین سات لاکھہ کتابین تہین - اور منارہ فاروس کا بنوایا اوسنے رصد باندھي - اور کتاب مجسطي هیئیت تام مین لکھي - علم هیئت جو هملوگون مین هی اور اگے تہا اوسي کا سنوارا هوا هي - لوگون کی عقلون کو مار رکھا هی - اوس سے سوا مجسطی کے اور کتابین بھی هین ٭

اوطرفیوس

مهندس اسکندرانی بعد ارشمیدس اور بطلمیوس کے ظاهر هوا ٭

دیو فنطس اسکندرانی

کتاب صناعت جبر اوس سے هی ٭

ارسطیقوس شامی زفتی

اوس سے کتاب جبر و غیرہ هي ٭

اسکندر افرودیسی

بعد اسکندر بن فیلقوس کے ملوك الطوایف کے زمانے مین تہا ٭

فرفوریوس یا امونیوس

صورکا رهنے والا تہا یهہ سب بڑے مهندس یونانی هین - ان سبهون سے بہت کتابین هین - مین نے طبیبون اور منجمون اور مورخون اور شاعرون کا ذکر چهوڑ دیا - کہ رسالہ بہت بڑہ جائیگا - جو کوئی چاهے تاریخون مین دیکھہ لے - اون طبیبون مین بھی بہت مذاهب هوئے -- کہ بعض بعض کے ساتھہ دشمن تهے - بسبب اختلاف اصول کے عملیات مین اونکے تناقض هوا - ایک دوسرے کی رد لکھنے مین اپنی ساري عمر کاٹي - اس زمانہ مین بھی آپس مین بڑا اختلاف هی ٭

گیارھوان مقدمہ

اگلے زمانہ میں مطبع نتھا - اس سبب سے کتابون کی شہرت اچھی طرح سے نہوتی تھی - اور کتابون کی غلطیان کاتبون سے بہت ہوتین - کاغذ یا پتا یا جسپر لکھا جاتا - کچھہ دنون کے بعد سڑجاتا کیڑے مکوڑے کھا جاتے تھے - کیڑون سے بدتر جاھل لوگ ھین - اونکے ھاتونسے سب کتابین ضایع ھوئین - جلائی گئین بہائی گئین - علما حکما اونکے ڈرسے بہاگتے پھرتے - چھپتے پھرتے - اگر سلاطین اپنی مرضی کے برخلاف کسی عالم یا حکیم کو پاتے - قید کرتے قتل کرتے - پہلے رومیون نے حکمت کی کتابون کو جلایا اور بند کرکے رکھا - بعد اوسکے ملکہ قلوبطرا نے مصر کے کتب خانے کو جلایا - بعد اوسکے سعدوقاص نے فارسیون کے کتب خانےکونیست و نابود کیا - عمرو بن عاص نے مصر کے کتب خانے کو جلادیا - ان دونون نے - خلیفہ ثانی کے حکم سے ایسا کیا - تین بڑے بڑے کتب خانے مسلمانون کے تھے - ایک کتب خانہ بغداد کا - تاتارونکے ھاتھہ سے غارت ھوا - افریقیہ میں بڑا کتب خانہ تھا - فاطمیون کے زور جانے سے وہ بھی جاتا رھا - اسپانیہ میں بنی امیہ کا بڑا کتب خانہ تھا - جب وہ ملک اون سے نکل گیا - وہ کتب خانہ بھی جاتارھا - اور کتنے کتب خانے - اور اور شہر میں سلاطین کے تھے - کہ اوس کا حساب نہین - تاریخ کی کتابون میں اتنا اختلاف ھی کہ دل گھبراتا ھی - ھم دیکھتے ھین ایک شہر یا ایک محلے میں جو کچھہ واردات ھوتی ھی - دس آدمی دس طور سے بیان کرتے ھین پھر بھی اوقات ضایع کرنے سے - کچھہ نکچھہ حاصل ھو رھتا ھی - تاریخ

مین ایک اور بڑا فتور پڑا هی - که ایک نام کے بیحد آدمی و غیرہ هوتے
هین - زمینون اور پہاڑون کے نام بدلتے رهتے هین - جگہین بهي
بدلتی رهتی هین - شاید ایک شہر ایکهي نام کا کتني جگهه متفاوت
مین آباد هوا هوگا - اوربهي خرابي هي - که مورخ سب بسبب خوف
و خوشامد کے - کسی کی تعریف حد سے زیادہ کرتے هین - کسی کي
هجو کرتے هین - خصوصا مذهبی تعصب - اوس سے تو علوم سب
چهپ گئے - کبهی ایک قوم ایک گهرانا - بالکل نیست هوجاتا
هی - دوسري قوم دوسرا گهرانا کهڑا هوتا هی - اور بڑهتا هی -
یهی احوال هی علم و صنعتون کا - که ایک شخص سے دوسرے
کو پہنچتا هی - ایک گهرانے ایک ملک سے بسبب نکمی هونے
انهون کے تمام جاتا رهتا هی - دوسرے گهرانے دوسرے ملک مین
جاتا هی - یهه بڑا امتحان هی لوگون کا خالق تعالی کی طرف سے
دیکهو اگلے لوگون کا احوال - همکو کچهه نهین معلوم - اگر سب احوال
تفصیلی ایتک کتابون مین هوتے - تو وہ کتابین کہان سماتین *

بارهوان مقدمه

چونکه لوگونمین ناموري سمائي هی - جسطرحسے جو چیزجہان
سے پاتے هین اپنا نام کرتے هین - جس سے پایا اوسکا نام نهین
لیتے - بلکه اوسکے نام کے مٹانے مین کوشش کرتے هین - خصوصا امرا
وسلاطین - دیکهو منسمی مندریتي بر بنی که پیاراشاگرد تہاوفیلسوف
طالیس ملیطي کا - بعد سیکهنے علمونکے جب آیا اپنے استاد کی
زیارت کو - تو استاد سے کہا - که استاد تم مجهسے کیا چاهتے هو

بدلے مین اوس عام نیکی کے - جو تمنے مجھسے کیا - کہ مجھے حکمت سکھلائی - مین چاھتاھون اوسکي تلافی کرون - تب اوس فیلسوف نے کہا - مین اسکے بدلے سواے اسکے کچھہ نہین چاھتا - کہ توجب اون چیزونکو جو تو نے مجھسے سیکھا ھی - اپنے شاگردون کو سکھلاوے - اون قواون کو میري طرف منسوب کر - بلکہ اپنے شاگردونسے کہہ - کہ مین اوسکا مبتدع و مخترع ھون - مسمی لوتر جو باني مذھب پرستنٹونکا ھی - جب چاھا کہ بنا اوس مذھب کي ڈالے - کیا کیا دلیلین اپنی طرفسے تراشین - پر یہہ نکہا کہ بت پرستی کو اور ان بدعتونکو پیغمبرون نے خصوصا پیغمبر آخر الزمان نے برا کہا ھی - اور اوسے منع کیا ھی - اور یہہ بھی نکہا کہ شاہ لیوایساریان - جو بت شکن کہلاتا تھا سنہ ۷۲۷ع مین پیغمبرونکی خصوصا پیغمبر آخرالزمان کي باتونکو مسلمانونسے سنکے ھدایت پاکے قصد کیا - کہ بت پرستي بالکل اوٹھا دے - کنیسے یعنے گرجونکے سب بتون اور تمثالونکو توڑ ڈالا - اوسکی پرستش کرنے والونکو سزا دینے لگا - اوسکے بیٹے نے بت پرستی کے بطلانمین کشیشون یعنے پادریونسے فتوی جاري کروایا - اوسکے پہلے ھرقل قیصر - خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان کا خط پاکے - اونکا احوال دریافت کرکے ایمان لایا - جب دیکھا اوسکی قوم بت پرست سب بگڑ گئي تو کہنے لگا - مین تمھارے امتحان کے واسطے کہا تھا - تب اوسکی قوم ساکت ھوئی میںنے اسواسطے طول دیا - کہ لوتر صاحب نے اپنے مذھب کے بدلنے مین اچھی دلیلین نہین لائے - اسی طرحسے ایک مذھب ھی عیسائیون مین یونی ٹرین جو قائل ھین خداے واحد احد کے وہ بھي اونھی دلیلین لاتے ھین

مسٹر ڈال پادری امریکانی نے مجھسے کہا ۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام یوسف کے بیٹے تھے ۔ اسواسطے کہ اونہون نے انکار نہین فرمایا حال یہہ ھی کہ حضرت سے کسی نے نہین پوچھا ۔ کہ آپ یوسف کے بیٹے ھین یا کسکے ۔ جب قبول یا انکار حضرت کا معلوم ھوتا ۔ وہ آپ ھی آپ کہتے پھرتے کہ مین یوسف کا بیٹا نہین ۔ با وجود اسکے کہ حضرت نے حواریونسے پوچھا کہ مجھے لوگ کیا کہتے ھین ۔ ایک نے اونمین سے عرض کیا ۔ کہ حضرت داؤد کا بیٹا جانتے ھین ۔ تب حضرت نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام تو مجھے خداوند کہتے ھین ۔ تو مین اونکا بیٹا کسطرحسے ھوا ۔ اس صورت مین یوسف کون ھی ۔ یہہ معلوم ھی کہ جتنے پیغمبر گذرے سواے خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان کے ۔ کوئی قادر نہوا ۔ کہ اپنی امت کو بت پرستی سے باز رکھے ۔ اونکو خدائے یگانہ کی پرستش پر لاوے ۔ مین دیکھتا ھون کہ لوگ اورون سے لیکے کتابین لکھتے ھین ۔ اور اپنے نام مشہور کرتے ھین ۔ لیکن مین سبکو نہین کہتا ۔ ایسے بھی ھین ۔ کہ جس سے جس علم کو پایا ھی ۔ اوسی کی طرف منسوب کرتے ھین ۔ جتنی کتابین گذشتہ پیغمبرونکی طرف منسوب ھین ۔ پہلے توارات ھی ۔ اوسمین کچھہ بہشت و دوزخ کا مذکور نہین ۔ بنی اسرائیل سے کہ بڑی نا سمجھہ قوم تھی یہی کہا ۔ کہ تمھارے باپ اور دادونکا خدا ۔ اوس قوم نا سمجھہ سے کچھہ بیان صانع تعالی و اللہ حق کا نکرسکے ۔ البتہ انجیلونمین کچھہ کچھہ مذکور ھی لیکن علوم دنیویہ سے سواے قدس کے خیمہ بنانے ۔ اور بیت المقدس بنانے کے ۔ اور فی الجملہ پادشاھی ۔ اور لڑائیون ۔ اور نسب نامون ۔ اور معجزات کے کچھہ اوسمین مذکور نہین ۔ اکثر رسالے ۔ بطور خواب کے ھین ۔ کہ کوئی سمجھہ نہین سکتا

البتہ توراۃ کے پہلے میں - کچھہ تھوڑا علم ھی جیسے سب پانی سے پیدا ھوا - اور پانی دوحصہ ھوا فقط *

پہلا باب ماخذ علم کے بیان مین

پہلی فصل

مینے پہلے مقدمہ مین بیان کیا ھی - کہ جتنی قوتین - ھم مین ھین - سب متفرع ھین اصل اول سے لیکن یہہ سب قوتین ھم برابر نہین ھین - اور نہ ھم اون قوتونکے واسطے - اعلی درجہ مین کوئی حد ٹھہرا سکتے ھین - جولوگ بہت ھی اعلی درجہ مین ھین - ھم اونکو انسان کامل و انبیا کہتےھین - وہ لوگ عقل محض ھین - قوت شہوت و غضب اونکے تابع ھی - نہ وہ تابع قوت شہوت وغضب کے - ھماری نسبت اونکے ساتھہ مانند نسبت ذرہ ھی - ساتھہ ایک فضاے غیر معلوم النہایت کے - بلکہ کچھہ نسبت ھی نہین - کہوگے کہ تمہین کسطور سے معلوم ھوا - کہونگا اونکے کلام و احکام سے اوریہہ سب معجزونسے بڑھکے ھی - اونکے کلام و احکام مین محال کی باتین نہین ھین - اونکا راستہ سیدھا وسط مین ھی - اول شناخت اونکی یہہ ھی - جیسے عالمون اور حکیمونکو پہچانتے ھین - اونکی کتابونسے اور جیسے اچھے آدمی کو پہچانتے ھین - اور گذشتہ نبی کے کہنے سے - جسکی نبوت ثابت ھوچکی ھی - لاحق نبی کو پہچانتے ھین - اعلی شناخت وہ ھی - کہ اللہ حق کی طرفسے عطا ھو - اور بھی شناختین ھین سواے معجزہ کلام و احکام کے - سب سے کم سایر معجزات ھین - اون معجزات کو بھی سچے جھوٹے کاموںسے امتیاز کرنا بڑا مشکل -

میئے چوتہے مقدمہ میں لکہا هے - کہ اونکے طریقے تعلیم کے سب طریقون سے جدے تہے - مانند همارے مدرسون کے اون کی تعلیم نتہی - اور نہ مانند اسطوانی و مشائی فیلسفون کے تہی اونکی تعلیم اصلی یہہ تہی - کہ همکو نجات کا راستہ دیکہلاوین اور همکو مبدء ومعاد سے نزدیک کرین - اس واسطے کہ معقولات صرفہ کا سمجہنا همکو بہت هی دشوار هی - هندسہ و حساب کہ بمنزلہ بدهی کے هے - اوسے تو اچہی طرح سے سمجہہ هی نہین سکتے - معقولات صرفہ کو کیا سمجہینگے - مگر وہ انبیا علیہم السلام - اون دینی مسائل کو - ایسی عبارت سے بیان فرماتے کہ لوگ غور کرنے سے علوم دنیویہ - جیسے طبیعی و ریاضی کو نکال لے سکین - جتنے علوم دینیہ و دنیویہ هین - اون سے معلوم هوئے هین - گو هم نہ بتلا سکین - نہ کس زمانے مین کسکو کس نبی سے کونسا علم پہنچا - خصوصا کہ انبیا علیہم السلام کے نام تک بہی معلوم نہین - پہلے مقدمہ مین گذرا هی کہ سب علمون کی جڑ حروف هجائیہ هین مخرج اونکی اقصای حلق سے هونٹہہ تک هین - اور اون حرفون کے اوصاف مخصوصہ بہی هین - اون حرفون کو بین بین نکالنے سے بہت حرف پیدا هوتے هین - اگر نبی ظاهر نہو - اور دنیا مین جہالت کی تاریکی چہاجاے - کون شخص اون حرفونکی طرف - اور اونکے قاعدونکی طرف رهنمائی کر سکتا هی - جیسے طوفان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے بیٹون سے اونکی اولاد نے سیکہا - اگر کہو کہ سب آدمی صالح واسطے الہام کے هین - تو مین قبول کرتا هون لیکن بہت تہوڑی صلاحیت رکہتے هین - جیسے اونمین اور قوتین ضعیف هین - بر تائید کلام انبیا کے

کہ بے واسطہ یا بواسطہ اونکو پہنچا ہو - بلند مطالب کی طرف نہین پہنچ سکتے - دیکھو کم متصل و منفصل قار الذات و غیر قار الذات کا سمجھنا کتنا مشکل ہی - سب طالب العلم کہتے ہین - کہ زاویۂ غیر قایمہ کی تثلیث آج تک کسي سے نہین کي اقلیدس و سر اسحاق نیوٹن سے بھي نہوسکا - اور یہہ تثلیث زاویہ کیاھی بہ نسبت اوس علم بے پایان کے - کوئي کہہ سکتا ھی - کہ عدد طبیعی کی تعبیر کے واسطے سواے تعبیر کے جسمین سیکڑا اور ھزار کا مرتبہ ھی - تعبیر ھوسکتي ھی - اگر ھم عددکي تعبیر مین سیکڑا اور ھزارکے مرتبہ کو چھوڑ کے - صرف اکائی اور دھائی کے مرتبہ سے - بتکرار اکائی اور دھائی کے تعبیر کرین - تو بالیقین تعبیر نہو سکیگي - بلکہ نئے الفاظ بنانے پڑینگے - یہي احوال ھی اگر ھزار کے مرتبہ کو جو چوتھا مرتبہ ھي چھوڑ دین - تو تعبیر نہوسکیگي - یہي احوال ھی رفع طبیعي کا - اگرچہ لوگ سواے دس کے بھی رفع غیر طبیعی کرتے ھین - اور حسابونمین لکھتے ھین لیکن وہ حساب اگے نہین بڑھنے کا - وھین تک رہ جائیگا - جیسے دقایق و ثوانی و ثوالث کا حساب و رفع ساٹھہ تک ھی - بعد اوسکے درجات پر رفع ھوگا - جتنے درجات قرار دو - پھر تو رفع طبیعي کے محتاج ھونا ھوگا - یہہ سب بے بتلائے پیغمبرونکے کب آتے ھین - اگر لوگ سکتے تو بالیقین کرتے - جیسے بعد ھزار کے ھزارن دسھزارن لکھن ودس لکھن اور ملیان اور بلیان و غیرہ بنائے ھین - اور یہہ بنانا اونکا بہت تھوڑا ھی - اسواسطے کہ عدد کے واسطے حد وقوف نہین ھی - قطع نظر ان سبکے جسکو ھم بدیھي اولي کہتے ھین کچھہ دلیل اوسپر نہین لاسکتے - جیسے دو و دو چار سے زیادہ و کم نہین ھوتا - یا کل بڑا ھي جزء

سے - یا مساوی مساوی ہی - یا میں میں هون - یا دو نقیض ایک زمان و مکان میں - نه جمع هوسکتے هیں نه مرتفع هوسکتے هیں مانند اسکے بہت هیں بے متنبه هوئے هم سمجهه نهیں سکتے - توکیا احوال هی اون چیزونکا جو نظری و کسبی هیں - علم اس حیثیت سے که علم هی جو علم هو بہت اچها هی - لیکن نتیجه اوسکا اور استعمال اوسکا حق میں بهي هوتا هی - اور باطل میں بهي هوتا هی - اور پهر بهي علم دوقسم کا هی - ایک وه جسپر دلیلیں قایم هیں دوسرا جسپر کچهه دلیل تفصیلي نهیں هی - اور نه نتیجه اوسکا صادق هی - محض خیال هي خیال هي - علوم حقه دینیات هی که صاحب ناموس حق سے پهنچا هو - که صرف معقولات صرفه هي - علوم دنیویه سے حساب هندسه و علم ارصاد و طبیعیهٔ حقه هی اور علوم آلات علوم - جیسے نحو و صرف و معاني و بیان و لغت و اشتقاق و عروض و قوافی و منطق و غیره - وه علم جسکا نتیجه و استعمال باطل میں هوتا هی - جیسے موسیقي هی - که هندسه و حساب و طبیعي سے نکلا - لیکن استعمال اوسکا ملاهي و ملاعب میں هوتا هی - که آدمي کو شرافت نفس سے باز رکهتا هی - اسي طرحسے فن ارثماطیقي سطحي هي - که استعمال اوسکا خواص تحبیب و تبغیض وغیره مزخرفات میں کرتے هیں - اوسي سے شطرنج نکلا اور شطرنج کا دیکها دیکهی - بہت سے آلات قمار بنے - اور اسي طرحکے علمون میں سے ریمیا - سیمیا - کیمیا - لیمیا - هیمیا - هي - که بعض اوسمیں سے شعبده و محض خیال هی جیسے علم نجوم و رمل - اگرچه علم نجوم کي دلیل اجمالي هي جیسے افتاب کی تاثیرین - اور چاند کا اثر پانی و مریض میں - لیکن دلیل تفصیلي اوسکي محض وهم وخیال

هی - رمل تو کچھہ هی نہین - اسي طرحسے بعض صنعتین هین - جیسے بت سازي و مصوري و صناعت آلات طرب و قمار وغیرہ - کہ ان سبکو انبیا علیہم السلام نے منع فرمایا هی - کہ نفس آدمي کو شرافت علمي سے باز رکھتي هین - خلاصة الحساب ایک چھوٹا رسالہ هي - اصول حساب مین شیخ بہاء الدین عاملی سے کہ طلبہ مین متداول هي - اوسکے آخر مین بہت تاکید سے وصیت کي هی - کہ وهکو نا اهلونسے چھپاوین - مین بہت دن تک نہ سمجھاتھا کہ کیون ایسي وصیت کي هی - بعد اوسکے مینے پڑھا اور اپني انکھونسے دیکھا کہ ان خائن محاسبونسے - کیا کیا ضرر کہ لوگونکو نہین پہنچے - بڑے بڑے ملک خراب و ویران هوگئے *

دوسري فصل

چونکہ میرے پاس اور انبیا کے کلام ایسے نہین هین - کہ جس سے مین علمون کو استنباط کرون - اور تطبیق دون حکمت حقہ سے سواي قران مجید - اور احادیث علماء آل محمد کے - اور ان دونون مین بہت علم بھرے هین - قران مجید بہت چھوٹي کتاب هی - لیکن کیا هي بڑي هی ازروي علم کے - اوس مین جتنے مذاهب باطلہ کے اصول هین - سب مندرج هین - اور اوسکے ابطال کي دلیلین بہت اچھی طرح سے مذکور هین - مین اوسمین سے اپنے طور پر جو استنباط کیا هي لکھتا هون - اوس سے سمجھو گے کہ مینے تعصب سے نہین لکھا *

۱ — قرآن مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۲ مین هي - نہین پیدا کیا مین نے جن و انس کو مگر یہہ کہ مجھے پہچانین - میري عبادت کرین فقط - دیکھو سب لوگ صانع تعالی و اله حق کي تلاش مین پھرتے

هین - جو چیزکہ اوسکو حواس دریافت نکرسکے - لوگ کسطرح سے اوسکے جویا هوسکتے هین - تو جویا هونا همارا اوسکو امر خلقی و سرشتي هي - جیسے اور قوتین همکو عطا هوئین هین - اونمین سے اوسکے طلب کی قوت بهي هي - اگر هم مین یهه قوت نهوتي - تو کس طرح سے هم اوسکے طالب هوتے - کوئي نادیدہ نادانستہ چیز کا بهي طالب هوتا هی - طلب مجهول مطلق عقلا محال هي *

۲ — قرآن مجید کے جزء ۲ رکوع ۶ مین هي - تمهارے لئے قصاص مین زندگانی هي اي صاحبان مغز یعنےعقل نقط - دیکهو جو کوئي کسی کو مارڈالے - سب لوگ قصاص تجویز کرتے هین - حال یهه هي کہ هماري عقل کهتي هی - کہ اگر قتل نفس گناہ هي - تو تم کیون قصاص کرتے هو - یهه بهی تو قتل نفس اور دکهہ دینا هی - کیا علم کی حفاظت کے واسطے قصاص تجویز فرمایا هی - و اگر نهین تو ایک ڈرپیل سپ‌ٔهی - هزار عالم و حکیم کو ایک دن مین قتل کرتا - سوای اوسکے جاهلیت مین اگر کوئی شخص ایک قبیلہ کا - دوسرے قبیلہ کے کسي شخص کو مار ڈالتا تو قاتل کے لوگ قاتل کي حفاظت کرتے - اور مقتول کے لوگ طلب مین مقتول کے اوٹہتے - اور آپس مین خوب لڑتے - یهان تک کہ قبیلہ سب تمام هوجاتے - اور یهي احوال سمجهو جهاد کا جسمین خروج هی - نہ جهاد بمعني دفاع - کہ وہ عقلا و شرعا هر فرد پر لازم هی - اپني حفاظت کے واسطے - مگر ظالم پادشاهون نے - اوس جهاد خروجي کو ذریعہ گردانا جهانگیریکا *

۳ — قرآن مجید کے جزء ۳ رکوع ۱ مین هي - کچهہ زور و زبردستي کرنا دین مین نهین هی - بالتحقیق ظاهر هوا رشد گمراهی

سے فقط - دیکھو اسي جہاد خروجی کے واسطے هي- کسی کو تخویف و تطمیع سے دین میں لانا صحیح نہیں هي *

۴ ـــ قرآن مجید کے جزء ۲ رکوع ۱۷ میں هی- اگر نہوتا دفاع کرنا الله تعالی کا آدمیون کي تین - بعض کو بسبب بعض کے - هر اینه فاسد هوتی زمین فقط - اهل علم جانتے هین که زمین کتنی بڑي هی - اور کتنی قابل آبادي کے هی - اور سب جانور چاهتے هین بڑهین اور باقی رهین - خصوصا آدمی که بڑا حکمتی هی اگر اوسکی مراد برآ رہے - تو تهوڑے عرصه مین زمین مین گنجایش نہوگی اور فاسد هو جائیگي - اور کہان سے ایک دوسرے کو میراث پہنچیگی مگر چونکه حکیم مطلق علم کو درست رکھتا هی - جس بنده کو پسند فرماتا هی اوسکو علم کا شوق عطا فرماتا هی - وه بنده علم کو حاصل کرکے حکیم وطبیب هوتا هی - هرچیزون کی منفعت ومضرت سے واقف هو هرقسم کی تدبیرین کرتا هی - اور اپنی حفاظت اور فلاح جوئي مین مشغول هوتا هي اور حاصل کرنا علم کا اور حفاظت کرني اپنی - یهه دوسرا حکم هی و اگر نہین تو حکیم مطلق جو چاهتا هی کرتا هی *

۵ ـــ قرآن مجید کے جزء ۲۰ رکوع ۱۴ مین هی- سیرکرو زمین مین- پهر نظرکروکه کس طور سے ابداء خلق کیا فقط -یهه اقسام جغرافیا پر دلالت کرتا هي که علم هئیت و علم اندرون زمین یهه اوسکے شامل هی هم لوگ اوسکے معنے تک نہین جانتے - جغرافیا کو کون پوچھے - لیکن حکماء فرنگ سیر و سیاحت کو نہین چهوڑتے - کروڑون روپے اسکے واسطے صرف کرتے چلے جاتے هین - اپني تن مهلکون مین ڈالتے هین - لیکن اس کام سے هرگز دست بردار نہین - همیشه نئے نئے نقشے زمین و ملکون کے

بلتے هین هر روز اوسکا درس مدرسون مین هوتا هی

۶ — قرآن مجید کے جزء ۲ رکوع ۱ مین هی - پس پهیر اپنے مونهه کو طرف مسجد حرام کے اور جهان کهین هو تم - پس پهیرو اپنے مونهون کو اوسی کی طرف فقط - دیکهو جاننا سمت قبله کا فرض هی - اس واسطے که بے تجانے قبله کی سمت متوجه نهین هو سکتے اور جاننا سمت کا بے علم هیئت کے نهین هو سکتا *

۷ — قرآن مجید کے جزء ۱ رکوع ۱۴ مین هی - اور واسطے خدا کے مشرق و مغرب هی - پس جس طرف مونهه کرو پس وهین هی توجه کرنا خدا کی طرف فقط - چونکه خالق تعالی کا حکم هی - متوجه هونا نماز مین قبله کی طرف - اور علم هیئت مین ثابت هی - که سب بلاد مین جاننا سمت کا نهین هوسکتا - چنانچه خود بیت حرام مین جس طرف چاهو نماز پڑهو - یهی احوال هی اون بلاد کا - جو بیت حرام کے تحت الارض مقابل مین هی - یهي احوال هی اون بلاد کا - جو بهت شمالي یا بهت جنوبي هی - یعنے چهیاسٹهه درجے کے عرض بلد سے لے کے عرض تسعین تک - یعنےنوے درجے عرض تک - اسي ضمن مین مضطر کا احوال بهي بیان کردیا - که حالت اضطرار و غیر امکانکے جس طرف چاهے نماز پڑهے *

۸ — قرآن مجید کے متعدد جگهون مین هی - که عبادات سب موقت هین خصوصا نماز فرض یومیه - اور یهه سب باتین بے جانےهوئے علم هیئت کے نهین معلوم هوسکتین - خداي تعالی نے اوسکا سیکهنا همپر فرض گردانا هی - لیکن هملوگون نے قناعت کیا اون علامتون پر جو عوام کے واسطے یا فقدان اسباب کے وقت مقرر هین

۹ — قرآن بھرا ھی - اس مضمونسے کہ فکر کرو خلقت میں زمین و آسمانکي - اور فکر کرنیوالونکي تعریف کي ھی - اور حدیث میں ھی - کہ فکرکرنا ایک ساعت کا - خلقت میں زمین و آسمانکي - بہتر ھی ساٹھہ برس کي عبادت سے - ایسي حدیثونکو تو گویا سنے ھی نہیں - اگر کسي شخص نے - اپنے شوق سے علم ھئیت کا سیکھنا چاھا - تو پرانا علم ھئیت جسے ھئیت بطلمیونسی بھي کہتے ھین اوسکو سیکھا - اور وہ ھیئت ھمارے دین کي ضروري کے برخلاف ھی - اسلئے کہ اوسکے اصول میں ھی - کہ سب ستارے - اپنے آسمانمین مانند میخ کے جڑے ھوئے ھین مانند مچھلیونکے پاني میں حرکت نہیں کرتے - اور آسمان قابل خرق و التیام کے نہین ھي - یعنے صلاحیت نہین رکھتا کہ پھٹے اور جڑے - حال یہہ ھی کہ بعض پیغمبرونکا آسمانون پر جانا اور اوسپر رھنا اور خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمانکا - سب آسمانونپر جانا - اور سب ستارونکی سیر کرنا اور بہشت و دوزخ کو دیکھنا - درختونکا میوہ کھانا - اور وھانسے میوہ لانا اور فرشتونکا آسمانسے اوترنا اور چڑھنا - اور میوے اور کھانے لانا حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے مائدہ اوترنا ھم مسلمانونکے عقاید میں سے ھی بلا تاویل *

۱۰ — قرآن و حدیثونمین یہہ مضمون بھرا ھوا ھی کہ آسمان و ستارے - معمور و آباد ھین جتنی چیزین زمین میں ھین سب وھان ھین - اور اس سے بہتر ھین - دریائین ھین - اور اوسمین مچھلیان ھین - جو کوئی چاھے چودھوین جلد کتاب سماء و عالم کی بحار الانوار کی جلدون میں سے جو حدیثون میں ھی -

اخوند ملا محمد باقر مجلسی سے دیکھہ لے - پرانی هیئت والے کہتے هین کہ آسمان و ستارے غیر معمور و غیر مسکون هین - لیکن حکماء فرنگ کا گماں غالب مانند مسلمانون کے اعتقاد کے هی - لوگ بڑا دھوکا کہاتے هین فلک و سما کے معنے مین - دونون کو آسمان جانتے هین - قاموس مین هی فلک عبارت هی ستارون کے مدار سے یعنے جس دایرے پر گھومتے هین - اور اوسی مین سما کو لکہا هی معنے مین آسمان کے - اور چہت هر چیز کی - اور گھر کی - اور اصل معنے بلندي کے هین - اور زمین جو چیز نیچے هو - ملک کو آسمان کے معنے مین لینے - سمجھنے مین بڑا پیچ پڑتا هي •

۱۱ --- قران مجید کے جزء ۲۸ رکوع ۱۸ مین هی - الله ایسا الله کہ پیدا کیا سات آسمانون کو اور زمین سے مثل انہون کے - یعنے مثل آسمانون کے فقط - حدیث مین هي - کہ هر زمین مین ایک خالق هي - کہ الله تعالی نے اونکو خلق کیا هی - اور وہ زمینین ایک دوسرے کے اوپر طبق طبق نہین هی - درمیان اونکے دریائین هین - کہ اونکو جدا رکھتي هین - اور سب زمینین سایہ ڈالتی هین آسمان پر فقط - مگر جو لوگ کہ اونکو پرانی هیئت چڑگئي هی - اسی زمین کے سات پرت بتلاتے هین - اور قران کے معنی کو بگاڑتے هین - قرآن مین هی - سات عدد وہ سات کیفیت ایک زمین کی بتلاتے هین - حکماء فرنگ سوائے زحل و مشتري و مریخ و زهرہ و عطارد و اس زمین کے پانچ سیارے اور ثابت کئے هین - کہ یہہ گیارهون آفتاب کے دور گھومتے هین - اور اونکی روشنی آفتاب سے هی - اور یہہ چاند جو نمود هی زمین کا هی - زمین کے آس پاس گھومتا هي -

اور مشتري کے چار چاند هين- اور زحل کے سات اور ايک حلقه بهي هي- اور وه حلقه تاريک هي - اور غير مماس هي زحل سے - گهومتا هي زحل کے آس پاس - دس گهنتے پندره دقيقه مين - اور عرض اوس حلقه کا ظاهر هوتا هي - گويا بقدر ثلث زحل هي - اور اس حلقه کو خاتم زحل کہتے هين- اور اور انوس جو اون پانچ جديد مين هي- اوسکے چهه چاند هين - ان چاندونکو دوسرے سياره کہتے هين - يعنے سيارهٔ سياره - که اونکے آس پاس گهومتے هين - اور اونکي روشني بهي آفتاب سے هي - يهه سب سياره و سيارهٔ سياره يعنے سب چاند جو مل جاکے آفتاب کے دور گهومتے هين بمنزله ايک ملک و ايک زمين کے هي - جيسے چرخ هنڈوله - که ايک هنڈوله هي - اس واسطے جيسے زمين که سارے کرے کو کہتے هين - ايک بالشت زمين کو بهي زمين کہتے هين - اور کہتے هين- هماري زمين و تمهاري زمين- زمين کے معنے اسفل کے هين - اوپر اوسکے جو يعنے آسمان محيط هي - جہان تک که سب ثوابت چهوٹے بڑے دکهائی ديتے هين ايک آسمان هي - که آسمان دنيا کہلاتا هي - ويسے چهه آسمان آسمان دنيا کے اوپر اور هين - اوسي طرح سے هر آسمان کے اندر زمين هي - اگر ايسا نهو تو خلقت کا محصور کرنا هوتا هي - حال يهه هي که قادر تعالی کي قدرت بے پايان هي - تو اوسکا مقدور بهي بے پايان هين - اگرچه يهه آسمان و زمين - هماري نظرون مين بڑے معلوم هوتے هين ليکن اون سے کيسے بڑے مخلوق خالق تعالی کے هين - اوسي کو بهتر معلوم هي ●

۱۲ — قرآن مجيد کے جزء ۲۴ رکوع ۱۵ اور جزء ۲۹ رکوع ۲۰

مین هی - که زینت دیا و هرایذه بالتحقیق زینت دیا همنے - آسمان دنیا کو چراغون سے - اور جزء ۲۳ رکوع ۴ مین هی - بالتحقیق همنے زینت دی آسمان دنیا کو زینت سے ستارون کے فقط - پرانی هیئت والون کے مقلد کهتے هین - که آسمان دنیا جسے پهلا آسمان کهتے هین فلک قمر هی - حال یهه که اس آیه سے صاف معلوم هوتا هی - که اوپر جهان تلک جتنے ستارے دیکهائی دیتے هین - آسمان دنیا اور پهلا آسمان هی - اوس مین سیارے اور سیارهٔ سیاره وآفتاب وثوابت سب داخل هین - که روشن هین مانند چراغ کے - اور اون سے بڑهکے هم ضعیف لوگ کون سی زینت تصور کر سکتے هین - اور ثوابت اتنے دور هین که آج تک حکماء فرنگ نے اون کی دوریون کو دریافت نکر سکے - پرانی هیئت والے کهتے هین - که وه سب آٹهوین آسمان مین جڑے هوئے هین - اس سے لازم آتا هی - که جسطرحسے اون ستارون مین دوری هی - هم اتنی بڑی دور سے ویسا هی دیکهتے هین - اور یهه نهین هوسکتا اسواسطے که اگر دو بڑی چیز کو هم ایک هی خط پر کوس بهر کے فاصلے سے دیکهین - تو همکو اون دونون مین فاصله بهت کم معلوم هوگا - حقیقت مین اون دونو چیزون مین آپسمین بڑا فاصله هی - پڑهو مرایا ومناظر کے علم کو تو خوب حساب کر سکوگے - حکماء فرنگ نے - بهت دقت سے حساب کیا هی که چودهوین رات کا چاند - جتنا زمین سے ناظر کو بڑا دکهلائی دیتا هی ویسی روشنی کے ساتهه اسطرحسے نوے هزار چاند چاهئے که اوس قبه مرئی کو بهرے یعنے جتنا دور چاند هی جب سورج بادل مین هوتا هی اوسکے برابر روشنی دیوے

۱۳ — قران مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۱۱ میں هی - واسطے خدای تعالی کے هیں کشتیاں مستول اوٹھائے یا پال اوڑائے دریا میں مانند پہاڑونکے یا علمونکے جنمیں پهوهرے هیں فقط - جس لفظکا ترجمه کشتي هی اسیکو ستارہ بهی کہتے هیں - یہہ بیان جہاز تاریکا هی ●

۱۴ — قران مجید کے جزء ۲۳ رکوع ۵ میں هی - قسم کهاتا هون میں - اون چیزونکی جو چهپنے والیاں اور دیرکرنی والیاں هیں - ایسی وہ چیزیں که ستارے هیں - ایسے ستارے که جهاڑو دینے والے هیں فقط - اس دو بیان سے صاف معلوم هوتاهی که مراد دُمدار ستارہ هی جسے هند کے عوام جهاڑو تارا کہتے هیں - که وہ ستارے بهی سیارہ اولی هیں - جیسے زحل و غیرہ - اور آفتاب کی روشنی سے روشن هیں - اور اونکے مدار اتنے بڑے هیں که سیکڑون برس بعد ظاهر هوتے هیں - چونکه تهوڑے دن ظاهر رهتے هیں - اور بہت جلد حرکت کرتے هیں - اور جلد غائب هوجاتے هیں - اونکی رصد اچهي طرحسے نہیں هوسکتي - اور اس آیه میں جو معنے ستارے کا لفظ لکہا - اوسکے معنے کشتیونکے بهی هیں - فیلسوفون نے بهی ستارونکو کشتیاں لکہیں هیں بطلمیوسی هیئت والےکہتےهیں- که یہہ جهاڑو تارے حقیقتمیں تارے نہیں هیں بلکه اجزاء زمینی جو اوٹهکے اوپر جاتے هیں- کرۂ نار کے پاس جاکے گرمی پانے سے مشتعل هو جاتے هیں - اور فلک قمرکی حرکت کی تبیعت سے کچهه دن حرکت کرکے بجهه جاتے هیں - میں سمجهتا هون که ایسے دانائون نے کچهه توجه بطرف مرایا و مناظر کے نہیں کی - دیکهو حکماء فرنگ کا قول قران مجید سے کیسا ملتا هی ●

۱۵ — قران مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۳ میں اور جزء ۲۳

رکوع ۱ مین هی - وه هر ستارے اپنے مدار مین شناوری کرتے هین - یه نه
تیرتے هوین فقط - دیکهو آسمان که کهیے مدار رکها اور تیرنیکو تشبیه نه سمجهنا
چاهئے بلکه حقیقی هی - اسواسطے که پانی دو قسم کا هی کثیف و لطیف
کثیف وه پانی هی جسکو هم دیکهتے هین - لطیف وه پانی هی جسکو
هم دیکهه نهین سکتے - جسکو هوا یا جو کهتے هین - مثال اوسکی جیسے پانی
کا بخار که لطیف هوکے هوا کے ساتهه ملجاتا هی - لیکن کیا نسبت هی بخار
کو که آگ اور دهوپ سے لطیف هوکے هوا هوا هی - اوس پانی سے که حکیم مطلق
نے اوسے لطیف پیدا کیا هی یهه بخار گویا اوس لطیف پانی کا تلچهت هی

۱۶ - قرآن مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۳ مین هی - گردانا هم سب چیز زنده کو پانی
سے فقط - اس سے سمجها جاتا هی که مطلق پانی لطیف و کثیف دونو مراد هی
اسواسطے که هوا بیشتر دخیل و محیط هی - هر چیز پر به نسبت کثیف پانی کے

۱۷ - قرآن مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۱۰ مین هی - راسته دیا دو دریا
کو که ملاقی هووین آپس مین اور دونو آپس مین نهین ملتے یعنے ایک دوسرے
سے ملتبس نهین هوتے فقط - اور حدیثون مین یهه مضمون بهرا هوا هی

۱۸ - قرآن مجید کے جزء ۲۳ رکوع ۱ مین هی - آفتاب جاری هوتا
هی اپنی قرارگاه کی لئے یا اپنی قرارگاه کی طلب مین یا اوسکو استقرار هی
نهین فقط - تین معنے باعتبار اختلاف قراءتونکے هین ستارونکو اور کشتی کو
عربی مین جاریه کهتے هین - اور جاریه آفتاب کے نامون سے هی - معنی اوسکے
بهت جلد چلنی والی چیز - اس سے صاف معلوم هوتا هی که آفتاب بهت
جلد چلتا هی - حکماء فرنگ نے بهت صحیح حساب سے دریافت کیا هی - که
آفتاب کا حجم تیره لاکهه اٹهائیس هزار یا اکتیس هزار مرتبه بڑا هی - زمین
کے حجم سے - بواسطه حرکت اپنی کے حرکت وضعی کرتا هی پچیس دن

چهه گهنتے سولہ دقیقہ اٹہہ ثانیہ مین- اگر افتاب سے روشنی اوسکی مراد هو تو بهی درست هی - افتاب کی دوری زمین سے پچانوے ملیان ایک سی تہتر هزار ایک سی ستائیس میل انگریزی هی - اوسکي رقم یہہ هی ۱۲۷ | ۷۳ | ۹۵ اور اوسکي روشنی اٹہہ دقیقہ تیرہ ثانیہ مین زمین تک پہنچتي هی - اور وہ روشنی گویا جیسے پانی جاري هوتا هی - نہ یہہ کہ پرانی هیئت والے کہتے هین کہ ایک برس مین زمین کے دور گهومتا هي *

۱۹ --- قران مجید مین کئی جگہہ زمین کو مهاد فرمایا هی - یعنی گہوارہ جسے هنڈولا کہتے هین *

۲۰ --- اور جزء ۲۰ رکوع ۳ مین هی - اور دیکھتا هی تو ای دیکھنے والے پہاڑونکی تئین جانتا هی تو اونکو ساکن- اور حال یہہ هی- کہ وہ پہاڑ چلتے اور گذرتے هین- چلنے اور گذرنے بادلکے سرعت مین صعنت کیا خدا نے- صنعت ایسا اللہ - کہ مضبوط و محکم بنایا هر چیزکو- بالتحقیق کہ وہ دانا هی- اوس چیز سے جو تم کرتے هو- یا وے کرتے هین فقط - کرتے هو یا کرتے هین باعتبار اختلاف قراءت کے هی - جاننا چاهئے- کہ زمین کا اطلاق جیسے دشت پر آتا هی- پہاڑ کو بهي زمین کہتے هین اور پہاڑ - دور سے خوب معلوم هوتا هی اور مانند بادل کے دیکھائي دیتا هی- برخلاف دشت کے کہ ناظر کے مقابل مین کم هوتا هی ان وجہون سے مطلق زمین نہین فرمایا - کہ ناظر زیادہ حیران هو کہ جب پہاڑ چلتا هی تو اوس سے پتهر کیون نہین گرتے یہہ صنعت چشم بندي صانع حقیقی کی هي کہ جو چیز بہت جلد چلتی هی هم اسکو ساکن جانتے هین جو چیزین بہت بڑي هین جیسے سورج و تارے هم بہت چهوٹے دیکھتے هین ایسا هی جو لوگ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھتے هین سب حکیم وصنّاع جمع هون ایسی صنعت چشم بندي کی دیکھلاوین

۲۱ - قران مجید کے جزء ۲۴ رکوع ۵ میں ھی - پس کہا اللہ نے واسطے آسمان و زمین کے آؤ تم دونو از روی طاعت یا از روی کراھت کے کہا اونھونے کہ آئے ھم سب اطاعت کرنے والے فقط - آنا بے چلنے کے نہیں ھوتا - صاف دلالت کرتا ھی اوسکی حرکت پر - علاوہ اوسکے خود زمین کے معنے عربی مین حرکت کے ھین مین ایک دلیل لاتا ھون حرکت پر زمین کے کہ - مینے کسی سے نہین سنا - ثابت ھوا ھی کہ کرہ متحرک کے دو قطب ھوتے ھین - کرہ ساکن کے قطب نہین ھوتا - اوسمین جس نقطہ کو چاھو کہو کہ قطب ھی واقع مین قطب کا اطلاق کرہ ساکن مین بے معنے ھی - اور زمین کے دو قطب معین و مشخص ھین - خداوند تعالی نے اوسکی شناخت کے واسطے سنگ مقناطیس مین خاصیت بخشی ھی - کہ جب اوس سے قطب نما بناو - اوسکا مونھہ قطب ھی کی طرف رھتا ھی - بالضرور جب اوسکو قطب کے پاس لیجاو اوسکی خاصیت جاتی رھتی ھی - جیسے ھم قبلہ کی طرف توجہ کرتے ھین - جب وھان پہنچے جدھر چاھو توجہ کرو - زمین کی حرکت کا ذکر حدیث مین آویگا *

۲۲ - قران مجید کے جزء ۲۷ رکوع ۱۹ مین ھی - ھرآینہ بالتحقیق بھیجا ھمنے اپنے پیغمبرونکو ساتھہ بینات کے - اور نازل کیا ھمنے اونکے ساتھہ کتاب و ترازو کو - تاکہ لوگ قائم رھین بعدالت فقط - جاھل دو پلڑے خراب ایک ڈنڈی خراب سی - اوسی کو ترازو سمجھتے ھین - حکماء فرنگ چاندی اور سونے تولکے بتادیتے ھین - کہ اسمین کتنا خالص کتنا کھاد ھی - ھوا کو اور گرمی کو تولتے ھین - چاند و سورج وغیرہ کو تول ڈالا ھی - اور ترازو ئین معنوی علاوہ اوسکے ھین اوسمین ایک عدالت ھی *

۲۳ — قران مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۳ مین ھی - بالتحقیق سب آسمان و زمین تھے وہ دونو ملے - پس جدا کیا ھمنے اون دونو کو فقط - صاف دلالت کرتا ھی - کہ زمین پانی سے پیدا ھوئی *

٢٤ - قران مجید کے جزء ٢٣ رکوع ١ مین هی - منزہ هی وہ خدا کہ پیدا کیا جوڑونکو سبکو - اوس چیز سے کہ زمین اگاتي هی - اور اونکي ذاتونسے اور اوس چیز سے - کہ نہین جانتے هین لوگ - فقط - هم لوگ کبوتر اور کبوتري کو خوب پہچانتے هین - حکماء فرنگ قطع نظر جانورونکے نر و مادہ کي شناختکے - نباتاتکے نر و مادہ کو پہچانا هی - اور هر روز اوسکا درس - طبی مدرسونمین هوتا هی - مینے آجتک نباتاتکے فنمین کوئی کتاب نہین دیکھی - تو اب اس آیہ سے سمجھا چاهئے کہ هر چیزونمین نر و مادہ هی - اسي جہتسے عربیمین مذکر و مونث سماعي هی *

قران مین ریاضي و طبیعي کا علم بھرا هوا هی - هر هر لفظ مین اوسکے غور کرنے سے کیا کیا معنے نکلتے هین - اس قرآن نے سب فیلسوفون کے فلسفےکو باطل کردیا - اور سب حکمت طبیعی کو کہ سابق تھي نیست و نابود کردیا - حکماء فرنگ کي حکمتین سب اس قران سے ملتي هین *

تسري فصل

حکماء آل محمد کے طریقے تعلیم کے بھي - مانند انبیاکے هین - اور حکماء آل محمد سے مراد بارہ امام هین - اور اونکے اصحاب اولوا الالباب *

١ - حدیث ایک شخص نے همارے پانچوین امام سے پوچھا - کہ کیا سبب هی رکود آفتاب کا - یعنے دوپہر کو درنگ کرنا - انہون نے فرمایا - کیا چھوٹا هی جثہ تیرا اور کیا مشکل هی مسئلہ تیرا - بالتحقیق تو هر آئینہ سزاوار هی جواب کے - بالتحقیق آفتاب جب طلوع کرتا هي کھینچتے هین اوسکو ستر هزار فرشتہ - بعد اسکے کہ هر هر شعاع کو اوسکے پانچ پانچ هزار فرشتہ پکڑے هوئے هین - بعض کھینچتے هین بعض دفع کرتے هین - یہان تک جب پہنچتا هی جو مین یعنے اوپر اوٹھتا هی - اور گذرتا هی حلقہ کے تئین تب اولٹتا هي اوسکو نور کا فرشتہ - جو مونہہ اوسکا زمین کے مقابل هي آسمان کی

طرف هوجاتا هی اور شعاع اوسکي پهنچتي هی حد عرش تک - پس اوسوقت سب فرشتے پکار کے تسبیح و تقدیس کرتے هین تا آخر حدیث - پهلے جانا چاهئے که جیسے جرم آفتاب کو آفتاب کهتے هین اوسی طرح اوسکي شعاع کو بهي آفتاب کهتے هین - اور شاید یهه محاوره سب زبانونمین هو - اور زمین ظلماني هی اوسکي روشني آفتاب سے هی - دور سے جیسے هم اور ستارونکو دیکهتے هین ویسي معلوم هوگي - اور آفتاب برابر چارون طرف روشني دیتا هی اور اوسکي روشني ذاتي هی - پس اب جانو که اگر امام فرماتے که بسبب حرکت زمین کے آفتاب کا درنگ کرنا معلوم هوتا هی - تو سایل کبهي نه سمجهتا - اسواسطےکه بادی النظرمین- ایسا معلوم هوتا هی که زمین ساکن هی - ستارے سب حرکت کرتے هین - اور طلوع و غروب کرتے هین - اس سبب سے فرمایا که جب اوسکو نور کا فرشته اولتتا هی اوسکي روشني حد عرش تک جاتي هی - یعنے جب زمین اول طلوع سے - ربع دور طي کرتی هي - آفتاب دائره نصف النهار پر معلوم هوتا هی - اور عرش کے معنے چهت کے هین - اور خیمه کے - تو اوسوقت زمین کي روشني همارے اوپر جاتي هی - وهانسے مانند اور ستارونکے نظر آتي هي - اور واسطے فهم سایل کے دائره نصف النهار کو حلقه سے تعبیر فرمایا - و اگر نه آفتاب برابر چارون طرف روشني دیتا هی - اولتنے سے کچهه علاقه نهین اور چونکه ستارے کسي چیز مین جڑے نهین هین اگر کوئي روکنے والا نهو - تو آپسمین ٹکرائینگے- فرمایا بعض فرشته اوسکے جانب یعنےکهینچنیوالے-

اور بعض فرشته دفع کرنے والے هین - اور اس جذب و دفع کي قوت سے برابر حرکت ایک طور پر هی - اور اگرچه سایل نے فقط سوال کیا تها آفتاب کے درنگ کرنے سے دو پهر کو - مگر امام نے اوسکا بیان اول طلوع سے کیا - اور مناظر کي دلیلونکي طرف اشاره فرمایا - یعنے جو قوسین مقابل مین دیکهنے والے کے هوتین هین - بڑي معلوم هوتین هین - جون جون بائین یا دهنے یا اوپر ناظر کے هوتین هین - اگرچه سب قوسین برابر هین چهوٹي معلوم هوتین هین - اوسی کی طرف جذب و دفع کا اشاره فرمایا - اگر بالتصریح هیئت جدید کے مسائل کو اور هندسی مسایل کو فرماتے تو سایل نفهمیده چلاجاتا - اسواسطے وه سب چهوڑ کے - واقعي دلیل کو - جو سائل کو مبدء و معاد سے نزدیک کرے فرمایا - اسی طرحسے مشهور هی - که افلاطون الهي کے عهد مین وبا هوئی لوگون نے ایک بني اسرائیل کے نبي سے عرض کیا - اوس نبي نے فرمایا - که اپنے مذبح کو که مُکعّب هی - تضعیف کرو - اونهون نے اوس مذبح کے پهلو مین - ایک مذبح اور بنایا - و با موقوف نهوئي افلاطونسے کہا - اوسنے فرمایا - تم لوگ جو هندسه سے نفرت رکهتے هو اوس نبی نے تمهین هدایت کي هندسه کیطرف - تمنے جو بنایا هی وه تضعیف مُکعّب مذبح سابق نهین هی *

۲ — حدیث مفضل بن عمر جعفی سے توحید مین - همارے چهٹھے امام سے مروي هی - که زمین کا مهبّ شمال بلند تر هی - اوسکے مهب جنوب سے - اگر ایسا نهوتا - تو پاني حیران رهتا زمین کے اوپر - اور لوگونکو کاموںسے باز رکهتا - اور قطع کرتا طریقون اور مسلکون کو فقط - قاموس مین هی - که بنابر صحیح - شمال اوس هوا کو کهتے

هین - که اوسکے بہنے کی جگہہ - مابین مطالع آفتاب و بنات النعش کے هي - یا مابین مطالع آفتاب و مسقط نسرطایر کے هی فقط - مطالع آفتاب سے مطالع اعتدال مراد لینا هوگا - اور بنات النعش سے - بنات النعش صغری - اور دونو سے مدار اوسکا مراد هی چونکه ان صورتونمین کواکب متعدد هین - مراد قطب فلک البروج هی - که قطب شمالي سے تخمینا چوبیس درجه متفاوت هی - اوسکے مقابل مین اوسی طرح مہب جنوب هی - یہه که مہب شمال اونچا هی مہب جنوب سے - معنے اوسکے یہه هین - که حرکت سالیانه مین اوسی طرح - اوسکا قطب فلک البروج شمالی اونچا رهتا هی - اوسکے قطب شمالی حرکت یومیه سے جسے قطب عالم بهی کہتے هین - که اوسی کے محاذي هی - اور حرکت یومیه و حرکت سنویه کے سبب سمندر کا پانی اپنی جگہه سے تجاوز نہین کرتا - اور اپنی هی جگہه مین رهتا هی - ایک لوٹے مین پانی یا آٹا وغیرہ بهرکے اولٹو - البته جو اوس لوٹے مین هی گرجائیگا - لیکن اگر اوسکو جلد جلد گہماؤ کچهه بهي اوسمین سے نگریگا - اور اس حدیث سے - کرویت زمین بهی نکلتی هی - اگر کہو که جذب و میل کي تاثیر سے هی - که کوئي چیز زمین سے جدا نہین هوتی - مسلم هی - لیکن وہ تاثیر پانی کے پهیلنے سے متعلق نہین - اگر کہو که مہب شمال مین - بہت اونچے اونچے پہاڑ واقع هین وہ مانع هین پانی کے پهیلنے کو - بہت دور هی اسواسطے که پہاڑ کہین خط استوا مین - کہین اوس سے نزدیک کہین تفاوت سے واقع هین - دریا مین بهی پہاڑ هین - دیکهو نقشون کو اور پہاڑ سے تو خود پانی رستا هي - بڑي بڑی ندیان اوس سے نکلتین

هين - حرکت سے قوت نامیه زیاده هوتي هي - حرارت پيدا هوتي هي - سب چيزين زور پکرتيان هين - آرام پاتيان هين - جب لڑکے روتے هين گهواره اونکا هلا ديتے هين - يا گود مين اونکو هلاتے هين - تب هو جاتے هين *

٣ — اوسي حديث مين کئي ورق کے بعد هی - آدميون کو دي گئي هی - صنعت پيتل کی تانبے سے - اور شيشه رمل سے - اور چاندي رصاص سے - يعنے رانگے يا سيسے سے - اور سونا چاندی سے - اور مانند اسکے - جس مين کچهه ضرر نهين هي کسی کا فقط - اگر مين نسنا هوتا کلکته مين که چاندی سے سونا نکلتا هی - سو بهري چاندی سے تين آنه بهري - قيمتي تين روپئے کا - که بعد خرچ کے ڈيڑه روپيه فايده هوتا هي - تو هرگز مين اس حديث کو نه سمجهتا - اور بهي مين نے سناتها - که بيس هزار بهري سيسے سے کي آنه بهري يا روپيه بهری سونا نکلتا هي - خرچ بهت پڑتا هي - ليکن مين نے نهين سنا - که سيسے اور رانگے سے اب تک کسی نے چاندی نکالی هو - دور نهين که حکماء فرنگ اوس سے چاندي نکالين - بعد اس جملے کے - امي *

٤ — حديث مين هي - که جسنے مبالغه کيا هی - داخل هوئے معدنون مين - پهنچا هي - ايک بڑے صحرا مين - که جاری هوتا هی - گذرنيوالا ساتهه بهت پاني کے - که عمق اوسکا جانا نهين جاتا اور کوئی تدبير اوسکے پار هونے کے نهين - اور اوس کے پيچهے سے - کئي منزل هين پهاڑون کی چاندي سے فقط - جن لوگون نے معدنون مين کام نهين کيا - يا بهت نيچے نهين گئے - اس قول کو باطل

سمجھینگے - لیکن جغرافیاے طبیعی میں - اور علم معادن مین ثابت هی - سمجھانے کے واسطے اتنا کافی هي - که یهه بڑي ندیان کهان سے نکلتین هین - اور اپنے ساتهه چاندي سونےکی ریت کهان سے لاتي هین - لوگون نے سنا هی - که سمندر کے نیچے میٹھے پانی کا چشمه هی - که باسن کا مونهه بند کرکے ڈوب کے اوس پانی کو لاتے هین - اور زمین مخزن خدائي هی - هرچیز اوسمین موفور هي *

چوتهی فصل

حکیم علیم تعالی شانه - چونکه علم کو دوست رکهتا هی - اوسکي عنایت ازلي مقتضی هوئي - که اگر لوگ انبیا اور اونکے اوصیا کو نپاوین - اور اونکا کلام بهی دستیاب نهو - تو رجوع کرین عربی زبان کی طرف - که بول چال مین هی - مانند اور زبانون کے جو مفقود هوگئین هین - مفقود نهین هی - فکر کرین اوس مین - علمون کے الفاظ جو هدایت کرین علمون کي طرف - اوس مین درج پاوینگے - *

ا — مین نے پانچوین مقدمه مین بیان کیا هی - که تین زبانین اصلی الهام سے پهلے آدم کو ملین - سواے عربی کے اون باقي دونون زبان مین علم مبطون نهین - سب علمون کے پهلے زبان هي - جب عربی حروف کے مخرجون کو دریافت کروگے - که اوس نے اون دونو زبان کے مخرجون کو بتلایا هي - اس مین حروف حلقیه و شفیه و وسطیه تینون هین - اور بعض حروف وسطیه منحرفه بهي هین - ان مخرجون کی جامعیت کي طرف کوئی آپ سے جاسکتا هي - اوس کا بیان کچهه تهوڑاسا اس باب کے پهلی فصل مین - مینے کیا هی - اس زبان مین اٹهائیس حرف هین - پندره پر نشانی

کے واسطے کہ اوس کا بیان میننے دلایل عرشیہ مین کیا ھی - نقطہ دیا جاتا ھي - اونکو معجمہ کہتے ھین یعنے گونگے حرف - یعنے اونکو جو آپس مین ملاو - بے تائید بے نقطہ کے - تو الفاظ معنی دار کم نکلینگے - بر خلاف بے نقطون کے - کہ بہت الفاظ معنے دارون سے نکلتے ھین - اور اس سے قصاید و کتاب و خطوط لکھے گئے ھین - اور ایسي حرف کل تیرہ ھین - اور صنعت قلب کی رعایت سے کیا ھی خوبی اوس مین ھی - یہہ سب اوسمین موجود ھی *

۲ ــــ مین نے پہلی فصل مین بیان کیا ھی - کہ یے چوتھے مرتبہ ھزار کے - اگر چاھین بے حد عدد کي تعبیر کرین نکرسکینگے - اس اٹھائیس حرف مین چارون مرتبہ عدد کے درج ھین - اس طرح سے کہ نو حرف اکائی کے واسطے - نو حرف دھائی کے واسطے - نو حرف سیکڑے کے واسطے - ایک حرف ھزار کے واسطے - بعد جتنی تعبیر چاھین - ھزار کے تکرار سے کرتے جاوین - پایان نہین ھی - کوئي کہہ سکتا ھي - کہ حروف یہہ بعد عدد کے بنے ھین *

۳ ــــ نو کسرونکے واسطے کسي زبان مین الفاظ مخصوص نہین ھین - سواے عربي کے - اسي سے دائرہ کو قسمت کرنا تین سو ساٹھہ پر ھی - اس لیئے کہ یہہ اقل عدد ھی - جس سے سواے ساتوین حصے کے آٹھہ کسرین صحیح نکلتین ھین - اوس سے حساب اسان ھوتا ھی - دائرہ کے قطر کو ایک سے بیس پر قسمت کیا ھی کہ اوس سے سواے ساتوین اور نوین حصے کے - سات کسرین پوري نکلتین ھین - اور یہہ تقسیمین جب سے عربي زبان ھی ھی - کہ اوس مین نو کسرون کے الفاظ ھین - اب حکماء فرانس نے

دایرہ کو چار ہی پر تقسیم کیا ھی - لیکن مین نے سنا کہ اور ملک کے حکیمون نے اس قسمت کو مقبول نہین فرمایا - اس تقسیم کي حکمت قابل غور و فکر ہی - کہ قطر دائرہ کو ثلث دائرہ کا لیا ھی - بارجودیکہ خط مستقیم و منحني مین کہ دو چیز غیر متجانس ھین نسبت مفقود ھی - تو یہہ نسبت واسطے تقسیم دائرہ کے مقرر ہوئي اسواسطے کہ دائیرہ کي تقسیم سوائے کئي صورتون کے - جو اصول ھندسہ مین ضمنا مذکور ھین - اور کوئي صورت نہین - مگر جب قطرکو جتنے پر تقسیم کروگے - دائرہ بھي اوتنے پر تقسیم ھوجاویگا - مثلا چاھتے ھین دائرہ کو تین پر تقسیم کرین - قطرکو اوسکے تین پر تقسیم کرو چالیس ھوے - طرف قطرکو مرکز - اور اوس نقطہ تقسیم کو محیط - ایک قوس رسم کرو - کہ پہلے دائرہ کو قطع کرے - تو ایک قوس پیدا ھوگي - جسکا وتر چالیس درجہ ھی - ویسي دو قوسین لینے سے - دائرہ تین پر تقسیم ھوجائیگا - اسي طرحسے جتني تقسیم چاھو کرو - خطوط و زاویہ کے نشان سب زبانونمین جسمین ھندسہ ھی - حروف ھجائیہ سے دیتے ھین - اور یہہ خاصہ عربي ھی - کہ اوس زبانمین سوائے حرفونکے - اور کچھہ نشان نہین - دیکھو فن جبر و مقابلہ کو - اور حساب بھي حرفون اور لفظونمین ھی - اور اعداد اون حرفونمین - ایسے ملے جلے ھین - جیسے جسم طبیعی - و جسم تعلیمی جیسے خط - و سطح - و جسم - اور اونمین شکلین - گمان ھوتا ھی - کہ ھندسہ و حساب کا علم عربي ھی سے لوگونکو پھنچا ھی - دیکھو صنعت قلب کي رعایت کو - کہ کسطرحسے ملایم ھی - جیسے ھندسہ مین نسبتین ملایم ھین - اگر ھندسہ نہوتا تو یہہ ملایمت

کہانسے آتی - کہتے ہیں - کہ ہند کے ہندوئنمین ہندسہ تھا ایک علم اونمین سند ہند کا تھا - ترجمہ اوسکا آگے عربی مین ہوا ہی *

۴ ـــ آفتاب کو عربی مین شمس کہتے ہین- اوسکی جمع سماعی شموس و غیرہ ہی - چاند کو قمر کہتے ہین - اوسکی جمع سماعی اقمار و غیرہ ہی - زمین کو آرض کہتے ہین - اوسکی جمع سماعی ارضون و آرضین و غیرہ ہی- زحل و مشتری و مریخ و زہرہ و عطارد کے واسطے جمع نہین - اور جمع سماعی مخصوص عربی زبانکے ہی - اور زبانونمین صرف جمع قیاسی آتی ہی الا نادرا - اور جمع سماعی بے بتلائے ہوئے اہل لغت کے جیسے سب لغت معلوم نہین ہوتی - اس سے صاف معلوم ہوتا ہی - کہ سورج اور چاند اور زمین متعدد ہین - ثوابت سب آفتاب ہین کہ چشمک مارتے ہین - ہمسے نادانونکی عقلونپر *

۵ ـــ آفتاب کے نامونسے ایک شرق ہی - مشرق جہانسے نکلتا ہی - مشرقان و مشرقین اوسکا تثنیہ ہی - اوسکی جمع مشارق ہی - دیکھو مدار راس السرطان و مدار راس الجدی کو- اور اوسکے مابین کو لغت مین بتلادیا اور ہیئت کا راستہ دکھا دیا - بعض بعض الفاظ آیات و حدیث کے ضمن بتلایا ہی- جن لوگونکو تفکر ہی - اتنا ہی کافی ہی - اگر مین حکماء فرنگ کے بعض رسالونکے ترجمہ کو ندیکھا ہوتا - تو یہہ سب آیات و حدیث و عربی سے نہ نکال سکتا - کچھہ شک نہین کہ حکماء قدیم و جدید نے - پیغمبرونکے کلام و عربی لفظونسے - استنباط کرکے حکمت درست کی ہی - لیکن بعضونکو عربی زبان پسند نہین - کہتے ہین کوے کی زبان ہی حلق کو چھیلنا پڑتا ہی- بعض مورخ لکھتے ہین - اور نوسکھئے باور کرتے ہین - کہ علم جاہلونسے نکلا

جاهل لوگ حساب کے لئے رسّیونمین گرہ دیتے تھے- یا لکیر کھینچتے تھے
یہہ نہین سمجھتے کہ اونہون نے یہہ کام قصور دانش سے کیا - کہ
ہر چیز کی تعبیر نہین کرسکتے - اتنا خیال نہین کرتے کہ جاہل
جتنا شمارہ جانتے ہین کہانسے سیکہا - جاہل کسطرحسے ماخذ علوم
ہوسکتے ہین- علوم مبدء حق سے انبیا کے وسیلہ سے ظاہر و شایع ہوا -
یہہ نقل مشہور ہی - کہ حکمت آدمیون کے تین عضو پر اُتری
ہی- اہل فرنگستان کے مغز مین - اہل چین کے ہاتھہ مین - عرب
کي زبان مین - لیکن اہل چین کي حکمت کو اہل فرنگ کے
ہاتھون نے باطل کردیا *

دوسرا باب

اس بیان مین کہ عربون نے یونانیونسے کتنا علمي فائدہ حاصل کیا

پہلي فصل

مینے مقدمات مین ذکر کیا ہی - کہ یونان مین جو علم پہیلا
بسبب سورستانیون و کنعانیون و مصریونکے - وہ سب عرب باندہ
سے تہے - جنکے آثار و خبر تفصیلی نہین معلوم - جو سب
فیلسوف و مہندس و غیرہ یونانی کرکے مشہور ہین - انہین ملکونکے
تہے - جو یونان کے ملک مین جابسے - اور اونکي ذریت وہان رہین
اونمین بعض تہے - کہ سفر کرکے اپنے اصلي ملکونمین آتے - اور علم
سیکھہ کے جاتے - بعضے اپنے ہي ملک مین رہے - اونہون نے یوناني
گروہ و یوناني زبان و یوناني خط بنائے و درست کئے - یوناني زبان
ولاطیني زبان اسواسطے بنائی - کہ علم ملکیونسے اور جاہلونسے چہپا

رهے - هر کسي کو علم نه سکهلاتے تهے - جیسے زبان ژند و پاژند و
سنسکرت بزرگي کے واسطے - که جاهلونکي نظرونمین بزرگ معلوم هو
بنائي - ژند یا ژند کي زبانمین - جاماسب که بڑا حکیم تها کتنے الفاظ
اوسکے دریافت نکرسکا - اور وہ زبان نہین هی مگر فارسی تخیم کي
هوئي - اور سنوارنیوالا اوس زبانکا زردشت تها - جیسے سنسکرت زبانمین
بید - که هندو لوگ کہتے هین - که کلام آسماني وہ هی که آدمی
کي زبان نهو - اور کسي شهر مین اوس زبان مین بول چال نکرین -
اوروہ زبان فرشتونکي هي - کوئی قوم اوسمین بات نہین کرتی -
اگرچه هم مسلمان بهي کہتے هین - که عربي زبان فرشتونکي - اور
بہشتیونکی هی - اور پیغمبرون پر جتنے وحی هوتی تهي - اوسی
زبان مین هوتي تهي - وہ پیغمبر اپني قوم کی زبان مین پهنچا تا
تها - مگر وہ زبان بنی آدم کی بهی زبان هی - هندوون نے اپنی
بزرگي بڑهانے کے واسطے - اور جاهلون سے علمون کے چهپانے کے واسطے
کیا خوب تدبیر کی - اور فارسي زبان کو ایک نیالباس پهنا کے ظاهر
کیا که یهه زبان فرشتون کي هی - جیسے ژند پاژند کی زبان - یہی
احوال سمجهه لو یونانی ولاطینی زبان کا - جن لوگون نے بنایا - اور
اوسمین کتابین لکهین جب وہ لوگ گئے وہ زبان بهي اونکے ساتهه گئی -
اب صرف کتابون مین هی اب یونان مین اور اوسکے آس پاس کے
ملکون مین - جیسے جنوہ اور مرسیل اور لکان و غیرہ هین - عربي
شکسته جاري هی - جیسے اردو زبان که ملی جلي هی - خصوصا
هندي کلکته کی - اور اونکے بعض شهرون مین عربی فصیح بهی
بولتے هین - یهه گمان کرنا نچاهئے - که مسلمانون کی سلطنت کے

سبب جو وهان هوئی - زبان بدل گئی - ایسا نہین هی - مسلمانون نے کب عربی زبان سکھلانے کے واسطے وهان مدرسے بنایئے - اور کب وهان زبان پڑھائی - بلکه وه زبان آگے سے اون مین هی - البته کچهه کچهه اور زبانون کے الفاظ بهی اسمین مخلوط هوئے هین - اور عرب مسلمان کی سلطنت وهان بہت نہین رهی که ایسا هوتا *

دوسری فصل

سبب داخل هونا فلسفه وغیره کا مسلمانون مین - مینے آٹھوین مقدمه مین بیان کیا هی - که رمیون نے حضرت عیسی علیه السلام کے اصحاب معالی الباب - اور اونکے اچھے اچھے پیرون کو اور پیغمبرونکو جو اونکے بعد هوئے جو که حَمَلۂ علوم تھے شہید کیا - یونانیون کے ملک کو لیا - اونکو بهی تمام کیا - گویا سچ مچ - علم و عالمون کے دشمن تھے اونکو سواے لڑائی اور بت پرستی کے کچهه نه سوجهتا تها - جب قسطنطین پادشاه - بدین عیسائی مشرف هوا - اوسکے بعد اوسکا بیٹا جولیانوس پادشاه هوا - اوسنے تامسطیوس کو جو مفسر کتب ارسطا طالیس تها - اپنا وزیر کیا - اوسوقت حکمت کو کچهه رونق هوئی - جب جولیانوس فارسیون کی لڑائی مین مارا گیا - پهر بدستور حکمت کے دشمن هوئے - کچهه حکمت کی کتابون کو جلایا - کچهه کتابون کو بند کرکے رکها - اور مذهبی تکرار هی مین اوقات کاٹی - ایک دوسرے کو کافر کہا مارا نکالا یهی کام کرتے تهے - مگر اون مین جو اهل علم تهے بهاگ کے صحراؤن مین پہاڑون پر گوشه کنارون مین آزادانه رهتے تهے - اور علم کی حفاظت کرتے - اونہین کو راهب کہتے تهے - اون مین بعض سلاطین بهی اهل علم و حکمت

گذرے ھین - لیکن جاھلون کے مغلوب تھے - غرض خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان کے مبعوث ہونے کے قبل سب ملکون مین کیا فارس کیا روم مین جہالت کی تاریکی چھاگئی تھی- ویسا ھی برخلاف اوسکے جب وہ حضرت مبعوث ھوئے- سارا جہان علم کے نور سے روشن ھوگیا یھود کے حبرون نے - راھبون نے - بعض عیسائی پادشاھون نے - صابیون نے بعض فارسیون نے - بت پرستون نے - بطیب خاطر حضرت کے دین کو قبول فرمایا - علوم سیکھے - جو کوئی ایک دفعہ بھی حضرت کی خدمت مین مشرف ھوا اپنے حوصلہ سے بڑھکے علم حاصل کیا - اور آن حضرت علوم اولین و آخرین کو - ھمارے پہلے امام کو سونپ کے دنیا سے تشریف لے گئے - پہلے امام سے بھی بہت علم ظاھر ھوئے - ھر کسی کی مشکلون کو حل فرماتے تھے - اون سے بھی بہت احبار و رھبان - وغیرہ نے علم پایا - اور مسلمان ھوئے - اونکے دشمنون نے جب اونکو شہید کیا - تب تو امراء جہل و جور کا ایسا تسلط مسلمانون پر ھوا کہ بنی اسرائیل و رومیون سے بھی بڑہ نکلے - اور حکماء آل محمد کو چن چن کے شہید کئے- پیغمبر آخر الزمان کی ذریت کو بیطرح قتل کیا - دیوارون مین جیتا چنوا چنوا دیا - یہان تک کہ ھمارے بارھوین امام - جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام - لوگونکی نظرون سے چھپ گئے - پھر جب عنایت ازلی ھوگی - وہ دونو بزرگ ظاھر ھونگے - اور عالم کو علم کے نور سے روشن کر دینگے - اون ظالمون نے حکماء آل محمد کی جگہہ جس تس کو پایا - عالم کے نام سے کھڑا کیا - چونکہ اونکے پاس علم نتھا - شکونکے دریا مین ڈوبے - اون ظالمونکی خواھش کے موافق واھی تباھی بکنے لگے - سب چیزون مین اختلاف کرنے لگے -

یہان تک کہ اگر کوئی چاہے - ایک مسئلہ ٹھیک اونکی کتابون سے نکالے ممکن نہین - اور ہر دھنئے جولاھی کو صاحب کشف و کرامت و پیر و مرشد کہکے مشہور کیا - لوگ مارے ڈرکے حکماء حق کے پاس نجاتے تھے - پھر بھی ڈرتے ڈرتے جوگئے - بہت علوم حقہ حاصل کئے - اونہین امراء جور و جہل نے - اون کتابون کو نیست و نابود کردیا - جواب بچ رہین ہین بہت علوم حقہ اوس مین بھرے ہین - بہ سبب موجود نہونے اسباب وخریدارون کے طلبہ اون علمون کی طرف متوجہ نہین ہوتے - چونکہ وہ امراء جہل وجور اپنی تئین پیغمبر آخر الزمان کا خلیفہ کہلواتے تھے - اور نائب کا علم چاہئے مانند منوب کے ہو - لوگ مسایل پوچھتے - تو واھی تباھی جواب دیتے - اور حکماء آل محمد کے دشمن تھے - جب درماندہ ہوتے - تو حدیثین بنواتے اور بناتے - کہ پیغمبرنے فرمایا ھي - لوگ پیغمبر کا نام سنکے چپ ہوجاتے - لیکن جانتے کہ بےاصل ہین - اس واسطے کہ جاہل کا کلام پیغمبرون کےکلام سےکب مشابہ ہی - اور لڑائیان ہوتین - اسی سبب سے یہود وعیسائی - وصابیون - ودھریون سے - مدد چاھی - اور فلسفہ و حکمت کے جویا ہوئے - اور اوسکو مسلمانون مین داخل اور اونکو اوسکا شوق دلایا *

تیسري فصل

پہلے سبکے جسنے فلسفی کتابین دیکھین - اور نقل کروائین - اہل اسلام مین - ابو ہاشم خالد بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان تھا - مرگیا وہ سنہ ٨٥ ھجري مین - اوسکو حکیم آل مروان کہتے تھے - اوسکو کیمیا کی صنعت کا شوق ہوا - تب بلوایا اوسنے ایک جماعت

فیلسوفون کو - اور حکم کیا اونکو کہ صنعت کیمیاکی کتابونکو یونانی سے عربی مین ترجمہ کرین - اون مترجمون مین - پہلا اصطفان بن باسیل تھا کہ صنعت کمیاکی کتابون کو و طب و غیرہ کتابونکو ترجمہ کیا - اور یہي سب سے پہلے کا ترجمہ هي - اهل اسلام مین - خالد کا اوستاد مریانس راهب تھا - کہتے هین - کہ مریانس راهب نے - ایک مثقال اکسیر سے - ایک مایان و دو سی هزار - یعنے بارہ لاکھہ مثقال سونا بنایا - لوگ کہتے هین - کہ معاویہ اور اوس کا بیٹا یزید بھی سونا بنا تے تھے - اور جاهلون مین مشہور هی کہ همارے پہلے امام سے معاویہ نے سونا بنا نا سیکھا - اور حضرت کی طرف بعض شعر مہمل شہرت دیتے هین - یزید کی طرف بھی ایک قصیدہ - کہ اوس مین بہت سے الفاظ مولدہ هین نسبت کرتے هین - کہ کمیا مین هی - بلکہ کتاب کلیلہ و دمنہ و مقامات حریري کو کہتے هین کہ رموز کیمیا مین هی - خالد کا شاگرد جابر بن حیان صوفي تھا - کہ اوسنے اس علم کو شہرت دي - همارے امامون نے باطل کیا هی صنعت کیمیا کو دلیلون سے - حاصل و خلاصہ بعض دلیلون کا یہہ هی - کہ سب بنی آدم بادشاہ سے لے گدا تک محتاج چاندي سونے کے هین اگر یہہ صنعت ممکن هوتی - اور ظاهر هوتی - اوس سے نظام عالم کا درهم برهم هوتا - کوئی اپنی اولاد کے واسطے ذخیرہ نہ کرتا پادشاہ وگدا سب برابر هوجاتے - خون ریزیونسے بنی آدم تمام هوجاتے - اور چاندی سونے کو جو صانع تعالی و اللہ حق نے - زمین مین ذخیرہ کیا هی عبث هوتا - کوئي چیز بے تخم کے پیدا نہین هوتی - اور هر چیز کے تخم کو صانع تعالی نے پیدا کیا هی - آدمی زاد کو قابل صنعت کے پیدا

کیا - ھی که اوس سے ھر طرح کي چیزین بناوین - گیھون سے چانول نہین بن سکتا - بعض درخت باغی کرنے سے - آدمی کی طبیعت کے موافق اوسکا پھل ھوتا ھی - اور بعض کو که اون مین کچھه مجانست ھو پیوند کرنے سے بین بین اوسکا پھل ھوگا فقط - غرض کیمیا کے فن مین - بعد اوسکے بہت سي کتابین لکھي گئین اور جاھلون نے اوسکا بڑا جال پھیلایا - بھتون کو اوس جال مین پھنسایا - مینے بھتون کو دیکھا ھی - که حروف ھجائیه تک نہین پہچانتے - محض کندۂ ناتراش اس علم کا دعوی - اور لوگون کو فریب دیتے پھرتے ھین *

ابوبکر محمد بن ذکریا رازي مرگیا سنه ۳۱۱ یا سنه ۳۲۰ ھجري مین - بڑے نامی حکیمون اور طبیبون مین تھا - چھوٹي بڑي ایک سو باره کتابین اوس سے ھین - منجمله اونکے - کتاب حاوي ھی تیس جلدون مین طب مین - مانند اوسکے کتاب جامع و کتاب اقطاب ھی اور باره کتابین ھین اوس سے فن کیمیا مین - آخر عمر مین وه اندھا ھوگیا تھا - سبب اوسکا یھه تھا که اوسنے - ایک کتاب کیمیا کے فن مین لکھی - واسطے ابي صالح منصور بن نوح بن نصر بن اسمعیل بن احمد بن اسد بن سامان کے - که پادشاه سامانیه کا تھا - بغداد سے لے گیا - اور اوس پادشاه کو نظر دیا - پادشاه بہت خوش ھوا - اوسے ایک ھزار اشرفي انعام کیا - بعد اوسکے فرمایا که جو تونے اس کتاب مین لکھا ھی - اوسے یہان بناو - حکیم مذکور نے عذر کیا - موجود نرھنے اسباب کا - پادشاه نے فرمایا سب اسباب و دوائین جو درکار ھونگین - مین مہیاکر دونگا - اوس حکیم کا عجز عمل مین پادشاه پر ظاھر ھوگیا تب پادشاه فرمایا که کیا بري بات ھی - که حکیم ھوکے حکمت کی

کتاب میں لوگوں کو فریب دینے کے لئے جھوٹھہ لکھے - اور فرمایا ھمنے بدلا دیا تیری زحمت کا - کہ بغداد سے یہاں تک آیا - لیکن تجھکو سزا لینی ھوگی - اس جھوٹھہ کے واسطے - پس ایک تازیانہ اوسکے سرپر مارا - اسکا صدمہ - اوسکی آنکھونکو پہنچا - بعد اوسکے اوسے بغداد میں پہنچوا دیا - اوس صدمہ سے انکھوں میں پانی اوترا - اور قدح نہیں کروایا - اندھا ھوگیا فقط - مینے طول دیا - اسواسطے - کہ اسکے واسطے - ایک عالم گمراہ ھو رہا ھی یہانتک نوبت پہنچی - کہ مین نے دیکھا ھی - بعض کندۂ ناتراش آئے جاھلوں کے محلے مین اوترے - اون سے کہا - نقد و زیور جو ھو لاؤ - ھم دونا کردینگے - رنڈیوں نے سب گہنے اوتار دیئے - وہ لے کے کافور ھوگئے - بعد خالد کے - بنی امیہ کو ترجمہ کروانے کا شوق نہوا - بعد اونکے دور ھوا بنی عباس کا - اون کے عہد میں - بہت چرچا یونان کے علم و کتابوں کا ھوا - اور بہت کتابین ترجمہ کے نام سے مشہور ھوین - سنہ ۱۳۲ سے لیکے سنہ ۶۵۶ ھجری تک خلافت خلفاء بنی عباس کی رھی - پان سو چوبیس برس کے عرصہ مین سینتیس آدمیوں نے خلافت کی - سبکا آخر مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن مستنصر باللہ تھا - کہ ھلاکو خان نے اوسے مروا ڈالا - سبکے پہلے ابوالعباس عبد اللہ سفاح - کہ پہلا خلیفہ تھا خلفاء بني عباس سے - اور چھوٹا بھائی تھا خلیفہ منصور دوانیقی کا - خلافت کي اوسنے سنہ ۱۳۲ ھجري سے لیکے سنہ ۱۳۶ ھجري تک بعد اوسکے اوسکا بڑا بھائیي - ابو جعفر عبد اللہ منصور دوانیقي خلیفہ ھوا - اوسنے خلافت کی سنہ ۱۳۲ سے لیکے سنہ ۱۵۸ ھجري تک ان دونو کے عہد مین

بہت سي کتابين ترجمه هوين اور ترجمه کے نام سے مشہور هوين -
بعد اوسکے ابو عبد الله محمد مهدي بن منصور خليفه هوا - خلافت
اوسکي سنه ۱۵۸ سے ليکے سنه ۱۶۹ هجري تک تهي - اوسنے حکم کيا
جدل کے فن مين کتابون کے لکهنے کا - بعد اوسکے هادي خليفه هوا تخمينا
ايک برس رها - بعد اوسکے ابو جعفر هارون الرشيد خليفه هوا - خلافت
کی اوسنے سنه ۱۷۰ سے ليکے سنه ۱۹۳ هجری تک - اوسکے عهد مين
بهی بہت ترجمه هوئے - بعد اوسکے اوسکا بيٹا - امين خليفه هوا -
اوسنے اپنی اوقات لهوولعب مين کاٹی - بعد اوسکے ابو العباس عبد الله
مامون الرشيد خليفه هوا - اوسنے خلافت کی سنه ۱۹۸ سے ليکے سنه ۲۱۸
هجری تک - اوسکے وقت مين بہت ترجمه هوئے - کهتے هين منصور
دوانقی نے روم کے پادشاه سے کتابين طلب کين - روم کے پادشاه نے کتاب
اقليدس اور بعض کتابين طبيعيات کي بهيج دين - بعد اسکے مامون
نے آدمي بهيجے روم کے پادشاه کے پاس - اور کتابين قديمی مانگين -
پهلے روم کے پادشاه نے انکار کيا - بعد اوسکے صلاح ٹهری که بهيج دينا
چاهئے - که اس سے مسلمانون کے دين مين خلل پڑے - اور کهتے
هين مامون کو بہت کتابين جزيرۂ قبرس سے ملين - مامون کے بعد
خلافت کي معتصم بالله ابو اسحق محمد بن الرشيد سنه ۲۱۸ سے
ليکے سنه ۲۲۷ هجری تک - بعد اوسکے اوسکے بيٹے واثق بالله هارون
ابو جعفر يا ابو القاسم نے خلافت کي سنه ۲۲۷ سے ليکے سنه ۲۳۲ هجري
تک - بعد اوسکے اوسکے بهائي متوکل على الله جعفر ابو الفضل نے
خلافت کي سنه ۲۳۲ سے ليکے سنه ۲۴۷ هجري تک - بعد اوسکے اوسکے
بيٹے منتصر بالله محمد ابو جعفر نے خلافت کی سنه ۲۴۷ هجري

کے اوایل تک کل چھہ مہینے خلافت کی - بعد اوسکے مستعین باللہ ابو العباس احمد بن معتصم نے خلافت کي سنہ ۲۴۸ سے لیکے سنہ ۲۵۲ هجري تک - بعد اوسکے معتز باللہ ابوعبد اللہ محمد یازبیر بن متوکل نے خلافت کي "سنہ ۲۵۲ سے لیکے سنہ ۲۵۵ هجري تک بعد اوسکے مہتدي باللہ محمد ابو اسحق یا ابو عبد اللہ بن واثق نے خلافت کي سنہ ۲۵۵ سے لیکے سنہ ۲۵۶ هجری تک - بعد اوسکے معتمد علی اللہ احمد ابو العباس یا ابو جعفر بن متوکل نے خلافت کي سنہ ۲۵۶ سے لیکے سنہ ۲۷۹ هجری تک - بعد اوسکے معتضد باللہ احمد ابو العباس بن ولي عہد موفق طلحہ بن متوکل نے خلافت کي سنہ ۲۷۹ سے لیکے سنہ ۲۸۹ هجري تک - بعد اوسکے مکتفي باللہ ابو محمد علی بن معتضد نے خلافت کي سنہ ۲۸۹ سے لیکے سنہ ۲۹۵ هجري تک - بعد اوسکے مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد نے خلافت کي سنہ ۲۹۵ سے لیکے سنہ ۳۲۰ هجري تک - بعد اوسکے قاهر باللہ ابو منصور محمد بن معتضد نے خلافت کي سنہ ۳۲۰ سے لیکے سنہ ۳۲۲ هجري تک - بعد اوسکے راضی باللہ ابو العباس محمد بن مقتدر نے خلافت کي سنہ ۳۲۹ هجري تک - بعد اوسکے مقتفي باللہ ابو اسحاق ابراهیم بن مقتدر نے خلافت کي سنہ ۳۳۳ هجری تک - بعد اوسکے مستکفي باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفي نے خلافت کي سنہ ۳۳۴ هجري تک بعد اوسکے مطیع للہ ابو القاسم فضل بن مقتدر نے خلافت کي سنہ ۳۶۳ هجري تک - بعد اوسکے طایع للہ ابوبکر عبد الکریم بن مطیع نے خلافت کي سنہ ۳۸۱ هجري تک - بعد اوسکے قادر باللہ ابو العباس احمد بن اسحق بن مقتدر نے خلافت کي سنہ ۴۲۲

هجری تک - بعد اوسکے قایم بامرالله ابو جعفر عبدالله بن قادر نے خلافت کي سنه ۴۶۷ هجری تک - بعد اوسکے مقتدی بامرالله ابو القاسم عبد الله بن محمد بن قایم نے خلافت کي سنه ۴۸۷ هجری تک - بعد اوسکے مستظهر بالله ابو العباس احمد بن مقتدي نے خلافت کی سنه ۵۱۲ هجری تک - بعد اوسکے اور بهي خلفا هوئے جو کوئی چاهے اونکا احوال تاریخون مین دیکهه لے یہان اتناهي کافی هی *

چوتھی فصل

کتابین جو لکهی گئین حکمت طبیعی و الهي و ریاضی مین - سب یونانی و لاطینی و سریانی مین تهین - فارسی لوگ بهی کچهه کتابین یونانی و غیره سے مترجم رکهتے تهے - سب کتابین عربی مین ترجمه نهین هوین مگر شاذ و نادر - اور جو ترجمه هوین اپنے اصلي معنے پر نهین هین - جیسا که ایک زبانسے دوسری زبان مین ترجمه کرنے سے کم و زیاده و خلاف هوتا هی هی - صاحب کتاب کشف الظنون کهتا هی - جب مین ترجمه کرتا تها کتاب اطلس کو لاطینی سے ترکی مین مینے ایسا هی پایا - اور مینے نهین دیکها کتاب شفاسے بڑهکے اور وه بهت کم هی به نسبت اوسکے جو فرنگستان مین هی - مین کهتا هون یهه هوسکتا هی که سب کتابین ترجمه نهوئي هون - مگر الهي و طبیعی و ریاضي کی اکثر کتابین ترجمه کے نام سے مشهور هوئي هین اور یهه که کتابین عراق عرب و شامات مین تهین غلط هی - روم سے اور جگهونسے کتابونکا منگوانا اور تلاش کرنا کچهه منافی نهین هی - هملوگ بهی دور دور سے منگواتے هین واسطے زیادتي بصیرت کے - اور یهه که امرانے ترجمه کروایا یهه بهی غلط هی - اسواسطے که اکثر مترجم اوسي

ملک کے رهنے والے تھے - اور سریانی و یونانی و لاطینی و عربی زبانمین کتابین رکھتے تھے - ایک دوسري زبان سے ترجمه کئی هوئي - اسواسطے که یهه سب کتابین علمي هین - محض زبان جاننے سے ترجمه علمي کتابونکا نهین هوسکتا - دونو زبانونکي علمی اصطلاحات سے بخوبي واقف هونا چاهئے و اگر نهین برسون اصطلاحات کے بنانےمین کتیگي - مترجمون نے جب دیکھا که امرا خواهش رکھتے هین - اونکے نام سے اون کتابونکو مشهور کیا - ایک ایک آدمي نے سو سو اور سو سے بهي زیاده کتابین لکھین هین - علمی کتابونکا ترجمه اتنا نهین هوسکتا - الف لیلة و لیله جو کهاني مین هی - ابتک اوسکا ترجمه پورا نهین هوا - بلکه یهه بهی دریافت نکرسکے که وه کتاب کب لکھی گئي لب التواریخ مین هي که هارون الرشید کے وقت مین لکھي گئي - اس مورخ نے کتني بڑی غلطي کي هی اور حال یهه هی که اوس کتابمین بهت سے قصے متاخر زمانے کے هین *

اقلیدس کے لفظ کو بعضون نے لکھا هی - که یوناني هي یونانی مین اقلي کاید کو کهتے هین - اور اوس علم کو زمخشري نے لکھا هی اقلید معرب کلید هی - مین کهتا هون یهه سب اشتباه پیدا هوا هی دوسبب سے - ایک یهه که لوگون کے دلون مین یهه بات سمائي هوئي هي - که هندسه یونان سے نکلا - دوسرا یهه که ایک زبان دوسري زبان سے نکالي هوئی هی - وه لوگ غافل هوئے ماخذ علم سے - اور زبانونکی اصل و حقیقت سے - قاموس مین هی - اقلید و مقلد و مقلید و مقلاد کلید کے معني مین هی - اور مقالد و مقالید اونکي جمع هی * قرآن مجید کے جزء ۲۴ رکوع ۳ اور جزء ۲۵ رکوع ۳ مین

هی - واسطے الله کے هی - مقالید آسمانونکي اور زمین کی - اور یهه صاف مطلق کلید پر دلالت نهین کرتا بلکه کلید خاص وکلید معنوی پر دلالت کرتا هي - اور بهي کلید کے معني مین قرآن مجید کے جزء ۷ رکوع ۱۳ مین - اور جزء ۱۸ رکوع ۱۴ مین اور جزء ۲۰ رکوع ۱۱ مین هی مفاتح کا لفظ جمع مفتاح کی معنی مین کلید کے - اور مقالید کے لفظ کو جمع فرمایا که دلالت کرے هندسه کے اصول و فروع سب پر جو هم جانتے هین اور جو نهین جانتے - اس صورت مین سین کا حرف اقلیدس کے لفظ مین - مطابق قاعده یوناني زبان کے علامت هي علم کی - اور اقلیدس نام بهی هی - جیسا دسوین مقدمه مین گذرا - اور اوس کتاب کا نام جو اصول هندسه مین هي هی - واقع مین اقلید اوسي اصول هندسه کا نام هی - اور نسبت اوسکی اقلیدس صوري کیطرف نقط بسبب ظاهر کرنے اوسکے هی اوس کتاب کو - و اگر نهین کیا امکان هی که ایک شخص اپنے ذهن سے اتنی شکلین نکالے - گتفگو ایك شکل کے نکالنے مین هی - تاچه رسد که کتاب کي کتاب ایک شخص کی نکالی هو یهه سب جانے دو کلکته شهر مین بڑے بڑے مهندس هین یے کتاب دیکهے سینتالیسوین شکل پهلے مقاله کی - جسے شکل عروس بهی کهتے هین - اوسکے اختلاف وقوع کو ثابت کرین که کتنا اختلاف وقوع هی اور اقلیدس صوری کیطرف اور کتابین بهی منسوب هین *

هندسه کو لکها هی که معرب هی اندازه یا آب اندازکا - حال یهه هی که عربی مین هندس شیر دلاور کو کهتے هین - اور مرد رن مبن جو که مجرب و جید النظر هی - و هندوس الامر اوس شخص کو کهتے

هین - جو عالم هی یعنے دانا هی کام کا - تو کیون هندسه مصدر یا اسم نهو - اور مهندس اوسکا فاعل - اگرچه استعمال مهندس کا کاریز نکالنے والے پر آتا هي - اور یهه ایک کام هی هندسه دانکا *

پانچوین فصل

اقلیدس کی کتاب کو اصول وارکان هندسه کهتے هین - اور اوسکی فروعات بهت هی اور اوسکی فروعات دوقسم هی - ایک وه جو طبیعي و غیره کے ساتهه مخلوط نهین - جیسے اُکَر و غیره - دوسری وه جو طبیعي و غیره کے ساتهه مخلوط هی - جیسے فن تالیف که جب اوسکو آواز مین استعمال کرین دوسری قسم کی فروعات سے هوگا - اوسے فن موسیقی کهینگے - اور جب اوسکو اشعار مین استعمال کرین - فن عروض کهلائیگا جب اسکو الفاظ مین استعمال کرین فن بدیع هوگا - محسنات مین الفاظ کے - اور فن بدیع کي ایک قسم لغات عربیه مه حرفی هوگي اور اوس هندسه‌کو جب هیئت زمین و آسمان مین استعمال کرین فن هیئت و فن نجوم کهلائیگا - اور یهه فن هیئت دوقسم کا هی هیئت غیر تام که اوسمین دلیلین هندسي مذکور نهین - اور هیئت تام که اسمین دلیلین هندسي مذکور هین - اوسي هیئت تام مین کتاب مجسطي هی - اور مابین اصول هندسه اور کتاب مجسطي کے جو فروعات هندسه واقع هی سبکو متوسطات کهتے هین - یعنے سمجهنا مجسطي کا موقوف هی اصول اور اوس فروعات هندسه پر - جیسے اکر - که اوسمین کرۂ ساکن و کرۂ متحرک سے گفتگو هی - اور فن تسطیح خواه تسطیح کره هو یا دوسرے مجسم کي - اور فن اسطوانه اور فن مخروطات اور فن مساحت اور مرا یا مناظر - اور مرایاء محرقه جس سے انعکاس و

انعطاف و انکسار شعاع کا معلوم هوتا هی - اور فن جراثقال و غیرہ هی - اور جتني کتابین - اصولا و فروعا لکهي گئین تهین بے ضابطه تهین اور کچهه جاتي رهین تهین - خواجه نصیر الدین محمد بن محمد طوسي نے - که وفات پائي سنه ۶۷۲ هجري مین - اونهون نے بڑي تلاش و کوشش سے - اون سبکو ربط دیکے - نئے سرسے بنایا - اونهون نے اپني اس قسم کي کتابونکا نام سبکا تحریر رکها *

[۱] تحریر اقلیدس جامع هی حجاج بن یوسف بن مطر و ثابت بن قرّه کي کتابون کی اور دو مقاله ملحقات کي * [۲] تحریر مجسطي * [۳] تحریر کتاب معطیات اقلیدس کي * [۴] تحریر اکر ثاوذوسیوس [۵] تحریر اکر مانا لاؤس * [۶] تحریر کتاب کرہ متحرکه اوطولوقس کي * [۷] تحریر مناظر اقلیدس * [۸] تحریر ظاهرات فلک اقلیدس * [۹] تحریر کتاب لیل و نهار ثاوذوسیوس کی * [۱۰] تحریر کتاب طلوع و غروب اوطولوقس کي * [۱۱] تحریر مطالع ابسقلاوس * [۱۲] تحریر جرمي الذیّر ارسطرخس * [۱۳] تحریر ماخوذات ارشمیدس * [۱۴] تحریر مفروضات ثابت * [۱۵] تحریر معرفت مساحت اشکال [۱۶] تحریر کتاب کرہ و اسطوانه ارشمیدس کي * [۱۷] تحریر کتاب المساکن ثاوذوسیوس کي *

اور مجهے یاد پڑتا هی که تحریر کتاب جر اثقال ارشمیدس بهي اونسے هی - اب اسي خواجه کی تحریرات سے درس و تدریس هوتا هی - اور بهي بهت سي کتابین خواجه مذکور سے هین - ازآنجمله سوله مسئله هیئت کے فن مین مشکلات فن سے تهے - بعض اون مسائل

کو محالات ـ بعض مستحیلات سے جانتے تھے - خواجہ نے اون سب مسائل کو حل کیا هی - اور اسي هندسہ سے فن منطق نکلا جسکو ارسطا طالیس حکیم نے تدوین کیا - اور علم الهي کي جگهہ مسلمانون مین علم کلام قایم هوا - اور فیلسوفون نے جن مسائل پر اپنے فلسفي کو مبتني کیا تها - اوسکو قرآن مجید اور حدیثون نے باطل کیا - جیساکہ اونکے اصول مین تها - کہ فاعل واحد سے صادر نهین هوتا مگر فعل واحد - اور معلول اپني علت تامہ سے منفک نهین هوتا - اور چونکہ باري تعالی شانہ علت تامہ عالم کا هی - پس عالم قدیم هی - یا فنا عارض هوتي هی صورت پر - اور هیولی کو فنا نهین - اور مانند اسکے بهت هین - یہہ سب بے بنیاد تهہرے - اور تشبیہ و تعطیل سے باري تعالی شانہ کو منزہ جانا - اور حکمت کا مذهب اس طرح پر تقسیم پایا - کہ اوسکي دلیل ذوق و شهود و عیان هی - یا دلیل ظاهري جو متداول هی - پهر اوسکو دو قسم کیا کہ وہ صاحب مذهب کسي صاحب ناموس کا پیرو هي یا نهین - اگر پیرو نهین اور دلیل اوسکي ذوق و شهود و عیان هی - وہ مذهب اشراقي هی - اگر پیرو هی صوفي هی - اگر دلیل اوسکي ظاهري غیر ذوق و شهود کے هی - مشائی هی - اگر کسي صاحب ناموس کا پیرو نهین - اگر پیرو هی متکلم هی - اور بعض صوفیون مین سے قائل هوئے هین وحدت وجود کے یعنے سب هستي خواہ جسم و جسماني هو خواہ معنوي هو ایک هی - اور دوئي نهین هی - اس صورت مین - لفظ الله مانند اور لفظون کے هی - تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا - اور صوفیون مین بڑے عالم گذرے هین *

چھٹی فصل

نام اون لوگونکے - جنھون نے یونانی ولاطینی و سریانی وغیرہ زبان سے عربی مین ہرقسم حکمت کی کتابونکو ظاہر کیا یا لکھا اور وہ ترجمہ کے نام سے مشہور ہوین - یا اوسکی شرح کی - یا جو غلطیان اور خطائین اوسمین تھین نکالین - یاخود اپنے نام سے اوسی اسلوب پر کتابین لکھین - اور رصد باندھی - اور ہر قسم کے آلات رصدیہ بنائے اور استعمال مین لائے یا کوئی فن ایجاد کئے - جاننا چاہئے جب ایک کتاب دو زبان مین ہو تو کہنا اسکا - کہ فلانی زبان مین اصل - و فلانی زبان مین ترجمہ ہی بلاسند بہت مشکل ہی - اسمین کچھہ شک نہین کہ طوفان کے زمانے تک سریانی ہی جاری تھی - اور بعد طوفان کے بھی بہت دنون تک جاری رہی - اور کلدانیون نے اوسی زبان مین علوم کو لکھا - بعد اوسکے عربی مین منتقل ہوا - غرض اس فصل سے دوبات معلوم ہوگی - ایک یہہ کہ سب اوسوقت کے لکھنے والے عراق عرب یا شامات وغیرہ ملک عربستان کے رہنے والے تھے - اور یہہ سب ملک جزیرہ نماے عربستانکا ہی - اور بعض لکھنے والے ایرانی تھے - غیر ملکونکا رہنے والا کوئی نتھا - اور وہ سب علوم عربیہ سے خوب واقف تھے - دوسرے یہہ - کہ بعض اونمین سے صابی - بعض یہودی بعض عیسائی - بعض مسلمان تھے *

[۱] اصطفان بن باسیل عیسائی مترجم تھا خالد بن یزید کا - شاید اوسکا باپ بھی مترجم تھا - روم مین بھی گیا تھا - وہ سب سے پہلے کا مترجم ہی * [۲] ابو عبد الرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراهیدی یافرهودی ازدی یحمدی عروضی - جاننا تھا

هرلغت کو اور ماهر تها فن موسیقی مین - کہتے هین چلاجاتا تها ایک مسگرکو دیکها - که طاس پر هتهوڑي مار رها هی- اوس آواز سے اوسنے علم عروض کو نکالا - مین کہتا هون - که اوس آواز سے اوسکا خیال گیا هوگا بطرف ایجاد علم عروض کے - اسواسطے که وه اوستاد تها فن موسیقی مین - اور عروض اوسي موسیقی کے فروع مین هی- اورمتتبع تها اشعار عرب کا اوسکے بہت شاگرد هین - اونمین نصر بن شمیل هي اور سیبویه نے علوم ادبیه کو اوس سے اخذ کیا - حنین بن اسحاق عبادي نے بهی علوم عربیه کو اوسي سے حاصل کیا - اور بہت مدت تلک خلیل کی خدمت مین رها فراهید جمع هی فراهود کي - نام هی ایک بطن کا قبیله ازد سے - اور فرهود لغت مین ازد کے شیر بچه کو کہتے هین - یا بمعنی چهوٹي بکري اور یحمد بهی نام هی ایک بطن کا قبیله ازد سے - خلیل مرگیا سنه ۱۳۵ یا سنه ۱۶۰ یا سنه ۱۷۰ یا سنه ۱۷۵ هجري مین* [۳] جابر بن حیان صوفی کوفي شاگرد تها خالد بن یزید کا* [۴] عبدالله بن مقفّع - مجوسی تها اسلام لایا سفّاح و منصور کے چچا عیسی بن علی کے هاتهه پر - لیکن واقع مین دهري مذهب تها اوسنے هندی سے فارسي سے سریانی سے یوناني سے ترجمه کیا - اوس سے بہت کتابین هین - قتل کیا گیا سنه ۱۴۲ یا سنه ۱۴۳ یا سنه ۱۴۵ هجری مین* [۵] محمد بن ابراهیم فزاری - خلیفه منصور دوانیقی کے حکم سے ترجمه کیا حساب معروف بسند هند کو - اور بنائی اوس سے ایک بڑی کتاب منجم اوس کتاب کو سند هند کبیر کہتے هین* [۶] ماشاء الله منجم یہودی - تها زمانے مین منصور دوانیقی کے* [۷] ابوسهل فضل بن نوبخت

فارسی اصل - متولي تها هارون الرشید کے کتبخانہ حکمت کا ترجمہ کرتا تها حکمت کی کتابونکو جو فارسی میں تهین * [۸] حسن بن خطیب ترجمہ کیا کتابین لکھین یحیی بن خالد برمکي کے واسطے - جو وزیر تها هارون الرشید کا * [۹] ابن ناعمہ عبدالمسیح حمّصی * [۱۰] سلام الابرش - یہہ دونو تهے زمانے مین برامکہ کے * [۱۱] ابو حیّان [۱۲] سلما دونو عیسائی تهے - زمانے مین هارون الرشید کے * [۱۳] حجاج بن یوسف بن مطر - ترجمہ کیا اقلیدس کي کتابکو هارون الرشید کے واسطے - اوسکو ترجمہ هارونی کہتے هین - اور دوسرا ترجمہ مامونکے واسطے کیا - اب اعتماد اسی ترجمہ مامونی پرهي - نظیف مطبّب کہتا هی کہ دیکھا مینے دسوین مقالہ کو رومي زبان مین - اوسمین چالیس شکلین زیادہ تهین - یعنے حجاج کے ترجمہ مین ایک سو نو شکلین هین اور رومي مین ایک سو آنچاس - اور نظیف نے قصد کیا - کہ اوسکو عربی مین ترجمہ کرے * [۱۴] ابو اسحاق ابراهیم بن ماهان ارجانی ندیم موصلي - فن موسیقي مین مشهور هی بہت خوش آواز تها * [۱۵] منصور زلزل بجانے کا استاد تها جب ابو اسحاق گاتا - اور منصور زلزل بجاتا سنے والے بےاختیار هوجاتے - ابو اسحاق مرگیا سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۲۱۳ هجري مین * [۱۶] سند بن علی یهودي مسلمان هوا مامون کے هاتهہ پر * [۱۷] عباس بن سعید جوهري * [۱۸] یحیی بن ابي منصور منجم * [۱۹] خالد بن عبدالملک مروروذی - ان چارون نے مامون کے واسطے رصد باندهی - شماسیہ بغداد مین - اور دمشق مین قاسیون پہاڑ پر - مامون کے مرنے سے وہ رصد ناتمام رهی - اور یہہ پہلی رصد هي اهل اسلام مین * [۲۰]

محمد بن خالد بن عبد الملک مرورودی * [۲۱] عمر بن محمد بن خالد بن عبد الملک مرورودي يهه دونو بهي مانند اپنے باپ اور دادا کے بڑے حکیم و منجم تھے * [۲۲] احمد بن محمد بن کثیر فرغانی * [۲۳] محمد بن جُهم * [۲۴] سهل بن بشر بن حبیب بن هانی اسرائیلی منجم - یهه تینون مامون کے زمانے مین تھے * [۲۵] ابو یحیی بطریق * [۲۶] یحیی بن بطریق - ابو یحیی تها زمانے مین خلیفه منصور کے یا مامون کے * [۲۷] ابو یوسف یعقوب بن اسحاق بن صباح کندی - ابناء ملوک کنده سے تها حکمت فارسي و یوناني و هندی مین یکتا تها - ترجمه کرتا تها مامون کے واسطے - مرگیا سنه ۲۲۲ هجري مین * [۲۸] قُسطا بن لوقا عیسائی بعلبکی شامی - معاصر تها - یعقوب بن اسحاق کندي کا - مرگیا ارمینیه مین * [۲۹] یوحنا بن ماسویه عیسائي استاد تها حنین بن اسحاق عبادی کا * [۳۰] عیسی بن ماسویه یا بن ماسه - اوس سے کتاب من لا یحضره الطبیب هی - یا محمد بن ذکریا طبیب رازی سے هی - جیسا که کتاب من لا یحضره الفقیه مین مذکور هی یا دو کتاب ایک نام کی هو * [۳۱] حنین بن بهریق * [۳۲] هلال بن ابی هلال حمصي * [۳۳] ابن آدمي * [۳۴] ابو نوح بن صلت * [۳۵] ابن رابطه [۳۶] عیسی بن لوح یهه چهؤون تھے زمانے مین مامون کے - [۳۷] ابو زید حنین بن اسحاق عیسائي عبادي طبیب - شاگرد تها یوحنا بن ماسویه کا اور عربیت مین خلیل بن احمد عروضی کا - خلیفه متوکل نے اوسکو چاها آزماوے اس بدگمانی سے - که شاید روم

کے پادشاہ سے ملا ہو مجھے ہلاک نکرے تب کہا حنین سے کہ ایسی ایک دوا بناو کہ میں جس دشمن کو چاہوں آسانی سے ہلاک کروں اور یہہ بات کسی پر ظاہر نہو - اور فرمان پچاس ہزار اشرفی کی جایداد کا لکھہ کے تیار رکھا - حنین نے عرض کی کہ میں سواے نافع دواؤنکے مضر دواؤنکو نہیں جانتا - تب حنین کو قید کیا اور ہر گھڑی اوسکے احوال سے خبر رکھتا تھا - اور حنین قید خانہ میں بیٹھا کتابیں تالیف کرتا تھا بعد ایک برس کے قید خانے سے بلایا - اور جلاد کو حاضر کیا - اور جاگیر کے فرمان اور خلعتیں بھي حاضر کیں - اور فرمایا کہ اگر میري مرضي کے موافق دواء مہلک نبناویگا تجھے قتل کرونگا - اگر بنائے گا یہہ سب مال تجھے دونگا - حنین نے عرض کي کہ میںنے پہلے معروض کیا - کہ سواے نافع دواؤن کے مضر دواؤن کو نہیں جانتا - اگر خلیفہ فرماوے جاون فرنگستان سے سیکھہ کے آون - تب خلیفہ نے تبسم کیا - اور فرمایا کہ تو خاطر جمع رہ - میں تیرا امتحان کرتا تھا - مین پادشاہون کے مکر سے ایمن نہیں - تب حنین نے زمین کو بوسہ دیا اور شکر کیا - خلیفہ نے پوچھا کہ کیون تونے انکار کیا - حنین نے عرض کی - دین و صناعت کے سبب - دین میں ہی - کہ ہم اپنے دشمن کے ساتھہ نیکي کرین - تو کیون نیکي نکرینگے دوستون کے ساتھہ - اور صناعت ہمکو منع کرتي ہی - کہ ابناء جنس کو ضرر نہ پہنچاوین اسواسطے کہ وہ صنعت واسطے نفع کے ہی - اور طبیبون کی گردن پر - قسم کے ساتھہ عہد موکد ہی - کہ کسی کو دواء مضر ندیوین - عبادي بکسر عین مہملہ وباء موحدہ تحتاني منسوب ہی - عباد حیرہ کیطرف - اور اہل حیرہ کو عباد کہتے تھے - وہ سب عیسائی تھے متفرق

قبیلوں سے کہ حیرہ میں آکے بسے - اور لوگوں سے منفرد رہتے تھے -
اور حیرہ بکسر حاء مہملہ و سکون یاء مثناۃ تحتانی - شہر تھا قریب
کوفہ کے - جب کوفہ آباد ہوا تب وہ شہر اوجاڑ ہوگیا * [٣٨]
ابویعقوب اسحاق بن حنین بن اسحاق عبادي - وہ بھي مانند اپنے
باپ کے بڑا حکیم و مترجم تھا - مرگیا سنہ ٢٩٨ یا سنہ ٢٩٩ ھجري
میں * [٣٩] حبیش اعسم بن عبد اللہ بغدادي - شاگرد تھا
حنین بن اسحاق عبادي کا * [٤٠] ابو جعفر بن احمد بن عبد
اللہ بن حبیش اعسم - یہہ بھي مانند اپنے پر دادا حبیش کے بڑا حکیم
تھا * [٤١] محمد بن عبد اللہ بن عمر باز یار - شاگرد تھا حبیش
اعسم کا * [٤٢] ابو جعفر یا ابو عبد اللہ محمد * [٤٣]
احمد * [٤٤] حسن یہہ تینوں بیٹے تھے - موسی بن شاکر
کے - موسی ابتدا میں راھزني کرتا تھا - محمد سب سے بڑا تھا -
اوسکي آمدني برس میں چار لاکھہ اشرفی تھی - اور احمد کی ستر
ھزار اشرفی - محمد کا علم دونوں بھائیوں سے زیادہ تھا - اور تینوں بھائیوں
کي کتابیں حیل بني موسی کرکے مشہور ھیں - اور تینوں نے مامون
کے حکم سے صحراء سنجار - و صحراء کوفہ میں - قطب شمالی کا ارتفاع
لیکے بتلایا - کہ زمین کا دایرہ کتنا بڑا ھی - اور مامون نے ان تینوں کو
بھیجا روم میں کتابوں کي تلاش میں - اور تینوں نے خود بھی کتابوں
کے لئے بہت مال خرچ کیا - اور لوگوں کو بھیجا - اور ترجمہ کروایا -
اور خود بھي ترجمہ کرتے تھے - حسن سواے ھندسہ کے اور علموں سے
کم ماھر تھا - کل چھہ مقالہ اقلیدس کا پڑھا تھا - مگر بڑا ذھین تھا
اوسنے اور اوسکے بھائي احمد نے - زاویہ کی تثلیث کي ھی - محمد مرگیا

سنه ٢٥٩ هجري مين* [٤٥] احمد بن محمد بن مروان سرخسي- شاگرد تها يعقوب بن اسحاق کندي کا اوس سے صابيون کے مذهب کي تعريف مين ايک کتاب هي- اوسکو معتضد نے قتل کيا سنه ٢٨٦ هجري مين* [٤٦] فضل بن حاتم- نيريزي تها زمانے مين معتضد کے* [٤٧] ابو معشر جعفر بن محمد بن عمر بلخي - مرگيا سنه ٢٧٢ هجري مين* [٤٨] عبد الله بن مسرور عيسائي - غلام تها ابو معشر کا - اور ابو معشر سے علم حاصل کيا * [٤٩] ابوالحسن ثابت بن قرة بن مروان بن کرايا بن ابراهيم بن ماريذوس بن سلاما قوس صابي حرّاني اوسکي عزت معتضد خليفه کے پاس بهت بڑي تهي- بيٹهتا تها خليفه کے حضور- مرگيا سنه ٢٨٨ هجري مين* [٥٠] سنان بن ثابت بن قرة حرّاني پهلے مذهب اوسکا صابي تها - خليفه قاهر کي تهديد سے مسلمان هوا- اور مقتدر خليفه کے پاس بڑي عزت رکهتا تها - طبيبونکا رئيس و ممتحن تها - بغداد مين آٹهه سو ساٹهه طبيب تهے سوائے اون طبيبون کے جو مشهور و مقدم تهے اور سوائے اون طبيبون کے جو خليفه و امرا کي خدمت مين تهے- نقل هي- که ايک طبيب خوش لباس خوش صورت - صاحب هيبت و وقار - امتحان دينے کے واسطے حاضر هوا - سنان نے اوسکي بڑي عزت کي - اور کها مين چاهتا هون که آپ سے طب مين کچهه سنون اور ياد کرون - اوسنے ايک پڑيا کہ اوس مين کچهه اشرفيان تهين- سنان کے سامهنے رکهه دين - اور کها مين کچهه لکهنے پڑهنے نهين جانتا - اور عيالدار هون - ميري معاش اسي طبابت سے هي- اميد رکهتا هون - که ميري روزي کو موقوف - اور مجهے رسوا نکرے- سنان نے کها - اس شرط سے که کسي بيمار کو فسد و مسهل تجويز

نکرے - اوسنے کہا یہي میرا مذهب هی- سواے سکنجبین و شربت کے مین کچهه نہین دیتا - سنان مسلمان مرگیا سنه ۳۳۱ هجري مین [٥١] ابو برزه فضل بن محمد بن عبد الحمید بن واسع جبلي مرگیا سنه ۲۹۸ هجري مین* [٥۲] ابو داؤد یہودي عراقی منجم - بغداد مین تها قبل سنه ۳۰۰ هجری کے * [٥۳] محمد بن حسین بن حمید معروف بابن ادمی شروع کیا لکہنا - کتاب زیج کبیر کا - مذهب مین سند هند کے- ناتمام چهوڑ کے مرگیا - بعد اوسکے اوسکا شاگرد [٥٤] قاسم بن محمد بن هشام مدایني معروف بعلوي نے اوس کتاب کو تمام کیا - اور اوس کتاب کا نام نظم العقد رکہا- اوس کتاب کو مشہور کیا سنه ۳۰۸ هجری مین* [٥٥] محمد بن جابر بن سنان صابی حرانی معروف به بتّانی - رصد باندهي اوسنے سنه ۲٦۹ سے لے سنه ۳۰٦ هجري تک - مرگیا سنه ۳۱۷ هجري مین - حران بلا لام ایک شہر هی - جزیرہ ابن عمر مین - اور جو زمین مابین فرات و دجله کے واقع هی - اوسے جزیرہ ابن عمر کہتے هین - و بتّان به تشدید یاء مثنات تحتانی - ایک جگهه هی خراسان مین * [٥٦] ابو احمد حسن بن احمد بن یعقوب همدانی یمنی صنعا مین قید خانه مین - مرگیا سنه ۳۳٤ هجری مین* [٥۷] ابو بشر متی بن یونس * [٥٨] ابو حیان جیلان یهه دونون عیسائي تهے - اور اوستاد تهے معلم ثانی ابونصر فارابي کے * [٥۹] ابو نصر محمد بن محمد طرخان بن اوزلغ فارابي ترکی معلم ثاني رهتا تها ترکون کے لباس مین بلا تکلف - وارد هوا امیر سیف الدوله کی مجلس مین - جس وقت که اوس مجلس مین

اژدحام تھا حکما و علما کا - اور وھان کھڑا رھا - سیف الدولہ نے کہا بیٹھو - اوسنے کہا جہان میں ھون یا جہان تو ھي - سیف الدولہ نے کہا جہان میں ھون - تب معلم ثاني سب کو نانگھہ اور سیف الدولہ کو اٹھا کے اوسکي جگھہ میں بیٹھہ گیا - سیف الدولہ نے اپنے نوکرون سے خاص زبان میں - جسکو سواي اوسکے نوکرون کے کوئي نجانتا تھا کہا - کہ اس شیخ نے بڑي بے ادبي کي ھي - میں اوس سے علم میں پوچھونگا اگر اوس کے جواب سے عہدہ برا نہوا میں اوسکو بڑي سزا دونگا - ابو نصر نے اوسي زبان میں جواب دیا - کہ اي امیر صبر کر - کہ امر سب پیچھے ھین - سیف الدولہ نے کہا - تو اس زبان کو جانتا ھی - اوسنے کہا میں ستر زبان سے زیادہ جانتا ھون - بعد اوسکے حکما و علما سے پوچھنا شروع کیا اور سب کی خطائین اور غلطیان پکڑین - یہان تک کہ سب چپ ھوگئے - ابونصر تنہا بیان کرتا تھا - اور وہ سب اوسکے کلام کو لکھتے تھے - بعد اوسکے سیف الدولہ نے سب کو رخصت کیا - اور ابو نصر کے ساتھہ خلوت میں رھا - اور پوچھا کچھہ کھائیگا - کہا نہین - پوچھا کچھہ پیجئیگا - کہا نہین - پوچھا کچھہ گانا بجانا سنئے گا - کہا ھان - سیف الدولہ نے سب گانے بجانے والے استادون کو بلوایا ابو نصر نے فن موسیقي میں سب کے خطاؤن کو گرفت کیا - سیف الدولہ نے کہا - تو اس صنعت کو جانتا ھی - کہا ھان - اور کمر سے ایک تھیلي نکالي - اور اوسکو کھولا - اور نکالا اوس سے کچھہ لکڑیان - اور اون لکڑیون کو ترکیب دی - اور اسکو بجایا - جتنے لوگ مجلس میں تھے سب ھنسنے لگے - بعد اوسکے اون لکڑیون کو دوسري طرح ترکیب دي اور بجایا سب لوگ رونے لگے

پهر اونکو اور طرح سے ترکیب دیکے بجایا - سب لوگ سوگئے - ابو نصر اون کو سوتا چھوڑ کے چلا گیا - کہتے ہیں قانون کہ ایک ساز کا نام ہی ابو نصر کي ایجاد ہي - مرگیا سنہ ۳۳۹ ہجري میں - کوئی اعتراض کرسکتا ہی - کہ مین نے چوتھے مقدمے مین لکہا ہی - کہ سب زبانین تین ہین تو ستر سے زیادہ زبانین کہان سے ہوین - مینے اوسي مقدمہ مین لکھا ہی کہ تین زبانین اصلي ہین - ہرایک کے تحت مین بہت زبانین ہین - جو لوگ زبان کي جغرافیا سے واقف ہین اونپر ظاہر ہي - اور یہہ اعتراض کہ ساز مین یہہ خاصیت کہان کہ ہنساوے - اور رلاوے - اور بیہوش کرے - اونکا اعتراض ہی جو وسعت عالم کو - اپنے چھوٹے فہم کے برابر جانتے ہین اور اوسي چھوٹے کو بڑا سمجھتے ہین - ہنسانا اور رلانا - تو نقال بہي کرسکتے ہین - اور آواز ملایم - جیسے پاني کي - ہوا کي - ملایم سازکی مُنوّم یعنے سلانے والی ہوتي ہي - کئی برس قبل ہوگلي و کلکتہ مین ڈاکٹر اسڈیل صاحب انگریز - سمریز یعني مسمریزم سے بیہوش کرکے بیمار کو چیر پھاڑ کرتے تھے - کہ مطلق بیمار کو خبر نہوتي تہي - اور سمریز اسطرحسے کرتے تھے کہ بیمار کو چت سولاتے تھے - اور خود خم ہوکے - اپنے مونہہ کو اوسکے مونہہ کے سامھنے اس طرح رکھتے - کہ اونکي سانس کي ہوا اوسکو لگے - اور دونون ہاتھون کو بہت کم فاصلے سے - اوسکي چھاتي کی طرف سے کھینچتے اوسکی آنکھون اور سرکي طرف لاتے تھے - اسطور ایکدن یا دو دن یا زاید کرنے سے وہ شخص بیہوش ہو جاتا تھا - اور جسکو خوب اثر کرتا - اوسکو کھڑے کھڑے اگر پاو گھنٹا دیکھتے - وہ شخص گر جاتا - اور یہہ کام بہت طرحسے کرتے - اور اپنے شاگردون اور نوکرون کو بھي سکھلایا

تھا - اور بعض مرقیات بھي ھي کہ سونگھنے سے شخص بیہوش ھو جاتا ھی - اور دوا بھي ھی کہ تمباکو کی طرح حقے مین پینے سے شخص بیہوش ھوجاتا ھی - دوسري نظیر- شیخ نجم الدین کبری بن عمر خیوقي خوارزمي - کہ اوسکو ولي تراش کہتے تھے اسواسطے کہ جب چلہ خانہ سے نکلتا - اوسکی نظر جسپر پڑتی - وہ اوسکا مرید ھو جاتا اور ولی ھوتا - تو کیا گمان ھی ویسے بڑے حکیم پر - کہ سب عامون کو جانتا تھا* [٦٠] حکیم صفی الدین عبد المومن ارموي - رھنے والا تھا - ارومیہ کا جو اضلاع تبریز سے ھی - بڑا استاد و حکیم تھا فن موسیقی مین - کہتےھین کہ اس فن مین معلم ثانی سے بہتر تھا - بہت سي کتابین اوس سے فن موسیقي مین ھین - کئي میري نظر سے بھی گذری ھین - جب ھولاکو خان نے شہر بغداد کے قتل و غارت کا حکم دیا - یہہ حکیم معزز جلیل القدر ھولاکو خان کے سراپردہ کے باھر صبح سے شام تک کھڑا ھوکے بربط بجایا کیا - لیکن کسی نے اسپر نظر نہین ڈالی کہ کیا بجاتا ھی - مگر ھولاکو خان کو جب معلوم ھوا - اسکو اوسکے بربط سے بہتر نواخت کیا - اوسکے واسطے بغداد سے دس ھزار اشرفی سالانہ وظیفہ مقرر کیا - اوس حکیم کے بعد اوسکی اولاد پر جاری تھا - سبحان اللہ مزاجونکا تفاوت کتنا ھوتا ھی - معلم ثانی نے مجلسیون کو بیہوش کردیا - اور اس حکیم کے بربط کو کسی نے سنا بھی نہین کہ کیا بجاتا ھی* [٦١] علی بن احمد عمرانی موصلي- اوس سے ھی شرح کتاب جبر و مقابلہ - جو ابی کامل شجاع بن اسلم حاسب مصری سے ھی - مرگیا سنہ ۳۴۴ ھجری مین [٦٢] ابو نصر محمد بن عبد اللہ کلوانی بغدادی - تھا زمانے مین

عضد الدوله دیلمی کے - اور بعد اوسکے بھی جیتا رہا * [۶۳] ابو القاسم علی بن حسن علوی معروف بابن اعلم - معلم تھا عضد الدوله کا عسیله مین اپنی منزل مین مرگیا سنه ۳۷۵ هجری مین * [۶۴] ابو الحسن عبد الرحمن بن عمر محمد بن سہل صوفی - کتاب صور عبد الرحمن صوفی مشہور هی * [۶۵] ابو القاسم عبید الله بن حسن معروف بغلام زحل * [۶۶] هارون بن علی بن یحیی بن منصور * [۶۷] ابوالقاسم علی بن احمد مجتبی حاسب مہندس انطاکي یهه چارون شخص مرگئے سنه ۳۷۶ هجری مین * [۶۸] ابوالفضل جعفر بن مکتفي بالله خلیفه مرگیا سنه ۳۷۷ هجری مین * [۶۹] ابو سہل بیژن بن رستم کوهی منجم- صاحب رصد شرف الدوله دیلمي مرگیا سنه ۳۷۸ هجری مین* [۷۰] ابوحامد احمد بن محمد صاغانی اصطرلابي- رصد مین بیژن کے ساتھه تھا مرگیا سنه ۳۷۹ هجری مین* [۷۱] ابواسحاق ابراهیم بن هلال بن ابراهیم بن زهرون بن حیون صابي حرانی- شریک تھا بیژن کا - مرگیا سنه ۳۸۴ هجری مین * [۷۲] ابو عبدالله بن بلنسی منجم مرگیا سنه ۳۸۶ هجری مین * [۷۳] ابو الوفا حاسب محمد بن محمد بن یحیی بن اسمعیل بن عباس بوزجاني نیشا پوري اوسکا چچا معروف بابن مغازلی اور اوسکا ماموں ابو عبد الله محمد بن عنبسه اوسکے شاگردون مین سے تھے - مرگیا سنه ۳۸۸ هجري مین * [۷۴] قاضي ابوبکر بن صبر* [۷۵] قاضي ابوالحسن خوزلي* [۷۶] ابوسعد فضل بن بولس عیسائی شیرازی * [۷۷] ابوالحسن محمد سامرایي * [۷۸] ابوالحسن مغربي- بعد بیژن

کے جو مذکور ہوئے - بیرٹن کے ساتھیون مین تھے * [۷۹] موفق الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن محمد بن فاید اربلی اصل - پیدا ہوا بحرین مین مرگیا سنہ ۳۸۵ ھجری مین * [۸۰] محمد بن عبد اللہ بن محمد عتقی منجم قیریالبي افریقی وارد مصر - مرگیا سنہ ۳۸۵ ھجری مین * [۸۱] ابوالقاسم قصری - بغداد مین مرگیا سنہ ۴۱۳ ھجری مین * [۸۲] ابو علی حسن بن حسن بن ہیثم مہندس بصری - قاہرہ مصر مین مرگیا سنہ ۴۳۰ ھجري مین * [۸۳] بن عجیم طبیب منجم - مرگیا سنہ ۴۳۰ ھجری مین * [۸۴] خاقاني مرگیا سنہ ۴۳۰ ھجری مین * [۸۵] ابن نبدي مصری - مرگیا سنہ ۴۳۵ ھجری مین * [۸۶] فتح بن نخبہ اصطرلابي - مرگیا سنہ ۴۵۰ ھجري مین * [۸۷] استاد مختار عزالملک محمد بن ابي القاسم عبد اللہ بن احمد بن اسمعیل بن عبد العزیز معروف بہ مسبّحی حرّانی اصل - پیدا ہوا مصر مین - مرگیا سنہ ۳۹۵ ھجري مین * [۸۸] ابو عبداللہ حسین بن محمدوی مرگیا سنہ ۴۵۱ ھجري مین - وّن ایک قریہ ھي قہستان مین * [۸۹] ابو علب ابو قرہ منجم علوی خارج بصرہ - تھا زمانے مین معتمد اور اوسکے بھائی موفق کے * [۹۰] ابو ریحان بیرونی خوارزمی تھا زمانہ مین مسعود بن محمود سبکتگین کے * [۹۱] ابو القاسم ھبة اللہ بن حسین بن یوسف اصطرلابي بغدادی - مرگیا سنہ ۵۳۴ ھجری مین * [۹۲] موسی بن خالد ترجمانی * [۹۳] ابو زکریا یحیی بن عدي * [۹۴] ابو الفضل عبد الحمید بن واسع معروف بابن ترک جبلي * [۹۵] بطرك

اسکندریہ • [۹۶] یوسف قس بن حارث بن بطریق • [۹۷] یوحناقس بن یوسف بن حارث بن بطریق - باپ بیٹے دونو کشیش یعنے پادري تھے • [۹۸] ربن طبري یہودي طبیب منجم نقل کیا عراق سے جاکے رہا سرمن رای میں • [۹۹] سنان ابن فتح صابي حراني • [۱۰۰] بن سہویہ یہودي منجم • [۱۰۱] حسن بن مصباح منجم • [۱۰۲] ابو جعفر خازن عجمي • [۱۰۳] حسن بن عبد الله بن وهب • [۱۰۴] ابوالحسن علی بن اسمعیل جوهری منعوت بعلم الدین - معروف برکاب سالار بغدادي • [۱۰۵] قنطوان ذابلی • [۱۰۶] قصرانی - قصران ایک قریہ هي ريکا • [۱۰۷] عیسی بن یحیی • [۱۰۸] ابو عثمان دمشقی • [۱۰۹] ابن عبد المسیح • [۱۱۰] ابراهیم بن عبدالله • [۱۱۱] ابو روح صابی • [۱۱۲] ابو احمد کرندیب • [۱۱۳] ابراهیم بن صلت • [۱۱۴] ابو الفرج قدامہ • [۱۱۵] جرجیس بیرونی • [۱۱۶] عیسی بن وزیر بن جراح • [۱۱۷] ابو زید بلخي • [۱۱۸] ابو بشر طبري • [۱۱۹] ایوب • [۱۲۰] شملي • [۱۲۱] ثوما • [۱۲۲] ثاون - ثاون نام دو تھے - ایک بہت قبل تھا اسلام کے • [۱۲۳] ابن بہریز کندي • [۱۲۴] احمد بن طیب • [۱۲۵] ابو یوسف رازی • [۱۲۶] ثاذو روس • [۱۲۷] علی بن زرعہ • [۱۲۸] اسطاث کندی • [۱۲۹] ایرن • [۱۳۰] احمد بن عمر کرابیسي - کرابیس جمع هی کرباس کی - کپڑے کے معنے • [۱۳۱] ابو عبد الله محمد بن عیسی ماهانی • [۱۳۲] ابو حفص خراسانی • [۱۳۳] ابن کاتب حکیم • [۱۳۴] قاضي ابو محمد بن

عبد الباقی بغدادی * [۱۳۵] گوشیار بن لبان جبلی * [۱۳۶]
ابو حفص عمر بن فرخان طبری * [۱۳۷] ابو بکر محمد بن عمر بن
فرخان طبری * [۱۳۸] احمد بن یوسف منجم * [۱۳۹] احمد
بن موسی هلال بن هلال حمصی * [۱۴۰] ابو الحسن محمد بن
عیسی بن ابی عباد * [۱۴۱] محمد بن سره حاسب اصفهانی *
[۱۴۲] ابو عبد الله محمد بن عیسی بن منعم صقلی * [۱۴۳] ابو
العنبس حیمری - لوگونکی کتابون کو اپنے نام سے مشہور کرتا * [۱۴۴]
رزق الله منجم معروف به نحّاس مصری - نقل هی - که اوس سے
ایک عورت مصری نے اپنے کسی کام کے واسطے پوچھا - که نجوم سے
بتلاوے - اور کچھه درهمین بهی اوسکے بدلے دین - رزق الله نے زیچه
کهینچ کے دیکهه کے کہا ایسا هی ویسا هی - اوس عورت نے کہا سچ
کہا تونے - بعد اوسکے رزق الله نے کہا - کچھه چیز تجھسے ضایع هوئی
هی - اوس عورت نے کہا هان وه درهمین جو مینے تجھکو دین فقط -
اسکا جاننا ضرور هی - که علم هیئت پر بهی علم نجوم کا اطلاق هوتا
هی - اور علم احکام پر بهی - اس طرح سے منجم دونون علم والے کو کہتے
هین - آگے کے عالما جامع هوتے تهے - اور سب فنونکو جانتے تهے - انسے
هر ایک سے چار چار سو پان پانسو کتابین هین - تخمینا سو برس سے
لوگون مین - ایسی جہالت سمائی هی - که کتاب لکهنا تو درکنار
ایک شخص نے جتنی کتابین لکهین هین هم پڑه نهین سکتے *

ساتوین فصل

مینے نوین مقدمه مین لکها هی - که عبد الرحمن داخل کا پوتا
عبد الرحمن اوسط نے - که مرگیا سنه ۲۳۸ یا سنه ۲۳۹ هجری مین -

فلسفه کو داخل کیا اندلس مین لیکن مینے نہین دیکھا - که اندلس مین فلسفه کی کتابین ترجمه هوئین هون البته اونمین اس فن کے علما گذرے هیں - مین اونکو لکھتا هون*

[۱] ابن حماد اندلسی - ابراهیم بن یحییٰ کی رصد کی بنا پر رصد باندھی - مرگیا سنه ۳۹۸ هجری مین * [۲] ابوالقاسم مسلمه بن احمد معروف به مجریطی قرطبی - مرگیا اندلس مین * [۳] ابو مسلم عمر بن احمد بن خلدون حضرمی - اشراف اشبیلیه سے تھا - اور فلسفه و هندسه و نجوم و طب کو بہت اچھا جانتا تھا - مرگیا اشبیلیه مین سنه ۴۴۹ هجری مین * [۴] عبد الرحمن بن عبد الکریم بن وافد لخمی اندلسی - متوطن طلیطله تھا مرگیا - سنه ۴۵۰ هجری مین * [۵] ابوالحکم عمر بن عبد الرحمن بن علی کرمانی قرطبی علم عدد و هندسه کو بہت اچھا جانتا تھا - مرگیا سرقسطه مین سنه ۴۵۰ هجری مین [۶] توفیق بن محمد بن حسین مغربی اندلسی مهندس منجم ادیب - مرگیا دمشق مین سنه ۵۱۶ هجری مین [۷] سمول بن یهودا اندلسی یهودی حکیم - وه اور اوسکا باپ دونون ملک مشرق مین آئے - اور علوم حکمیه تحصیل کیا - بعد اوسکے گیا اذربائجان مین - اور رها مراغه مین - اور اسلام لایا - یهود کے معایب مین کتاب تالیف کی - اوس مین بتلایا که توراة کو تبدیل کیا - اور هندسه و هیئت وطب مین کتابین لکھین* مرگیا سنه ۵۷۰ هجری مین * [۸] سلیمان بن حسان اندلسی معروف بابن جلجل - بڑا ماهر تھا طب و هندسه مین - پیشینیونکے احوال سے بھی خوب واقف تھا - ایک چھوٹی سی کتاب اوس نے حکما

کی تاریخ میں ہی * [۹] محمد بن ناجیم کاتب اندلسی ایک کتاب اوس سے ہی مساحت میں * [۱۰] عبد الرحمن بن اسمعیل بدر معروف بہ اقلیدسی اندلسی * [۱۱] ابراہیم بن یحییٰ نقاش معروف بولد زرقیال اندلسی قرطبی - اوس نے ایک آلہ بنایا - وہ صفیحہ زرقیال کر کے مشہور ہی * [۱۲] موسیٰ بن میمون اسرائیل قرطبی - ریاضی و طب میں اوستاد تہا عبد المومن بن علی کومی یزیدی کے وقت میں - خوف جان سے اسلام ظاہر کیا بعد اوس کے اندلس سے بہاگ کے فسطاط مصر میں آ کے رہا - مرگیا - سنہ ۶۰۵ ہجری میں * [۱۳] عبد اللہ بن احمد ضیاء الدین بن بیطار اندلسی مالقی نباتی - گیا مشرق کے ملکون میں - اور اغارقہ میں - یعنے گریک کے ملک میں و اقصی بلاد و روم میں - نباتات کے فن میں استاد تہا - مرگیا سنہ ۶۴۶ ہجری میں * [۱۴] یوسف موتمن بن مقتدر باللہ بنی ہود سے تہا - اور بڑا ریاضی دان تہا اوس سے ہی کتاب استکمال ہیئت میں - اور کتاب مناظر - سوای ان چودہ شخصونکے - اور بہی فلسفی اندلس میں تہے - میں اس فصل کو تمام کرتاہون بعض بناؤنکے احوال میں - عبد الرحمن داخل نے شہر طلیطلہ کے خارج نہر اعظم کے اندر ایک گھر بنوایا - اوس موضع میں جسے دباغونکا دروازہ کہتے ہیں - اوس گھر میں - دو ظرف حکمت کے بنائے - اور دونو ظرفون کو سات سات حصون میں تقسیم کیا - اس حساب سے کہ اول ہلال یعنے چاندرات سے ہر رات کو ربع سبع پانی ہر ایک ظرف میں بہرتا - اور ہر دن کو بہی ربع سبع پانی ہر ظرف میں بہرتا شبانہ روز میں ہر ہر

ظرف میں نصف سبع پانی بھرتا اسیطرحسے چودھوین دن وہ دونو ظرف بھرجاتے- پھر پندرھوین شب اوسی حساب سے پانی کا کم ہونا شروع ہوتا - اور اٹھائیسون تاریخ کو بالکل دونو ظرف خالی ہوجاتے- بعد اوسکے پھر نئے سر سے حساب شروع ہوتا - اور یہہ حساب رکھا تھا ساعت معوجہ پر نہ ساعت مستویہ پر- اور بلاد اندلس خط استوا میں واقع نہیں ہے- وہاں صرف برس بھرمیں دو دن دن و رات برابر ہوتا ہے و بس - اور سایر ایام میں دن و رات کم و زیادہ ہوا کرتےہیں- اورجب اون دونو ظرف میں پانی کم رہتا - یا کچھہ نرہتا - اگر کوئی چاہتا کہ اوسکو بھر دے - اوسی وقت وہ ظرف پانی کو نگل جاتا - جتنا پانی پہلے تہا اتناہی رہجاتا - اور جب وہ ظرف بھرے رہتے - اور کوئی چاہتا کہ اوسکا پانی خالی کردے - پھر اوسی وقت اوس میں اوتنا ہی پانی بھرجاتا جتنا پہلے تہا - اگر یہہ بات گزاف نہو تو بہت بڑی صنعت ہی - میں نے فرنگستان کی صنعتوں میں سے گھڑی دیکھی ہی - کہ وہ گھری بتلاتی ہی - ثانیہ کو دقیقہ کو ساعت کو ایام ہفتہ کو اور شمسی مہینوں کی تاریخوں کو اور شمسی مہینوں کو- اور چاند کی بھی تاریخوں کو اور چاندکی ہیئت کو اوس تاریخ میں - لیکن وہ گھڑی دن و رات کو جدا جدا نہیں بتلاتی - کہ اوس سے ساعت معوجہ معلوم ہو اور نہ ایسی ہی- کہ اگرکوئی اوس کے کانٹونکو پس وپیش کردے - وہ فورا آپ سے درست ہوجاے - فنش پادشاہ نے چاہا کہ اوس کی حکمت کو دریافت کرے سنہ ۵۲۷ یا ۵۲۸ ہجری میں اوسکو خراب کیا پھر ویسا نہ بنا سکا - شہر اشبیلیہ کے جامع مسجد میں- یعقوب

منصور طاہر الصیت نے - ایک منارہ بنایا - کہ بلاد اسلام مین اوس سے بڑي بنا نہین ھی - قرطبہ کی مسجد جامع ھی - کہ عبد الرحمن داخل نے - اوسکی بنا ڈالي - اور ناتمام چھوڑکے مرگیا - بعد اوسکے اور سلاطین نے اوسکو تمام کیا - کہتے ھین اوسمین ایک لاکھہ و ایکسٹھہ هزار اور کچھہ اشرفي خرچ هوئي ھی - ایک صاحب فرانس نے کہ اکبرآباد مین سوداگري کرتا تہا - مجھے فرمایا - کہ اوس سے بہتر عمارت دنیا مین نہین ھی - اب وہ مسجد کلیسا یعنے گرجا ھی اور اوسمین چوکي و میز نہین لگاتے اور جوتا اوتار کے جاتے ھین - مینے سنکے تعجب کیا - اسواسطے کہ هند مین سکھون کو مینے دیکھا کہ مسلمانون کي مسجدون کو - طویلہ و لشکر کي چھاونی کرتےتھے *

قران مجید کے جزء ۱۷ رکوع ۱۳ مین ھی * اگر نہوتا دفاع کرنا اللہ کا - آدمیون کی تئین بعض کو بسبب بعض کے - هرآینہ خراب هوتے صومعئے - یعنے راهبون کے رهنے کي جگهین - و عیسائیون کے کلیسا یعنے گرجے - اور یہود کي عبادت گاهین - اور اهل اسلام کی مسجدین فقط - سوچنے کی جگہہ ھی - خالق تعالی کی مرضی ھی - کہ یہہ سب عبادت گاهین باقی رهین - کہ ان جگہون مین خداي تعالی کی یاد هوتی ھی - اور اوسکی نماز پڑھی جاتي ھی - برخلاف مشرکون اور بت پرستون کے دیرجات کے کہ وهان خداي تعالی کي یاد و نماز نہین هوتی - تو یہود وعیسائی و مسلمانون مین سے کیا ھی دانشمند وہ لوگ ھین کہ ایک دوسرے کي عبادتگاہ کو خراب کرتے ھین - اور بیحرمتی کرتے ھین - مصر مین عربون کي صنعتون سے دریاچہ قارون ھی - جسے دریاچہ ماریس

بھي کہتے ھین - کہ عرب بائدہ نے جسکا احوال مفصلي معلوم نہين ھی - کھدوایا - کہ اگر رود نیل بہت طغیاني کرے - اوسکا پانی اوس دریاچہ مین گرے - تا زمین مصرکی غرق نہو - اور حاجت کے وقت اوس دریاچہ سے زمین کو سینچین - یہہ کام بڑی منفعت کا ھی - منارہ فاروس سے بھی بہتر ھی - کہ اوسکو بطلمیوس ستیر نے بحریون کے واسطے بنایا کہ رات کو روشن رہتا ھی - کہ لنگر گاہ کو پہچانین منارہ فاروس کا نفع صرف بحریون کے واسطے ھی - اور دریاچہ فارونکا فائدہ - سارے ملک مصر کے واسطے *

تیسرا باب

بیان مین اسکے کہ جب اھل فرنگ کو شوق ھوا علم کا - کتنا فائدہ علمی حاصل کیا عربون اور مسلمانون سے - اھل فرنگ اتنا علم و حکمت مین بڑہ گئے ھین کہ مجھے شرم آتي ھی - کہ کہون فلانی قوم سے اونہون نے سیکھا یا اخذ کیا - چونکہ یہہ رسالہ موضوع ھوا ھی - کہ یہہ بات لکھي جاے - ضرور ھوا کہ کچھہ لکھون - چونکہ عرب و مسلمان فرنگستان کے ھمسائے تھے بلکہ بہت سے ملک فرنگستان کے مسلمانون کے دخل مین تھے - پہلے عربون اور مسلمانون ھی سے علم و حکمت اخذ کیا - اور کتابون کو اپني اپني زبانون مین ترجمہ کین - تخمینا دو سو برس ھجرت مین - پہلے شارلیمن شاہ نے کچھہ کتابین عربي سے لاطیني ترجمہ کرائین - مگر ارسطو کي کتاب جو منطق مین ھی - یوناني زبان سے لاطیني مین ترجمہ ھوئی - اور اوسي بادشاہ نے عرب و مسلمانکا دیکھا دیکھي - پاریس دار الملک فرانس

و غیرہ شہرون مین مدرسے مقرر کئے - بعد اوسکے پھر علم کا چرچا جاتا رہا - اور جہل کے دریا مین ڈوبے - پھر جب سارے اہل فرنگ ایکٹھے ہوکے - بیت المقدس کے لینے کے لئے - مسلمانون کے ساتھہ دینی لڑائی برپا کی - اور بیت المقدس کو مسلمانون سے چھین لیا - اور شامات کو دخل کیا - وہ سب ملک اونکے دخل مین رہا - نو کم سو برس تک سنہ ۵۸۳ ھجریہ مین - اون ملکون کو انکو چھوڑنا پڑا - تخمینا سات سی برس ہوئے کہ پھر اہل فرنگ نے - اون ملکون کے لینے کا نام نہین لیا - اب تلک مسلمانون کے دخل مین ہی - چونکہ اوس ملک مین قریب سو برس کے رہے - عربون اور مسلمانون کے اخلاق و آداب و بزم و رزم ہرقسم دیکھا - دیکھا کہ بے علم کے کچھہ نہین ہوسکتا - جب سے علم کا خیال ہوا - تخمینا چھہ سی پچاس ہجرت مین - انگریزی راہبون مین سے ایک راہب جسکا نام روجر بیکن تھا - نمود ہوا - اوسنے علم ہیئت ومناظر و طب و کیمیا و دستکاری مین نئی نئی بکار آمد باتین نکالین - اور تقویم کی تہذیب کی - اور شیشون سے دور بین بنانے کی ایجاد اوسی سے ہی - اور باروت کی ترکیب کے باب مین بھی کچھہ صاف صاف کہہ گیا تھا - اوسکا عقیدہ تھا - کہ ایسی اکسیر ممکن ہی - جس سے زندگی بڑھے - اور فلزات بھی چاندی اور سونا ہو جائین - اور احکام نجوم کا بھی قائل تھا - مگر اوسکے بعد پھر علم جاتا رہا اور گم ہوگیا تخمینا سنہ ۵۰۰ ھجری مین روئی سے کاغذ بنانا نکلا - اور تخمینا سنہ ۸۰۰ ھجری مین کاغذ کا بنانا کتان سے نکلا - اور اوسی زمانے مین غوٹا نبیرغ نے - کتابونکا چھاپنا اختراع کیا اور سب سے پہلے جو کتاب چھپی - زبور داود ہی - اب مین

سبکو چھوڑ متوجہ ہوتا ہون - طرف اس علم ہیئت کے جو حکماء فرنگ نے نکالي هی کہ وہ علم دلالت کرتا هی سب عامون پر - اوسے نظام فیثا غورثي کہتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ افلاطون الهي نے - فیلولاس حکیم سے جو راز دار مدرسہ فیثاغورث کا تھا - مبالغ خطیر دیکر - اس نظام کی کتابکو مول لی - باوجود اسکے کہ اوس فریق کے دستور کے موافق - اوس سے سوگند شدید لي گئي تھي - کہ اس طبقہ کے اسرار کو کہیں فاش نکرے - چنانچہ بعد شایع ہونے حکمت بطلیمی مشائي کے - اور ضایع ہونے - اس حکمت ذوقي اشراقي کے یہہ نظام قریب دوهزار برس تک چھپا رہا - جسکو پھر - کوپرنیکس مسیحی نے - جو فرنگستان کے نامدار مہندسون - اور ہیئت دانون سے تھا - اور اواخر چودہ صدی میلادي مین ظہور کیا تھا - سر نوسے زندہ کیا - مین کہتا ہون افلاطون الهي سے سواے بارہ خطون کے جو مخاطبات مین ہیں کوئی کتاب باقی نہین تاچہ رسد - فیثا غورث کی کتابون کا اگر وہ کتاب اس نظام کے بیان مین ہوتي توکہیں نہ کہیں اوسکا ترجمہ ہوتا - سبکے پہلے مسلمانون مین ہوتا اس واسطے - کہ حکماے فرنگ نے سب کتابون کو - عربی سے ترجمہ کیا هی - هند مین - علم هیئت کے باب مین - تین قسم کا مذهب تھا - مذهب ارکند مذهب ارجبھر - یہہ دونو مذهب بہت قدیم ہیں - ان دونو مذهب کي کوئی کتاب عرب و مسلمانون کو نہین پہنچي - اگر پہنچتي تومعلوم ہوتا - کہ حکیم فیثا غورث و غیرہ حکماء یونان نے - هند کے علمونسے کیا حاصل کیا تھا - تیسرا مذهب سند هند کا - کہ اوسکی کتابونکا ترجمہ عربی مین ہوا هی - اور اوس فن مین کتابین لکھي گئین

اور بطلمیوسي نظام که وهی مذهب قدماکا اور کلدائیونکا تها برابر سے
رایج تها - قیاسا اگلے حکمانے - پانی پر رهنے کے سبب - کچهه نسبت
حرکت کی زمین کیطرف دی هی - نه یهه که حرکت یومیه اور
سنویه کو اوسکی طرف نسبت دي هو - مین کهتا هون - دریافت
هونا حرکتونکا قدرا و جهة - آلات رصدی کے ذریعه سے که هندسی
دلیلون کے روسے بنائے گئے هین ثابت و متحقق هی - باقی رها یهه
که بعض آلات رصدي ناقص - بعض کامل و اچهے هین - اس سبب سے
کچهه تفاوت هوتا هی - یهه بات جدی هی تصور کرنا - که کسطرح
سے یهه حرکت هوتی هی - عقل حیران هی - اوس سبب سے
مذهب مختلف هوئے - جب تک اوسپر مضبوط دلیل قایم نهو قابل
قبول نهین - ممکن نهین که کوئي شخص عالم کي تاریکي سے بے
پیغمبر یا اونکے کلام کے کوئي اچهي چیز نکالے - کیا اون مترجمون بے
جنهون نے سب زبانون سے عربي مین ترجمه کیا - قران و حدیث کا
ترجمه اور زبانون مین نهین کیا جن حکیمون نے اس هیئت کو سنوارا
اور انتظام دیا - قرآن واحادیث کو نهین دیکها - اوسکو نهین سمجها
کسطرحسے هوسکتا هی - که ایسے بڑئے بڑے حکیم - ایسے پیغبر کی
کتاب کو جسکے دین کو کرورون آدمیون نے قبول کیا - ندیکها هو - اور
اور اوس سے کچهه منتفع نهوئے هون - یهه هو سکتا هی که جاهلون کے
ڈرسے پیغمبرکا نام - نلیا هو - البته وه حکما مسلمانونپر مباهات کرسکتے
هین - که اونهون نے جو حکمت قرآن و حدیث مین هی - اسکي
پیروي کی - اور اوسپر عمل کیا - اور هملوگ جاهل رهے اور پیروی
نکی - غرض نملبلی یا گلیلي یاگلیلیو - روم کا رهنے والا تها - که مرگیا

سنہ ۱۶۴۲ میلاد مین - زمین کي حرکت کو ثابت کیا - اور اس سبب سے وہ حکیم قیدخانے مین بہیجا گیا - اگر پیغمبر آخر الزمان کا نام لیتا - تو اسمین کچھہ شک نہین کہ قتل کیا جاتا - اور اوسی کا معاصر کپلر تھا - اوسنے بھي زمین کي حرکت و غیرہ کو ثبوت کو پہنچایا - اور تین قاعدے بہت جید اوسکے واسطے مقرر کئے - بعد اوسکے - سر اسحاق نیوٹن - انگریزی نے - کہ مرگیا سنہ ۱۷۲۷ میلاد مین - اون قاعدون کو دلیل ھندسی و حسابی سے ثابت کیا - اور اوسی گیلیلی نے دور بین - اور دوسرے آلات کو بنایا - بعد اوسکے سنہ ۱۷۸۱ میلاد مین ھرشل حکیم انگریزي نے - ستارہ مسمی سما کو جسے اورانوس بھی کہتے ھین دیکھا - بعد اوسکے بیاظي حکیم نے سنہ ۱۸۰۱ میلاد مین - ستارہ مسمی بہ سنبلہ کو جسے سریس بھی کہتے ھین دیکھا - بعد اوسکے سنہ ۱۸۰۲ میلاد مین - اولبرس حکیم نے - ستارہ مسمی بہ ابالفلق والصبح کو جسے بلاس بھی کہتے ھین دیکھا - بعد اوسکے سنہ ۱۸۰۴ میلاد مین - ھارڈینگ حکیم نے ستارہ مسمی بقرایذہ مشتري کو جسے یونون بھی کہتے ھین پیدا کیا - پھر سنہ ۱۸۰۷ میلاد مین - اوسی اولبرس حکیم نے - جسنے ستارہ بلاس کو پیدا کیا تھا - ستارہ مسمی بہ مجمرہ سیارہ کو جسے وستہ بھی کہتے ھین نکالا - اور انہین راصدون وغیرہ نے جو سب چند کہ مذکور ھوئے اونکو اور دمدار ستارونکو دیکھا اور انکي حرکتونکو قدرا وجہہ دریافت کیا - یہہ سب دوربین کے سے جسے نظارہ فلکی کہتے ھین کیا حکماء فرنگ کا وصف مین کیا لکھون - اونکے کام اونکے علم پر دلالت کرتے ھین - اونکے ذکر نے مجھے اپنی تحریر سے باز رکھا - غرض حکماء فرنگ نے سب حکمت کي

کتابون کو جو مسلمانون مین تھین - اپنی اپنی زبانون مین ترجمہ
کیا - اور آج تلک ترجمہ کرتے چلے جاتے ہین - اونکے تراجم کی فہرست
کے واسطے بڑی بڑی کتابین چاھئے - ازان جملہ فن جبر و مقابلہ ھی -
ازان جملہ حساب اعشاری ھی - ازان جملہ حساب کسور تسعہ ھی -
کہ اسپانیہ والون نے مسلمانون سے دیکھا - ازانجملہ صنعت قطب نما -
اور صنعت شیشہ - و صنعت ظروف چینی - اسپانیہ نے مسلمانون سے
سیکھا - اور اسپانیہ سے - دوسرے ملکون مین پھیلا کہتے ہین کہ ھارون
الرشید خلیفہ نے کارلوماني - یعنی بڑا کارلو کہ فرانس کا پادشاہ تھا - اوسکے
واسطے ایک گھڑی سوغات بھیجا - اوس گھڑی کے اندر سوارون کی بارہ
صورتین تھین - ھر ایک کے واسطے ایک ایک چھوٹا دروازہ کہ وہ دروازے
اونکے نکلنے اور اندر جانے سے کھلتے اور بند ہوتے - اور اوس گھڑی سے تانبے
پیتل کے طاس مین چھوٹے چھوٹے کرے گرتے - اوس سے آواز نکلتی -
کہ معلوم ہوتا کہ کتنا بجا - بعد اوسکے گلیلیو نے ساعت بنایا - اوسکے
بعد تو ھر ایک صنعت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ھی - کہ لوگ
دیکھتے اور سنتے ہین - مینے فتحعلی شاہ ایران کے پادشاہ کے - دیوانخانہ
خاص مین - ایک گھڑی سونے کی دیکھی - کہ روس کے پادشاہ نے
تحفہ بھیجا تھا وہ اسطرحکی تھی ایک ھاتھی سونے کا بنا ہوا تھا - اور
گھڑی اوس ھاتھی کے ایک پہلو مین تھی - وہ گھڑی بتلاتی - ثانیہ و
دقیقہ و ساعت کو اوس ھاتھی کی آنکھین - اور دونو کان - اور دم - برابر
ہلتی رہتی جیسے ھاتی ھلاتا ھی - اور ساعت بجنے کے وقت - اوسکا
سونڑ دھنے بائین اوپر کو پھرتا - اور اوس سے آواز چنگھنے کی نکلتی - ٹھیک
جیسے ھاتھی چنگھتا ھی - مینے کلکتے مین ھملٹن کمپنی سونار انگریزی

کی دکان میں - ایک قوتی دیکھی - کہ کرکنے سے اوس سے ایک چڑیا بہت چھوٹی و بہت خوشرنگ نکلتی بے اغراق مور سے بھی خوش رنگ تر - اور بے اختیار چہچہاتی - اور دم اورانکھیں ھلاتی - اوپھراتی اور اوسکی زبان کی حرکت معلوم ہوتی - سچ یہہ ھی کہ اگر میرے سامہنے قوتی کو نکوکتے - تو میں کبھی نہ پہچانتا کہ وہ چڑیا مصنوعی ھی - اگرچہ ماخذ علمونکے عرب تھے اور مسلمان - لیکن اب برعکس ھی - ھملوگون نے حکمت و حکما کی خدمت کو چھوڑ دیا اور متنفر ہوئے - اھل فرنگ نے خدمت کی - مثل ھی خدمت سے عظمت ھی *

چوتھا باب

بیان میں اسکے - کہ اب جو مسلمانوں کو اھل فرنگ سے اختلاط ہوا ھی - کتنا فائدہ علمی حاصل کرسکتے ھیں اھل فرنگ سے - مصریوں نے خصوصا محمد علی پاشا کے عہد میں بہت فائدے علمی حاصل کئے اھل فرنگ سے - بہت سی کتابیں علمی فرانس کی زبان سے عربی میں ترجمہ ہوئیں - اور مدرسہ میں اجرا پائیں - اور بہت صنعتوں کو سیکھا - اور مصر میں داخل کیا - مہندس لژاندر فرانس نے - ایک کتاب اصول ھندسہ میں نئی طرز سے لکھا اوسکو بھی عربی میں ترجمہ کیا - قسطنطینیہ میں بھی اب اخذ کرتے ھیں اور علم کیطرف متوجہ ہوئے ھیں - ایران میں جب میں تھا یعنی پینتیس سال قبل - کچھہ علم و صنعت اخذ نہیں کیا تھا - سوایے چھاپہ کے - اور عباس میرزا ولی عہد نے - چند شخصوں کو لندن میں بھیجے تھے - وہاں سے تربیت پاکے آئے - ایک اونمیں سے کچھہ طپانچہ و بندوق بناتا

تہا - اور صاحبان انگریز - سپاہیون کو قواعد جنگ سکھلاتے تھے - اور کچھہ توپین ڈھلتي تھن - اب سنے مین آتا ھي - کہ وھان بھي علم و صنعتونکو کچھہ اخذ کیا ھی اور کرتےھین - ھندوستان مین - لکھنو کے بادشاہ نصرالدین حیدر نے کچھہ آلات رصدیہ لندن سے منگوائے - اور بعض صاحبان انگریزکو اوس کام کے لئے نوکر رکھا - ایک رسالہ اردو زبان مین ھیئت جدید مین ایک بی بي نے ترجمہ کیا اور کلکتہ مین چھپا - وہ رصد خانہ اور اوسکے نوکر سب موقوف کئےگئے - اور بعض صاحبان انگریز نے - دوتین رسالہ اردو زبان مین - فن جر اثقال - و فن کیمیا و غیرہ مین لکھے ھین - سواے اوسکے اور کچھہ سینے اپنے ملک مین نہین دیکھا - البتہ چھاپے خانے بڑھتے جاتے ھین اور کتابین بہت چھپنے لگین - لیکن بہت مہنگي - طلبہ علوم کو بہت مشکلون سے ھاتھہ آتی ھین - اخبار بہت چھپتے ھین - مگر سب ھفتہ واري - روزانہ اخبار کوئي نہین سنا - اسواسطے جو لوگ اوسکو چھاپتے ھین - کم بضاعت اور کم حیثیت ھین - اور خریدار بھی کم ھین - آئین کی کتابین - اور احکام کي - اور فیصلجات کی بہت چھپتي ھین - لیکن اونکا اطوار مانند نازک پھول کے ھی - کہ جلد کھلا جاتا ھی - حقیقت یہہ ھی - کہ ھملوگ مسلمان ھند مین علوم وصنایع سے بہت دور پڑگئے ھین بڑا سبب اوسکا یہہ ھی - کہ جتنے امرا و رؤسا ھین - کیا ھنود کے کیا اھل اسلام کے کچھہ علم و حکمت کیطرف مایل نہین - اور اس باب مین خرچ نہین کرتے - اور دوسرے لوگ بھی اگرچہ شادي وغمی مین بہت کچھہ خرچ کرتے ھین - لیکن اپنی اولاد کي تربیت مین بہت چشم پوشي کرتے

هین - جتنی باتین اب هملوگون مین هین سب برخلاف تمدن و آبادانی ملک کے هی - اگر سرکار انگریزی کا پانو درمیان مین نهوتا - تهوڑے هی دنون مین هند دشت هوجاتا - کاش همارے امرا - که گانے بجانے کو بهت درست رکهتے هین - انکو خیال هوتا که اس علم کو اسطرح کمال کو پهنچائیے - که اوس سے لوگونکو هنساتے رلاتے - تو ضرور اونکو هندسه و حساب کی طرف متوجه هونا هوتا - لیکن افسوس هی - که جاهلون اور مسخرون سے سنتے هین اور اونهین سے سیکهتے هین - ایرانکے پادشاه کے پیش خدمت باشی اور فراش خلوت کو - اس فن کا شوق هوا مجهسے پڑهنےلگے چونکه هندسه و حساب نجانتے تهے سمجهه نسکتے تهے - آخر هندسه و حساب اونکو پڑهنا پڑا - اشراف مسلمانونکو - سوای نوکری کرنے کے - اور کسی چیز کا خیال نهین - بهت سے پیشےکے اشراف هین - جیسے کتابت و ساعت سازی وغیره صنایع - کچهه خیال اونکو نهین - جو جو خرابیان هم مسلمانون کی هین - اگر لکهی جاے - بهت بڑی کتاب هوگی - سوچنے سے رونا آتا هی آینده کیا هوگا معلوم نهین *

خاتمه

اب مین - اهل دانش کی خدمت مین اپنی نادانی کا اقرار و عذر کرتا هون - اور صاف لکهتا هون که مین انگریزی زبان کچهه نهین جانتا - اور پیدایش میری گانو کی هی وهین بزرگ هوا - اور عنفوان شباب سے سفر مین رها- اس سبب سے هندی زبان بهی میری بهت کچی هی - اور کبهی هندی مین لکهنےکا اتفاق بهی نهین پڑا - اسی

لحاظ سے مطابق اشتہار خیر خواہ ہند اور دوسرے اخبار نویسونکے - مین لکھنے نسکا اسي اندیشہ سے مینے اون ممتحنون کے پاس جنکے اسماء شریف اون اشتہارون مین تھے نہین بھیجا - جو اہل دانش اس رسالہ کو دیکھینگے - سمجھینگے - کہ جو مضامین نئے نئے اس رسالہ مین ہین میری طبع غیر مطبوع نے نکالے ہین - کسي نے مجھسے پہلے سبقت نہین فرمائی - امید رکھتا ہون اہل دانش سے کہ اس رسالہ کو اچھی طرح مطالعہ سے مشرف فرماوین - اور غور سے نظر کرین اوسکي خوبی و بدی کو تولین اگر پسند فرماوین - تو مین سب محنتون سے خلاص ہونگا - اور جو کتاب کہ مینے زبان کی حقیقت مین لکھنی شروع کی تھی - اور پندرہ مہینے اوسمین محنت کی - اور بیس مہینے سے چھوٹ گئی ہی تمام ہوجائیگی - رات کو آنکھ کي رعایت سے کچھہ کاغذ نہین دیکھتا - دنکو سواے اوس کام کے جسکے واسطے مین مقرر ہون ملاقاتیون کے سبب بہت کم فرصت ہوتی ہی - اور تین چار مہینے سے بیمار رہتا ہون - باوجود اسکے ڈیرہ مہینے کے عرصہ مین یعنے اول فبروري سنہ ۱۸۶۴ میلاد مین اس رسالہ کو ختم کیا - ہر حال مین شکر ہی خالق تعالی شانہ کا - اور درود و سلام اوسکے برگزیدہ پیغمبرون پر - خصوصا پیغمبر آخر الزمان خاتم پیغمبران پر - اور اوسکی پاک اولاد و اصحاب پر *

تصحیح الاغالیط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	انکی	اوسکی
۱	۴	انکے	اوسکے
۲	۱	واسطے	واسطے سے
۲	۶	کرنے	کرنی
۲	۷	انکے	اونکے
۲	۹	اسمین	اوسمین
۲	۱۷	انکے	اونکے
۳	۶	چڑئے	چڑیا
۳	۱۱	مجھے	مجھسے
۴	۱۶	اس سے	اوس سے
۴	۱۹	گئی	کئی
۵	۹	انکے	اونکے
۶	۱	ایقور	آیغور
۶	۱۵	ساری	سارے
۷	۸	بھاگتے	بھاگتی
۷	۹	بسے	بسی
۷	۱۵	تیسرے	تیسری
۷	۱۶	انکے	اونکے
۷	۱۷	انکے	اونکے
۷	۲۱	تھی	ھی

صحیح	غلط	سطر	صفحه
همارے	هماری	۱۰	۸
اله حق	اله احق	۱۱	۸
بڑے پیغمبر	پیغمبر	۲۱	۸
معنے	یعنے	۱۰	۱۰
نسب	نصب	۶	۱۱
نہین	نہن	۲۰	۱۲
ضجاعمه	صجاعمه	۲۲	۱۳
مارا	مار	۲۰	۱۴
بن ایهم	بن بن آیهم	۲۰	۱۴
الهي	انہین	۱۹	۲۱
ابطریقس	ابطراقس	۲۱	۲۲
طلوبش	طلوش	۱۹	۲۳
تها	تیا	۱	۲۷
ادفونش	ادفوس	۹	۲۹
تهین	نہین	۱۰	۳۲
بابلي	ڈابلي	۴	۳۳
هاتهونسے	هاتوںسے	۶	۳۶
پرتستنتونکا	پرستنتونکا	۷	۳۸
هملوگونمین برابر	هم برادر	۷	۴۰
اس فضای	ایک فضای	۱۲	۴۰
بدیهي	بدهي	۷	۴۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۱۴	مخرج اونکي	مخرج اونکے
۴۶	۱۸	زمین یہہ	زمین بھي
۴۹	۹	لینے	لینے سے
۴۹	۱۰	۳۸	۲۸
۴۹	۱۹	فرنگ	فرنگ نے
۵۲	۵	۲۳	۳۰
۵۴	۴	اپني	آپني
۶۰	۴	تب هو	تب سو
۶۱	۱۹	شفیہ	شفوتہ
۶۲	۴	دارونسے	دارا ونسے
۶۵	۱۸	وهان رهین	وهان رهي
۷۰	۱۱	کمیا	کیمیا
۷۱	۱۳	اندہ	اندها
۷۱	۲۲	پادشاہ	پادشاہ نے
۷۲	۲۲	سنہ ۱۳۲	سنہ ۱۳۶
۷۴	۱	کے اوایل	سنہ ۲۴۸ هجری کے اوائل
۷۵	۲۰	اور جگهون	اور اور جگهون
۷۶	۱۵	اور اوس	اور دس
۷۷	۱۴	گتفگو	گفتگو
۸۰	۱	مستمیلات	مستعملات
۸۲	۹	نام هي	کہ نام هي

صفحه	سطر	غلط	صحيح
۸۷	۱	مردان	مروان
۸۷	۲۲	فصد	فصد
۹۰	۱۵	مريز	ممريز
۹۲	۱۸	مفازلي	مغازلي
۹۲	۲۰	خوزلي	خوزي
۹۲	۲۲	ساموي	سامري
۹۳	۱۱	اصطرابي	اصطرلابي
۹۷	۲	اسرائيل	اسرائيلي
۹۷	۱۱	بلادروم	بلادروم
۹۹	۲	مجهي	مجهے
۹۹	۱۳	موصئے	موصعے
۱۰۲	۸	يحيىٰ	بحذي
۱۰۲	۸	دوقي	ذرقي
۱۰۳	۳	حركت يوميه اورسنويه	حركت سنويه
۱۰۳	۲۲	ذملليلي	غلليلي

رسالهٔ

ضمیمه ماخذ علوم

در اثبات هیئت جدیده از آیات قرآن مجید و احادیث وحل
اکثر مسائل مشکله بطور طبیعی با دیگر بسا فوائد و عوائد

از نتائج افکار ابکار

فاضل کامل عالم بی بدل مورخ عالی پایه مهندس
گرانمایه محدث محقق مفسر مدقق سرآمد دانشوران
هندوستان وحید العصر و الاوان فرید الدهر و الزمان

عالی جناب مولوی

سید کرامت علی صاحب

الحسینی الجونپوری متولی امام باڑه محسنیهٔ
هوگلی

بمطبع مظهر العجایب

واقع محلهٔ تالتله من محلات شهر

کلکته

حلیهٔ طبع پوشید

۳۰ می سنه ۱۸۶۵ ع

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين و العالمين * و الصلوة و السلام على رسله و انبيائه سيما محمد حبيبه خاتم النبيين و المرسلين * و آله المعصومين الطيبين * عدد نقباء بني اسرائين و الحواريين *

اما بعد کہتا ہی کرامت علی بن رحمت علی حسینی جونپوري - کہ مینے اپریل مہینے سنہ ۱۸۶۴ مسیحیہ کے رسالۂ ماخذ علوم کو چھپوا کر مشتہر کیا - اوسمین جلدی کے سبب کچھ کچھ مشکل باتین فرو گذاشت ہو گئین تہین - اس واسطے اس رسالہ کو تتمہ کي صورت رسالۂ ماخذ علوم کا ضمیمہ کیا *

پہلی فصل

جتني چیزین ہم دیکہتے ہین اور تصور کرتے ہین سب مین آثار صنعت با حکمت پاتے ہین - اور سب کی سب آپسمین ایسی مربوط

و بندھے ھوئین ھین - کہ سب سے حقیر کیڑے یا گھانس کو جو ھم تصور کرین تو معلوم ھوتا ھی اوسی کے واسطے سارا عالم پیدا ھوا ھی - دیکھو مشہور حدیث اھلیلج کو جو مفضل بن عمر جعفي سے مروي ھی ھمارے چھٹے امام سے کہ حکیم ھندي نے کہ دھری تھا اذعان کیا کہ اوس ھڑ کے واسطے سارا عالم موجود ھوا - تو کیا گمان ھی جو عالم کی علت غائي ھی - حدیث قدسی مین خطاب بہ پیغمبر آخر الزمان خاتم پیغمبران ھی [اگر نہوتا تو ھرآینہ پیدا نکرتا مین افلاک کو] تو ایسي محکم و مضبوط صنعت کو دیکھہ کے ضرور ھوا کہ کہین عالم حادث و مصنوع ھي - تو ھمکو بالضرور اقرار کرنا پڑا کہ کوئی اوسکا صانع و محدث ھي - اور وہ صانع حکیم ھی - چونکہ صانع و مصنوع و محدِث و محدَث مین سواي نسبت صانعیت و مصنوعیت و محدِثیت و محدَثیت کے دوسري کوئي نسبت نہین ھی - تو پہچاننا صانع تعالی شانہ کا مصنوع سے کسی طرحسے ممکن نہین اور محال ھي - تنبیہ سے مصنوع اتناھی جان سکتا ھي کہ مین مصنوع ھون میرا کوئي صانع ھی بس - اور یہہ جو ھم کہتے ھین کہ وہ صانع موجود وحي و واحد و عالم و قادر وغیرہ ھی - اوسکے معنے یہہ ھین کہ اگر وہ معدوم و میت و متعدد و جاھل و عاجز ھوگا تو صانع نہوگا - اسي طرح سب اسماء حسنی کے معنے ھین - اسلئے کہ صفت غیر موصوف و موصوف غیر صفت ھی - یا اس طرحسے کہین کہ ھمنے وجود و حیات و علم و قدرت وغیرہ کو اچھا پایا تو اون صفتون کے اعلی درجہ کو صانع تعالی شانہ کے واسطے قرار دیا - اس لئے کہ وہ صفتین ھم مین ناقص و غیر ھین - دیکھو حدیثونکو خصوصا

کتاب نہج البلاغۃ کا پہلا خطبہ ہمارے پہلے امام سے - اور وہ صانع تعالیٰ شانہ ازلي و ابدي ھی - کبھي عدم اوسپر روا نہین - اگر فنا یا موت اوسپر روا ہو تو مانند ہمارے اور اس عالم کے ہوگا کہ نہ ازلی ھي نہ ابدی ھر لحظہ متغیر و منتقل ھی - اسي تغیر و انتقال کا نام موت ھی - جیسے حیات وجودی ھي - اوسي طرح موت بھی وجودی ھي - مگر مجازا کبھي اطلاق اوسکا فنا پر بھی حدیثون مین آیا ھي - ھر جزء عالم مین تغیر و انتقال مشاھد ھي - تو ضرور ھي کہ کل مین بھی ھو - اوسوقت تغیر و انتقال مین بھي تغیر ھوگا - پھر باقي نرھیگا - عدم محض ھوگا سواے صانع تعالیٰ شانہ کے کوئي مصنوع باقي نرھیگا - جیسے پہلے نتھا - جو چیز ازلی ھوگی ابدي بھی ھوگي - ازلی ھو ابدی نہو ممتنع ھي - حدیثون مین اوسکي دلیلین بہت بسط سے ھین - اور بعد فنا و عدم کے پھر یہہ عالم عود کریگا - اور بہت سا جدید بھی پیدا ھوگا - اوسي کو دوسرا عالم و آخرت کا عالم کہتے ھین - اسي کا نام معاد ھی - اوسمین موت نہوگي - یعنے تغیر و انتقال نہوگا - بہشت و دوزخ جو دار الخلد ھی - اوسی عالم ابدی مین ھوگي - اور بہشت اور دوزخ جو اب موجود ھی - جسمین بعد مرنے کے ارواح مومنین و کفار کی رھتی ھي - اس عالم مین ھی - اس لئے کہ جب سب چیز فنا ھوئي - اور سوای صانع تعالیٰ شانہ کے کوئي چیز نرھیگی - تو یہہ بہشت و دوزخ بھی نرھیگي - یہي قول سید رضی علیہ الرحمۃ کا ھوگا جیسا کہ تیسرے حصہ جلد سیوم بحار الانوار کے صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸ مین اونکی طرف منسوب ھي *

دوسري فصل

اگر پہلا پیغمبر مامور ہوتا کہ سب علموں کو اپنی امت حاضر پر ظاہر کرے - اور امت بھي ایک بعد دوسرے کے الی یومنا ہذا اون سب کو یاد رکھتی - اور وہ کتابیں باقی رہتیں - تو پھر کبھي دوسرے پیغمبر کی حاجت نہوتی - لیکن متعدد پیغمبروں کے مبعوث ہونے سے صاف ظاہر ہی کہ پیغمبر سابق نے سب باتوں کو نہیں بتلایا - یا بتلایا لیکن اوس امت نے اپنی شامت سے اوسکو نمانا اور مفقود کیا - تو اس صورتمیں جو پیغمبر کہ سب باتوں کو بتلاویگا - اور ممکن ہو کہ اوس پیغمبر کی باتیں اس عالم کے فنا کے قبل تک باقي رہیں - تو اوسي پیغمبر کو خاتم پیغمبران کہینگے - پھر اوسکے بعد کسي پیغمبر کي حاجت نہو گی - اسواسطے کہ اوسکا کلام موجود و باقي ہي اور رہیگا - ہم بغور ملاحظہ کرکے کہتے ہیں کہ جتنے لوگ دنیا میں ہیں اونکے بزرگوں کي کتابونکو اور اونکے اقوال کو اس خاتم پیغمبران کی کتاب کے ساتھہ اور اوسکے اقوال کے ساتھہ جو ہمارے اماموں سے پہنچے ہیں نسبت دیویں تو نسبت قطرہ ہی بدریا - بلکہ کچھہ نسبت ہی نہیں - دوسروں کے اقوال حق و باطل سے ملے جلے ہیں - اس خاتم پیغمبران نے مبدء و معاد کو اس تصریح سے فرمایا ہي - کہ کسی مذہب و ملت میں اوس تفصیل سے نہیں ہی - جو افعال و اقوال کہ مقرب مبدء و معاد ہیں بہت تصریح و بسط سے فرمایا - اسي طرح سے علم اخلاق و علم سیاست منزل و علم سیاست مدن کو - اور اوسی میں ضمنا علم طبیعي و ریاضي کو

بیان فرمایا - اور اونہین سب علمون مین بکنایه و تصریح پوشیده و آینده کی بهي خبرین دین - که هر جمله سے معجزه نمایان هی - چنانچه اسی خاتمیت کے باب مین قرآن مجید کے بائسوین جزء دوسرے رکوع سورۂ احزاب مین هی [نہین هی محمد باپ کسی کا تمهارے مردون مین سے - ولیکن رسول الله و خاتم النبیین هی فقط] اگر یقین نہوتا تو ایسا دعوی کسطرح سے هوتا - اسی خاتم پیغمبران حبیب الله کے باب مین انجیل مین مذکور هی - تیرهوان باب پہلے نامه کا جو اهل قورنثه یعنی کرنتهیون کو هی - اور وه نامه منسوب بپولس یعنی پال هی - پہلے کے جملات محبت و حبیب کے اوصاف مین هین - بعد اوسکے یهه هي [اگر نبوتین هین تو اوٹهه جائینگین - اگر زبانین هین تو نرهینگی - اگر علم هي تو اوٹهه جائیگا - کیونکه همارا علم نا تمام هي - اور هماري نبوت نا تمام - پر جب وه جو تمام هی آویگا - تو وه جو ناتمام هی اوٹهه جائیگا - سارا باب تا آخر] سوچنے اور غور کرنے کی جگهه هي که زبان سریاني و عبرانی و یونانی و لاطینی جس مین نبوت کی باتین کرتے تهے - اور علمونکو لکهتے تهے یک قلم جاتي رهین - اور وه علم و نبوت ناقص تها که جاتا رها - اور خاتم پیغمبران که متمم علم و نبوت هین اونکے مبعوث هونے سے علم جیسا چاهئے پهیلا - اور پهیلتا جاتا هی - اور وهي نبوت هی - اور یهه دلالت کرتا هی که نبوت جاتي رهی تهی - اور علم نتها - اور یهه که جب حضرت عیسی علیه السلام رجعت فرماوینگے - علم و نبوت جو ناقص هی اوٹهه جائیگا - محض بے معنے هي - اس لئے که اگر خاتم الانبیا کو رسول و نبی نجانو - تو حواریونکے بعد سے علم و

نبوت اوٹھہ گیا - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھي تشریف نہین لائے - خاتم پیغمبران کے مبعوث ہونے سے - قریب تیرہ سي برس کے گذرے - اس عرصہ مین اگر کسي نے ادعاي نبوت کیا فورا پکڑا گیا - جہوٹھہ اوسکا ثابت ہو گیا - اپنے کئے کو پایا - بہتون نے قران کے مانند لکہنے چاہي پر نسکے - اور اونکے کلام مضحکہ ہو گئے - دیکھو پانچوان باب رسالۂ اعمال حواریون کو - کہ گملئیل نام فریسي نے کیا کہا - [کہ اگر یہہ لوگ جہوٹے ہین توآپ ھي برباد ہوجائینگے - وگر نہین تو تم برباد ہوگے فقط] لوگون نے کیسي کیسي برائیان خاتم پیغمبران پیغمبر آخرالزمان اور اونکے پیرون کے ساتھہ کہ نہین کیا - اور نہین کرتے لیکن اون حضرت کا نام بڑھتا ھی جاتاھی - ھر ایک اپنی حیثیت کے موافق اونکے کلام سے فائدہ حاصل کرتا ھی - جاہل سب کہ اچھے کام اور برے کام مین تمییز نہین کرتے - اون حضرت کو بڑا گنہگار و بد جانتے تھے - کہتےتھے کہ اگر وہ گنہگار و بد نہوتا تو مکہ معظمہ سے کہ خانۂ خدا ھي نکالا نجاتا - اور اس بات کو خوب مشہور کررکھا تھا - اسي سبب سے جب تک فتح مکہ معظمہ نہوئی عربون نے اسلام قبول نہین کیا - اسي بابت اوسی مکہ معظمہ مین قران مجید کے ۳۰ تیسوین جزء پینتیسوین رکوع سورۂ نصر مین خبر ھي [جب آوے نصرت اللہ کی اور فتح - اور دیکھے تو لوگونکو کہ داخل ہوتےہین اللہ کے دین مین فوج فوج - پس تسبیح کر اپنے پروردگار کی ساتھہ حمد کے - اور طلب اپنے چہپائي کی کر اوس سے - بالتحقیق وہ ھي رجوع کرنے والون کو قبول کرنے والا فقط] فتح مکہ معظمہ کے بعد جوق جوق فوج فوج سب عرب آئے اور مسلمان ہوئے - اسی سورہ مین اون حضرت کے وفات کی

خبر هی - کہ اون عربون کے مسلمان ہونےکے بعد تو مہیا ہو اس دنیا سے خدا کے پاس جا نے کو - دیکھو اندونون خبر مین کیسا معجزہ نمایان ہي - آیندہ کی خبر کیسی واقع ہوئي - جاہل لوگ جہاد کے معنے نہ سمجھہ کے اعتراض کرتے ہین - اور جاہل و ظالم لوگون مین جو اپنی تئین مسلمان کہتے ہین جیسے وہابي یہہ معنے سمائے ہوئے ہین - کہ جو غیر مذہب ہو اور اطاعت نکرے - اوسے قتل کرو لڑو مارو ملک لو - حال یہہ ہي کہ قران مجید بھرا ہوا ہي اس مضمون سے کہ زمین مین فساد نکرو - یہہ نہین سمجھتے کہ اگر کوئی لڑکا باپ کي نصیحت کو نسنے - اور اچھا کام اختیار نکرے - تو عقل کے نزدیک کبھي اوس لڑکے کا باپ اوسکو مارنڈالے گا - بلکہ اوس بد لڑکے سے دوری کریگا - البتہ اگر لڑکا باپ کو مار ڈالنے چاہیگا - تو باپ پر اوسکا دفاع فرض ہوگا - انبیا علیہم السلام بہ نسبت امت کے باپ سے بڑھکے ہین - تو کیا گمان ہی خاتم انبیا پر - دیکھو مکہ معظمہ مین جب حضرت کے اصحاب بہت ستا ئے گئے - تب حضرت نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کي سرداري مین اونہونکو حبشہ مین بھیج دیا - وہان بھی مشرک لوگ اونکے پکڑ نے کو دوڑے - نجاشي کہ حبشہ کا پادشاہ اور عیسائی مذہب و عادل تھا اوس سے عرض کی - اور اوسکے امیرونکو رشوت دے کے چاہا کہ اونکو پکڑ لے جاوین تب حضرت جعفر طیار نے پادشاہ سے کہا - کہ اونسے پوچھئے کہ ہمنے کیا کیا ہی - آیا ہمنے چوري کي ہی - کسي کو قتل کیا ہي - کسي کا مال لے کے بھاگے ہین کیون ہمکو پکڑ کے لے جایا چاہتے ہین - تب مشرکون نے کہا کہ یہہ لوگ تابع ہوئے ہین ایک

شخص کے کہ وہ ہمارے بتونکو اور ہمارے مذہب کو برا کہتا ہی ۔ تب اوس پادشاہ سعادتمند کے فرمانے کے بموجب حضرت جعفر طیار نے سب احوال و اقوال خاتم پیغمبران کا کہہ سنایا ۔ اور پادشاہ مسلمان ہوا ۔ اور مشرکون کو ہانک دیا ۔ کئی برس حضرت شعب ابی طالب مین محبوس تھے ۔ اون مشرکون نے سبکا دانا پانی بند کر دیا تھا ۔ کیا کیا اذیتین اون حضرت کو نہین دین ۔ حضرت عمار اور اونکے باپ یاسر اور اونکی ما سمیہ کو ۔ کہ تینون اون حضرت کے اصحاب وفادار تھے ۔ انہون کو مشرکون نے مکہ معظمہ مین قید کیا ۔ اونہونسے کہا ۔ کہ اون حضرت کو برا کہین گالیان دین ۔ لیکن اون سعادتمندون نے بر عکس اون حضرت کی تعریف و توصیف کی ۔ اون ظالمون نے حضرت یاسر کو عذاب شدید سے شہید کیا ۔ حضرت سمیہ کے بدن نہانی مین لوہے کو آگ مین سرخ کرکے گہسیڑا اور شہید کیا ۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ حضرت جب عمار کو دیکھتے تو اونکی اور اونکے باپ ما کی مصیبتون کو سوچکے ۔ بے اختیار رو دیتے ۔ اور فرماتے ۔ کہ قتل کریگي عمار کو ایک گروہ باغی ۔ اور وہ صفین کی لڑائی مین معاویہ کے لوگون کے ہاتھہ سے شہید ہوئے ۔ رضي اللہ تعالی عنہ ۔ انصاف کرو اگر ہمارے دوست یا پیارے نوکر کے ساتھہ کوئی ایسا سلوک کرتا ۔ اور ہمکو اقتدار ہوتا ۔ تو اوس ظالم کے ساتھہ کیا کرتے ۔ حضرت سواي دعوت بحق کے اون ظالمون کے ساتھہ کچھہ نہین کیا ۔ ناچار ہو کے دفاع فرماتے ۔ ایک مستعد مسلمان نے مجھہ سے کہا کہ حضرت غزوۂ تبوک مین گئے ۔ مینے کہا دفاع کے معنے یہہ نہین کہ اپنے بستر پر بیٹھہ کے دفاع کرو ۔ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر

روم بڑی بھاری فوج لے کے مدینہ منورہ کو آتا ہی - حضرت بھی اوسکے دفاع کے واسطے استقبال کیا - قیصر یہہ سنکے نہین آیا - رعب مین آگیا حضرت بھی واپس تشریف لائے - اسی طرح سب انبیا نے کیا - پڑھو انبیا کی کتابون کو - کہ اون انبیا نے بھی دفاع فرمایا - دیکھو انجیلون کو - کہ حضرت مسیح علیہ السلام بھي جس شب کو گرفتار ہونگے فرمایا - کہ آج وہ دن ہی کہ جسکے پاس تلوار نہو اپنا اسباب بیچکے تلوار مول لے - ایک نے اونمین سے کہا کہ یہان ایک یا دو تلوار ہی کسی نے حضرت کی نسنا - اور سب وقت پر بھاگ نکلے - اسي دفاع کے واسطے حضرت نے تلوار لینیکا حکم فرمایا تھا - مین ایک نقل کرون کہ معنے دفاع کے سمجھو - سکھون نے پنجاب مین آپسمین ایکدوسرے کو قتل کرنا شروع کیا - ہماری سرکار انگریزی نے حزم و احتیاط سے اپنی سرحد مین فوج جمع کي - اون مغرورون نے اس خیال سے کہ فوج سرکار انگریزی ہمارے واسطے جمع ہوئی ہی دفعةً سرکاری فوج پر ٹوٹ پڑے - اور ہماري سرکار انگریزی نے قرار واقعی اونکا دفاع فرمایا اور اچھا کیا *

تیسري فصل

لوگ ایسا سمجھتے ہین کہ دین کے محافظ وہ لوگ ہین جو اوس دین کے پیرو ہین یا پادشاہ ہي جو اوس دین مین ہي - یا اوس دین کے مجتہد ہین - یہہ نہین سمجھتے کہ خدا کے دین کا سمجھنا ہرکسی کا کام نہین - اوسکے واسطے علم لدنی چاہئے - ہملوگ تو الفاظ کے معني حقیقی سمجہ ہی نہین سکتے - خدا کے کلام کو کسطرحسے

سمجھینگے جس پر کلام لکھا جاتا هي کاتبونکی غلطیونسے اور حرق و خرق و غرق سے کبھی محفوظ نہین - اگر کلام کی جگھہ صندوق سینہ هو پہلے تو ایسا سینہ کہان - اگر هو بہی جب بهي سہو و نسیان وعدم ادراك معاني و غلط فہمی سے محفوظ نہین - تو کسطرح سے نکمے آدمی اوس کلام مقدس کے محافظ هو سکتے هین - اسکے محافظ انبیا علیهم السلام کے اوصیا هین - جو ابتدا سے اسکا مکے واسطے منتخب هوئے هین - حضرت آدم علیہ السلام سے لے کے دست بدست ایک بعد دوسرے کے پنہچتا آیا یہانتک کہ وہ سب اب هی همارے بارھوین امام کے پاس - قرآن مجید کے چودھوین جزء پہلے رکوع سورۂ حجر مین هی [بالتحقیق همنے اوتارا ذکر کو اور بالتحقیق واسطے اوسکے هرآئینہ هم حافظ هین فقط] اور متی کی انجیل مین پانچوین باب مین هی - کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا یہہ گمان متکرو کہ مین توراۃ اور نبیونکی کتابونکو منسوخ کرنے کو آیاهون - مین منسوخ کرنے کو نہین آیا بلکہ پورا کرنے کو آیاهون اسواسطے مین تمسے سچ کہتا هون جسوقت تک کہ آسمان اور زمین نیست نہون ایک نقطہ یا ایک شوشہ توراۃ سے منسوخ نہوگا - جبتک سب پورا نہوے فقط - جانو کہ حضرت موسی علیہ السلام نے توراتکو صندوق قدس مین رکہا تہا اور وہ تورات بعد تہوڑے دنونکے جاتی رهی - صندوق قدس کو کفار چھین لے گئے اور اوسکو خراب جگھہ مین ڈال دیا تہا - جب حضرت داؤد علیہ السلام اوس صندوق قدس کو لائے تو اوسمین سوای دو لوح کے جسمین دس احکام لکھے هوئے تھے کچھہ اوس صندوق مین نتھا - بعد صندوق معہ دونون لوحکے جاتا رها - سیکڑون برس بعد

حلقیا کاهن نے جب بیت المقدس کی تقدیس کرتا تھا پایا اور
تقدیس کا سبب یہہ تھا کہ کافرون نے وهان بت لاکے رکھا تھا اور سور
ذبح کیا تھا اور نجس کیا تھا۔اور کسی طرحسے معلوم نہین هی کہ یہہ
تورات متداول اوسی کی نقل بعینہ هی - اور حضرت عزرا علیہ
السلام نے توراتکو تلاوت فرمایا لیکن یہہ ثابت نہین کہ یہہ تورات بعینہ
اوسکی نقل هی - اور جو حادثے یہود پر گذرے ممکن نہین کہ وہ کتابین
اونکے پاس رهتین - اب جو تورات هے تین نسخہ هی تینون آپسمین
مختلف - بیت المقدس مین بهی اختلاف هی کہ کس پہاڑ پر تھا
اور یہود نہین جانتے کہ غربا هین یا کسی سبط کی اولاد هین قطع
نظر ان سبکے حضرت مسیح علیہ السلام کے فرمانے سے بهی معلوم
هی کہ وہ حضرت ان کتابونکے پورا کرنےکو تشریف لائے منسوخ کرنےکو
تشریف نہین لائے - اور پورا کرنے کو جس معنے مین لو حاصل اوسکا
یہی هی - کہ نقصان کسی طرحکا اوسمین تھا - اور یہہ بهی معلوم
هوا کہ ان کتابون مین دنیا کے آخر هونے تک سب خبرین اوسمین
تهین - لیکن وہ کتابین جو اب متداول هین اوسمین بہت تهوڑی
هی - اس سے صاف معلوم هوا کہ محافظ ان کتابونکے وہ حضرت
تهے نہ نکمے لوگ - مخفی نرهے کہ طوفان کے بعد سے پانچ پیغمبر
اولوالعزم صاحب شریعت - یعنےحضرت نوح علیہ السلام - و حضرت
ابراهیم علیہ السلام - و حضرت موسی علیہ السلام - و حضرت عیسی
علیہ السلام - و حضرت خاتم انبیا علیہ و علی الہ السلام - ایک بعد
دوسرے کے دنیا مین تشریف لائے - سواے خاتم پیغمبران کے اوصیا
کے ان چارون کے اوصیا انبیا بهی کہلاتے تهے - حضرت هارون علیہ

السلام سے لے کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے قبل
تک سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوصیا تھے - اونہین کے دین
کي حفاظت اور پیروي کرتے تھے - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
بعد حواري کہلاتے تھے اور انبیا بھی - اور خاتم پیغمبران کے اوصیا
امام کہلاتے ھین - اور امام و نبی کے معنے قریب ھین - لیکن
واقع مین امامت کا منصب بڑھکے ھي نبوت و رسالت سے -
لیکن امامون کو انبیا کہنا ممنوع ھی واسطے رفع التباس وتعظیم خاتم
الانبیا علیہم السلام کے - علاوہ اوسکے نبی محتاج ھی کہ ھر بات
مین فرشتہ اسکو خبر دے - ان امامون کو فرشتہ کے خبر دینے
کی حاجت نہین - سب اونکو ابتدا سے سکھلایا گیا ھی - فرشتے
اونکے محتاج ھین - اور پیغمبران اولو العزم مین رسالت و نبوت
و امامت جمع تھي - قران مجید کے پہلے جزء پندرھوین رکوع
سورۂ بقرہ مین ھي - خطاب بحضرت ابراھیم علیہ السلام [بالتحقیق
مین گردانئے والا ھون تجھکو واسطے ادمیون کے امام فقط] لوقا کي
انجیل کے بارھوین باب مین ھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے
حواریونکو فرماتے ھین [جب تمھین عبادت گاھونمین اور قاضیون
اور کتوالون کے آگے لے اوین تم یہہ فکر نکرو - کہ کیونکر اور کیا جواب
دوگے اور کیا کہوگے - کیونکہ جو تمھین کہنا چاھئے - روح قدس
اوسي گھڑي تمھین سکھا ویگي الخ] اگر حضرت اپنے حواریون کو
سب کچھہ جو ھونیوالا تھا فرما دیتے تو وہ حواري روح قدس کے
سکھانے کے محتاج نہوتے - اور حضرت کے فرمانے مین خبر آیندہ کی
بھي ھی - کہ حواری پکڑے جائینگے اور تکلیف اوٹھاوینگے - اور

ان پیغمبرونکا علم و دین ایک هی لوگونکی سمجهه کا تفاوت هی -
قران مجید کے بائیسوین جزء سترهوین رکوع سورۂ فاطر مین هي
[پس هرگز نهین پاویگا تو واسطے سنت الله کے تبدیل - و هرگز
نهین پاویگا واسطے سنت الله کے تحویل فقط] حلال خدا حلال هی
همیشه کے واسطے اور حرام خدا حرام هی همیشه کے واسطے - اور
خاتم پیغمبران کے اوصیا سب مخلوقات جن و انس و ملائکه سے
افضل هین سوائے اپنے متبوع کے - اسکے واسطے مین اپنے بارهوین
امام کے لئے که پیدا هوئے ۲۵۵ دوسو پچپن هجری مین - اور هماری
نظرون سے جیسے حضرت عیسی علیه السلام غائب هین دلیل لاتا
هون - ساتوین باب رسالۂ دانیال نبی علیه السلام سے - که وه افضل
هین حضرت عیسی علیه السلام سے - نوان اور دسوان آیه [مشاهده
کیا مینے که تختین سب سرنگون هوئے - اور عتیق الایام یعنی پرانے
دنونکا یعنی بڑی عمر والے نے جلوس فرمایا - لباس اوسکا مانند
برف کے سفید تها - اور اوس کے سرکے بال مانند پاکیزه پشم کے -
اوسکا تخت مانند آگ کے شعله کے - اور اوس کے چرخ یعنی پهئے
مانند جلنی والي آگ کے تهے آگ کي نهر اوسکے آگے سے جاري هوکے
روان هوئي - هزاران هزار نے اوسکی خدمت کی دس هزار در دس
هزار اوسکے آگے کهڑے هوئے - محکمه آراسته هوا دفتر کهولے گئے - آیه
۱۳ و ۱۴ مینے راتکے رویا مین دیکها که وهین مانند ایک انسانکے
فرزند کے آسمانکے بادلونکے ساتهه آیا - اور عتیق الایام تک پهنچا -
اور اوسکو اوسکے پاس نزدیک لائے - اور سلطنت و جلال و مملکت
اوسکو تسلیم هوئي - تا که سب قومین اور طائفے اور اهل زبانین

اوسکی خدمت کرین - اوسکی سلطنت سلطنت ابدی هی که کبھی زوال نپاوے اور اوسکی مملکت کو نقصان نهووے آیه ۲۲ مادامیکه عتیق الایام پهنچا - اور حکومت حق تعالی کے مقدسونکو تسلیم هوئی - اور وه وقت پهنچا که مقدس سب مملکت کے مالک هوئے آیه ۲۷ اور مملکت و سلطنت و بزرگی مملکت سب اسمان کے نیچے حق تعالی کی مقدس قومونکو سونپی جائگی - که اوسکی مملکت مملکت ابدی هی - اور سب سلطنتین اوسکی بنده وفرمان بردار هونگي فقط] فرزند انسان حضرت حزقیل علیه السلام کو کهتے تهے - اور حضرت عیسی علیه السلام کا بهي لقب مبارک هی اور اون حضرت نے بهی فرمایا هی که مین بادلون پر آونگا - اور وه حضرت عتیق الایام کے پاس یعنے همارے بارهوین امام کی خدمت مین لائے جائینگے - اور مقدس سب اطاعت کرینگے - یهی معنے بارهوین امام کی افضلیت کے هین - اور یهی خبرین اور انبیا کے رسالون مین خصوصاً یوحنا حواري کے مشاهدات مین هین - اور قیامت صغری کا احوال اور رجعت کرنا بهت اچهے اچهے لوگونکا اور بهت بڑے بڑے لوگونکا اون کتابون مین خصوصا زبور مین بکثرت مذکور هي - اور هماری حدیثون مین بهت تفصیل و بسط کے ساتهه هی - اور سواے شیعونکے اور کوئی مسلمان رجعت کا اعتقاد نهین رکهتا - مگر حضرت عیسی علیه السلام کی رجعت کا اقرار کرتے هین - اور بارهوین امام کو کهتے هین که بعد پیدا هونگے مینے ایک یهودي کے ملا سے پوچها اوسنے کها که عتیق الایام سے مراد الله تعالی هی اور وه فرزند انسان ابهي پیدا نهین هوا - بعد پیدا هوگا - مینے کها که

تمہارے مذہب مین هی که خدا نےدنونکو پیدا کیا - اور اوسکے کپڑے اور بدن اورسر اور بال نہین هی - کچھه جواب ندے سکا - اندنون ایک کشیش صاحب نے فرمایا که اوسوقت کے لوگ خدا کو اچھی طرح سے نجانتے تھے اسواسطے ایسا فرمایا میننے کہا انہین آیونمین حق تعالی کا لفظ مکرر هی تو وه لوگ اوسکو جانتے تھے تو چپ هوئے *

چوتھی فصل

پہلے مخلوقات مین سے پانی هي - اوسي کو هوا و جوّ و فضا و فراغ بھي کہتے هین - اوسي سے صانع تعالی شانه نے سب چیزون کو پیدا کیا - خواه کلام خواه ارواح خواه عقول خواه ملائکه خواه انبیا خواه روشني خواه رنگ وغیره - اور وه سب جسم هین - وه فراغ جتنے اجسام هین سبکا حامل هي - اوسکا حامل سواي قدرت صانع تعالی شانه کے کوئی نہین - سب اجسام کا وه حیز هي - اوسکا کوئی حیز نہین سب جواهر و اعراض کا وه حامل هي - جب اوسکو ٹکرا ٹکرا فرض کرو تو هر ٹکرا جسم هي - اگر پہلا امتداد اوسمین فرض کرو خط هی - یہی کم متصل هی - اور جب اوسکے ایک طول یا ایک ٹکرے کو دوسرے طول یا ٹکرے کیطرف چھٹائی بڑائي یا برابري مین نسبت دین کم منفصل قار الذات هی جسے عدد کہتے هین - پس وه عدد بھی جیسے جو غیر محدود هی - اور جب ایک خط یا اوسکے ایک ٹکرے کو متحرک فرض کرین کم منفصل غیر قارالذات هی جسکو زمانه کہتے هین - اور سب تقدیر یعنی هندسه اوسمین هی - اور وه جوّ مقابل مین عدم محض کے هی جسطرح عدم محض صلاحیت نہین رکھتا که موصوف هو

بتلا هی یا عدم تنا هی اسي طرح سے وجود فراغ کا هي - مشتبه نهو که صانع تعالی شانه کو بهی موجود کهتے هین مینے پهلی فصل مین بیان کیا هي که معنے اوس کے یهه هین که وه صانع معدوم نهین که معدوم صلاحیت صانعیت کي نهین رکهتا اوس صانع کے وجود کو هم نهین جان سکتے صرف بتلانے کے واسطے هي - جلد چهاردهم بحار الانوار صفحه ۱۵ و ۲۳۳ مین ابوبکر خضرمی نے همارے چهتے امام سے روایت کی هی حدیث طویل مین [که هوا محدود نهین کي جاتی فقط] اوسی جلد کے صفحه ۲۵۴ مین هشام بن حکم روایت کرتا هي اونهین امام همام سے حدیث طویل مین [نهین هی نیچے ریح عقیم کے مگر هوا اور ظلمات اور نهین هی اوسکے پیچهے سعت و نه ضیق اور نکوئي چیز که توهم کي جاي فقط] اوسي جلد کے صفحه ۲۵۹ مین همارے عالم سید مرتضی علم الهدی نے جواب مین ایک سائل کے فرمایا که فراغ وصف نهین کیا جا تا بتنا هی یا عدم تنا هی در حقیقت بلکه مجازا و اتساعا کهتےهین - اور فراغ نه جوهر هي نه عرض و نه قدیم و محدث هی اور نه وه ذات هی و نه معلوم هی مانند اور معلومات کے فقط] اوسی جلد کے صفحه ۱۹ مین داؤد رقی روایت کرتا هي همارے چوتهے امام سے حدیث مین [بالتحقیق الله نے حمل کیا اپنے دین و علم کو پانی پر قبل هونے زمین و آسمان وجن و انس و شمس وقمر کے فقط] اور اوسی جلد و صفحه مین محمد بن عطیه روایت کرتا هي همارے پانچوین امام سے حدیث مین [پیدا کیا الله نے اوس چیز کو که سب چیزین اوس سے هین اور وه پانی هی که سب چیزونکو اوس سے پیدا کیا پهر گردانا نسبت هر چیز کو پانی کیطرف اور نهین گردانا

واسطے پانی کے کوئی نسبت کہ مضاف ہو اوسکی طرف - اور پیدا کیا چلنے والی ہوا کو پانی سے تس پیچھے مسلط کیا ریح کو پانی پر- اسی حدیث مین بعد ایک سطر کے ہی [تس پیچھے پیدا کیا اللہ نے آگ کو پانی سے فقط] اور اوسی جلد و صفحہ مین محمد بن مسلم روایت کرتا ہی انہین امام ہمام سے کہ فرمایا [تھی ہر چیز پانی - اور تھا عرش اوسکا پانی پر پھر امر کیا اللہ عزوجل نے پانی کو پھر مضطرم کیا یعنی روشن کیا آگ کو تس پیچھے امر کیا آگ کو پس خمود ہوئی یعنی بجھہ گئی پھر بلند ہوا اوسکے بجھنے سے دھوان پس خلق کیا اللہ نے اسمانونکو اوس دھوئے سے اور پیدا کیا زمین کو خاکستر سے الخ] میننے حدیثون مین سے کئی حدیثین استشہاد کے واسطے موضع حاجت کو لکھا وگرنہ چودھوین جلد بحار الانوار مین اس قسم کی بہت حدیثین ہین - میری غرض اس سے یہہ ہی کہ لوگ حدیثونکو دیکھین اور حکماء متاخرین کے اقوال کو اون حدیثون سے مقابلہ فرماوین اور نتیجہ نکالین - خلجان نہو کہ کہین ہوا فرمایا کہین جوّ کہین پانی کہین ظلمات - ہوا یا جوّ کے ایک معنی ہین - اور اصل پانی ہوا یا جو اوسکے اوصاف ہین - اور یہہ پانی جو ہم دیکھتے ہین اور استعمال مین لاتے ہین کثیف ہی - پانی کے معنی مین لطافت ہی - سو اس پانی مین نہین ہی - اور ظلمات اسواسطے فرمایا کہ دیکھا نہین جاتا بسبب لطافت کے - آنکھ اور روشنی اوس سے پیدا ہوئی ہی - اس واسطے قران مجید مین ظلمات کو جمع کے لفظ سے فرمایا کہ بہت ہی - اور نور کو مفرد فرمایا - اور جسطرح سے ہم زمین کے قطعات کو آپسمین ممتاز پاتے ہین اور پانی کو شیرین

و شور و تلخ پاتے ھین - اور ھوا کو گرم و سرد و سموم و دمہ سے تعبیر کرتے ھین - حکماء متاخرین فرنگ نے ھوا کو کئی قسمت کیا ھی ایک قسم اوسکا آکسجن ھي - اور آکسجن وہ ھي کہ حیات و تنفس کا مایہ ھي اور اوسی سے آگ روشن ھوتی ھي - دوسری قسم کو نیٹروجن اور یونانیي مین ازوت کہتے ھین معنے اوسکے بیجان کے ھین - جانور اوسمین زندگانی نہین کرسکتا نفس نہین کھینچ سکتا اوسمین آگ بجھہ جاتی ھی - اور ھوا جو مجاور ھي اس زمین کے جس پرھم رھتے ھین مرکب ھی ایک خمس آکسجن اور چار خمس نیٹروجن سے اور پانی مرکب ھی ایک ثلث آکسجن اور دو ثلث ھیڈروجن سے اور ھیڈروجن بدبو بخار ھی کہ گرم لوھے پر پانی ڈالنے سے یا گرم لوھے کو پانيي مین ڈبا نے سے مانند حباب کے بخار اوٹھتا ھی اوسي بخار کو جمع کرنے سے ھیڈروجن ھاتھہ آتا ھی - اوسی ھیڈروجن سے غبّارا بلند ھوتا ھی - اور اوپر جاتا ھي - اور ھیڈروجن کا گیاس آکسجن کے گیاس سے آٹھوین حصہ سبکترھي - اور ایک قسم ھی کوئلے کا گیاس کہ کبھی نیٹروجن اوس سے جدا نہین ھوسکتا - اور چلنے والی ھوا کو عربی مین ریح کہتے ھین اور جیسے جیسے اوپر جاؤ ھوا کو لطیف ترپاؤگے اور جّو بالذات ساکن ھی - چودھوین جلد بحار الانوار کے صفحہ ۱۷ مین محمد بن مسلم روایت کرتا ھي ھمارے پانچوین امام سے - [کہ ھوا جاري نہین ھوتي الخ]

پانچوین فصل

صانع تعالی شانہ نے اس جوّ مین کہین کم کہین زیادہ حرارت پیدا کیا اور حرارت کو خاصیت بخشي کہ چیزونکو پہلاوے اور متحرک کرے اور دوسری چیزونکو اپنی طرف کہینچے اوسی سے ریح پیدا ہوئی - اوسنے اس پاني کو جیسے مشک مین مکھن متھتے ہین تلے اوپر زور سے گھمایا نیچے کا اوپر اوپر کا نیچے کردیا اوس سے کف پیدا ہوا اور بڑھتا گیا - اور سخت ہوتا گیا اوسی سے یہہ زمین جس پر ہم رہتے ہي اور سب تارے پیدا ہوئے - اوسی کے بخار سے آسمان کہلایا - پڑھو پہلا خطبہ جو کتاب نہج البلاغہ مین ہمارے پہلے امام سے ہی اور بھي خطبہ اور حدیثون کو - اور جانو جو چیز مخلا بالطبع ہو کے صورت پکڑیگي گول ہوگي اسواسطے کہ گول کم جگہہ کو گہیرتی ہی اور اوسمین گنجایش بہت ہوتي ہی اور ابسط اشکال ہی - خصوصا جب کوئی چیز اوس کو جذب نکرے - اور ضرور ہوا کہ وہ کرہ بسبب بھرنے حرارت و ریح کے اوسکے اندر ہلکا ہو اور دوحرکت کرے ایک وضعي یعنے اپنے اوپر دوسری اینی یعنے ایک جگہہ سے دوسري جگہہ جاوے - اور ضرور ہی کہ دونون حرکت گول ہو - حرکت وضعی ظاہر ہی - اور حرکت اینی اس لئے کہ کوئی چیز اوسکو نیچے اوپر دھنے پائین نہین کہینچتي - گول باسن مین پانی کو جوش دو دیکھو سب اجزا اوس پانی کے گول گہومینگے اگر گول ظرف بھی نہو - تو خیال کرنے سے معلوم ہوگا کہ اجزا جو نیچے اوپر گھومتے

هین طالب هین گولائي کے اور چونکہ حرارت دورکی چیزونکو اپنی طرف کھینچتي هی - اوسي قوت کا نام جاذبہ هي - اس صورتمین چونکہ بہت کرات هوا مین هین چاهئے کہ حقیقی گولائي کو چھوڑ کے بیضي شکل پر حرکت کرین خواہ بیضي گول هو خواہ بیضي مستطیل هو موافق قوای جاذبہ کرات کے - اور خود یہہ کرات بھی بسبب ایک دوسرے کے جاذبہ کے اور بسبب حرکت وضعی کے گول حقیقي نہین هین بلکہ شلجمي شکل رکھتے هین - جو چیز گول گھومے گي وہ اپنے دو قطب کیطرف سے پھن یعنے چپٹي هوگی - اسی سبب سے اس زمین کا جسپر هم رهتے هین قطر خط استوائی پینتیس ۳۵ میل انگریزی بڑا هی اوسکے قطر قطبی سے - ایک گولہ خراطو تو دیکھو کہ بیچ سے قُپ اوسکا زیادہ هوتا جاتا هی اوس طرفسے جہان دو طرف سیخ مین وہ گولہ بند هی - اور مرکزان سب حرکتون کا اگر وضعي هي تو بیچون بیچ اوس کرہ کے هوگا - اگر ایني هی تو بعض کرہ بعض کرہ کا مرکز هوگا - اور وہ بھی حرکت وضعی و ایني کریگا اور بعض کرون مین حرکت ایني ایک سے زاید بھی هوتي هی - زمین و آسمان اور چاند اور سورج اور تارے انھین الفاظ کے معنے سب زبانون مین قدیم سے هین - اور بہت ظاهر هین اور بطور کلیت مستعمل هین - زمین و آسمان دو لفظ هین ایک معنے مین - فارسی مین زمین باعتبار انجماد کے اور آسمان باعتبار گردش کے - اور عربی مین آسمان کو سما کہتے هین باعتبار علو کے - اور زمین کو ارض کہتے هین باعتبار سفل کے - هم اگر آسمان

پر هون زمین کو اپنے اوپر دیکھینگے - جیسے اب آسمان کو دیکھتے هین اسی طرحسے سب کرات کے لوگ - صرف مرکز کے طرف پستي کہی جایگی - اور محیط کے طرف بلندي - اور به نسبت همارے پانو کیطرف پستی - وتحت سر کیطرف بلندی و فوق - اسی طرحسے سب سمتین هین - پورب جو چیز که همارے طرف آوے وه جانب اوسکا پورب هے - اور همسے سیدها گذر کے چھپ جائے وه سمت اوسکا پچھم هي - عربی مین پورب کو مطلع کہتے هین یعنے برآمد هونے کي جگهه اور پچھم کو مغرب کہتے هین یعنے نظرون سے چھپنے کی جگهه - اور مشرق کہتے هین سورج کے نکلنے کی جگهه اور تغلیبا آدھے افق کو جدھر سے سب تارے نکلتے هین کہتے هین - اور مغرب اوسکے مقابل مین - اور مطلع اور مشرق و مغرب کے معنے مین ضمنا حرکت هي بعبارت آخری بر عکس اول کے جہانسے هماری حرکت شروع هوئي همارا مغرب هي اور جسطرف هم جاتے هین همارا مشرق - یهي معنی سب کرون مین ملحوظ هین - اسی طرحسے جس کره سے روشني نکلتي هي وه کره اوس روشنی کا مشرق اور وه حد جدهر روشنی جاتی یا وه حد جہان روشني نہین پهونچ سکتی مغرب هي - پس جتنا هم ستارونکو اور فاصلونکو دیکھتے هین باعتبار پستی کے زمین اور باعتبار بلندي کے آسمان هي - جس کره پرهم رهتے هین اور زمین کہتے هین اسی طرحسے جتنا دیکھتے هین زمین هی - اور اوسمین هزاران هزار هزارون قسمکي مخلوقات هي - بطلمیوسی هیئیت کے پیرو باوجودیکه منطق مین پڑھتے هین که هر چاند مین گہن لگتا هي جب

زمین مابین سورج اور چاند کے حائل ہو کہ دلالت کلیت پر کرتا ہی تو کہتے ہین کلی منحصر در فرد ہي اسیطرحسے سورج کو بھی کلی منحصر در فرد کہتے ہیں *

چھٹی فصل

قرآن مجید کے چوبیسوین جزء سولہوین رکوع سورۂ سجدہ مین ہی [تس پیچھے قصد کیا اللہ نے آسمان کي طرف و حال یہہ ہی کہ وہ دھوان ہی فقط] اور چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۹۵ مین ابی عمران کندی سے روایت کی کہ پوچھا ابن کوّا نے حدیث مین ہمارے پہلے امام سے کہ کتنا فاصلہ ہی درمیان آسمان و زمین کے ۔۔ حضرت نے فرمایا [مدبصر اور جو دعا کہ ذکر کیا جائے اللہ پھر سنے ۔ نہین کہتے ہین ہم غیر اسکے فقط] اور قرآن مجید مین بھی جہان تک سب تارے دکھلائي دیتے ہین آسمان دنیا فرمایا ہی ۔ حکماء متاخرین فرنگ نے رصد کے رو سے کہا ہی کہ جتنی قوت ستارہ بینونکی زیادہ کی جاي تو یہہ فضا مملو سحابي ٹکرونسے اور مجمع کواکب متمایزہ ایک دوسرے سے نظر آتا ہی ۔ چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵ مین حسین بن خالد ہمارے آٹھوین امام سے روایت کرتا ہی کہ کہا مینے کہ خبر دے مجھکو قول اللہ سے کہ فرمایا کہ آسمان صاحب حبک ہی پس فرمایا وہ بستہ ہي بطرف زمین کے ۔ اور شبکہ کیا اپني انگلیون کو پس مینے کہا کہ کسطرح وہ بستہ طرف زمین کے ہوسکتا ہی ۔ اور حال یہہ ہي کہ اللہ فرماتا ہی بلند کیا آسمانون کو بغیر

ستونون کے کہ دیکھتے ہو اوسکو - پس فرمایا سبحان اللہ آیا نہین فرماتا ہے بغیر ستونون کے کہ دیکتے ہو - کہا مینے ہان پس فرمایا پس وہان ستونین ہین ولیکن نہین دیکھتے ہو اوسکو - کہا مینے کسطرح سے ہی وہ اللہ مجھکو تمہارے اوپر فدا کرے - کہا پس کھولا اپنے بائین ہاتھہ کی ہتھیلی کو تس پیچھے رکھا دہنی ہتھیلی اوسپر - پس فرمایا یہہ زمین دنیا ہی اور آسمان دنیا اوسکے اوپر ہی فوق اوسکے قبہ - اور دوسری زمین فوق آسمان دنیا ہی اور دوسرا آسمان فوق اوسکے قبہ - اور تیسری زمین دوسرے آسمان کے اوپر ہی - اور تیسرا آسمان اوس کے اوپر قبہ ہی - اور چوتھی زمین تیسرے آسمان کے اوپر ہی اور چوتھا آسمان فوق اوس کے قبہ ہی - اور پانچوین زمین فوق چوتھے آسمان کے ہی - اور پانچوان آسمان فوق اوس کے قبہ ہی - اور چھٹی زمین پانچوین آسمان کے اوپر ہی اور چھٹا آسمان اوس کے فوق قبہ ہی - اور ساتوین زمین چھٹے آسمان کے فوق ہی - اور ساتوان آسمان فوق اوسکے قبہ ہی - و عرش رحمن تبارک و تعالی ساتوین آسمان کے اوپر ہی اور قول اللہ کا اللہ ایسا اللہ کہ پیدا کیا سات آسمانون کو اور زمین کو مثل آسمانونکے الخ] قرآن مجید و حدیثون سے صاف ثابت ہوا کہ جہان تک ہماری نظر کام کرتی ہی آسمان دنیا ہی - اور ویسا ہی چھہ آسمان اور ہین اس آسمان کے اوپر - اور آسمان نہین ہی مگر زمین کی حد - اور زمین کی نہایت - اور زمین مین ہر قسم کی مخلوقات رہتی ہین - اور یہہ ثابت کہ ہمارا منتہای بصر ہی

آج تک حکماء فرنگ نے کسي طرح سے اوس کی دوریون کو نهين دریافت کر سکے - یهه آفتاب که اوسکی روشنی آٹهه دقیقه اور تیره ثانیه مین هماری زمین تک پهچنتي هی اوس بعد پر هو که بقدر بڑے ثوابت کے دکهلائی دے - تین برس یا زاید مین اوسکي روشني زمين تک پهنچیگی - تو خیال کرنا چاهئے که عرش کي دوري کتني هو گي - صانع تعالی شانه کی قدرت کو تصور کرنا چاهئے که سب گول معلوم هوتا هے - ثوابت کے رهنے والے همکو اوپر دیکهینگے - جیسے هم ثوابت کو اوپر دیکهتے هین اون لوگون کو بهي سب دنیا گول دکهلائي دیگي - پس یهه زمین جسپر هم رهتے هین - کسی طرح مرکز عالم نهین هو سکتي - قرآن مجید اور حدیثون سے معلوم هي که سات زمین اور سات آسمان هین - اور ساتوین آسمان مین که چهه آسمانونپر محیط هی بهشت هی - اور ساتوین زمین مین که چهه آسمانون کی محاط هی جهنم هي - یعنے پهلا آسمان ساتوین زمین - اور ساتوان آسمان پهلی زمین - اسلئے که مبدء صعود سفل سے هوتا هي - اور مبدء نزول علو سے - و اگر نهین تو زمین و آسمان کو نیچے سے گن کے جاؤ تو اوپر سب کے ساتوین زمین اور ساتوان آسمان هوگا - جیسا که حسین بن خالد نے همارے آٹهوین امام سے روایت کی اگر اوپر سے شمار کرکے آؤ تو برعکس هوگا - اور بهشت و دوزخ کو لغو نه سمجهنا چاهئے - منکرون کو مین جهنم بچشم معاینه کروا دیتا هون - که آنکهون سے دیکهه لین - حکماء فرانس نے دایرۂ نصف النهار کو جو اس زمین کو جسپر هم رهتے هین

قاطع هی یعنے جو دایرہ قطب شمالی و جنوبی زمین سے گذرے اوسکو چار کرور یعنی چالیس ملیان یعنی چالیس هزار هزار حصون پر قسمت کیا هي - یعنے ربع دایرہ کو جو مابین قطب شمالي و خط استوا کے هي ایک کرور یعنے دس ملیان یعنے دس هزار هزار حصون پر قسمت کیا هي - هر ایک حصه کو متر کہتے هین بکسر میم و فتح تاء مثناۃ فوقانی معنے مین مقیاس کے - اور یہہ متر وحدت هی مقیاس کا - جیسے وجب و دست و گز و قدم و غیرہ - پہر هر متر کو دس پر قسمت کیا هی هر حصه کو دیسي متر کہتے هین - پہر هر دیسی متر کو دس پر - اوسکو سنتی متر - اور هر سنتی متر کو دس پر قسمت کیا هي اوسکو میلی متر کہتے هین - پس میلی متر ایک جزء هزار جزء متر کا هي وعلی هذا القیاس - اور جانب صعود مین هر دس متر کو دیکا متر و هر دس دیکا متر کو اکتو متر و هر دس اکتو متر کو کیلو متر کہتے هین - پس هر کیلو متر هزار برابر متر کے هی - اسی طرح سے جتنا چاهین بڑهتے جائین - اور حبوب یعنے گولیان اور موائع جیسے پانی اور تیل هي اوسکی مکیال کي وحدت کو لیتر کہتے هین - کہ عبارت هي ایک دیسی متر مکعب سے یعنے هر ایک طول و عرض و عمق ایک ایک عُشر متر - و عُشر لیتر کو دیسی لیتر و عُشر دیسی لیتر کو سنتی لیتر و عُشر سنتي لیتر کو میلي لیتر کہتے هین - اور صعود کي جانب کو دیکا لیتر اکتو لیتر کیلو لیتر کہتے هین - اور وزنونکی وحدت کو کرام کہتے هین وہ برابر هی دیسی متر مکعب کے - اندونون یعنے لیتر اور کرام کو اندازہ کرتے هین اوس ظرف سے جسمین آب مقطر اوتنا سماي

اس لئے کہ اگر پانی مقطر نہوگا تو مقدار اوسکا مختلف ہوگا ۔ ہلکا یا بھاری ۔ اور متر مکعب کا نام استیر ہی جسکو ہم استار یا سیر کہتے ہیں ۔ اور زمین کی پیمایش کے مقیاس کو آلار کہتے ہیں ۔ ہر جانب سے دس متر ۔ اور جانب صعود و نزول کو اوسی قیاس پر ۔ اور یہہ مقیاس قوم و بلاد کے اختلاف سے مختلف نہیں ہوتا ۔ اسواسطے میں نے بسط دیا ۔ جب یہہ جانا تم نے تو جانو کہ تجربے اور امتحان سے اون حکیموں نے دریافت فرمایا ہی کہ جتنا زمین کے نیچے جاو گرمی بڑھتی جاتی ہی ۔ ہملوگ بھی کونئے میں جانے سے کچھہ سمجھتے ہیں ۔ اور وہ گرمی اتنی بڑھتی جاتی ہی کہ جب نیچے بقدر لاکھہ متر یعنے سو ہزار متر کے جاویں وہاں اتنی گرمی ہی کہ لوہا اور پلا تینا پگھل جائیگا ۔ تو کیا احوال ہی اوس گرمی کا کہ اس زمین کے مرکز کے آس پاس ہی ۔ وہ مرکز تقریبا چھیا سٹھہ لاکھہ متر یعنے چھہ ہزار ہزار و چھہ سو ہزار یعنے چھہ ملیان و چھہ سو ہزار نیچے ہی ۔ دوسرے کرونکو جیسے چاند اور سورج و غیرہ تارے ہیں اسی پر قیاس کرو ۔ جب یہہ سب پٹاخے پھوٹینگے تو کیسا دریا آگ کا جوشماریگا ۔ پڑھو قران مجید کو اور دیکھو تیسری جلد بحار الانوار کو کہ اوس آگ کو کسطرح سے بیان فرمایا ہی ۔ اور اوسکی ہر قسم کو بتلایا ہی کہ عقل تصور کرنے سے جل کے خاکستر ہوجاتی ہی ۔ اسی طرح سے خیال کرو بہشت کا کہ پہلی زمین اور ساتوین آسمان میں ہی ۔ کہ اوسکی بزرگی کو قرآن مجید میں فرمایا ہی کہ عرض اوسکا مانند عرض آسمانوں اور زمین کے ہی ۔ جوں جوں اوپر کو جاویں ہوا کی لطافت زیادہ

هوتی جاتي هی تو ساتوین آسمان پر کیسی لطیف هوگی وهانکے باشندے کیسے کیسے مزہ چکہتے هونگے - بہشت کا بیان بهی اوسی تیسري جلد بحارالانوار مین بہ تفصیل مذکور هی - معلوم هوتا هی وهانکی هوا سب اکسجن هی - اوسمین نیٹروجن اور هیڈروجن نہین هی - صانع تعالی شانہ نے همکو دوزخ پر بسایا کہ عبرت پکڑین اور ساتوین آسمان کے رهنے کی لیاقت حاصل کرین - بہشت و دوزخ سے انکار نکرو اور پیغمبرونکے کلام کو سچا جانو - کسی پیغمبر سابق نے اوس هوا اور اوس آگ کو اوس تفصیل سے نہین فرمایا جیسا کہ همارے امامون نے بیان فرمایا

ساتوین فصل

جب ریح نے اس جز کو تلے اوپر گھمایا تو اوس جز مین جابجا پہلن پیدا هوا اور بڑھتا گیا - تا کہ یہہ کرے سب نمود هوے - تو ضرور هی کہ وہ کف ابتدا مین بہت هی چھوٹا اور غیر محسوس هو اور بتدریج بڑھے کوئی چھوٹا کوئي بڑا اور آپسمین ایسے فاصلے سے هو کہ تاثیر جاذبہ ایک دوسرے پر اثر کرے اگر ایسا نہو تو وہ جو سارے کا سارا ایک کرہ هوجائیگا تو جو کرہ کہ هم اسپر ساکن هین پہلی سطح اوسکي مکہ معظمہ کی هی جہان مسجد حرام هی - کہ اهل اسلام اوسکي طرف نماز اور اوسکا طواف کرتے هین - بعد مسجد حرام کے نیچے سے بڑھتي گئی جتنا کہ صانع تعالی شانہ نے چاها اور اوسکے مقابل مین پانی چوس لیا گیا - مکہ کے معنے لغت اور حدیثون مین چوسنے کے هین - اور سب

کرونمین جو سطح پہلی پیدا ہوئی ہوگي وہی جگہہ مطاف و مسجد وہانکے باشندون کي ہوگي - باوجودیکہ جب سے اس زمین نے صورت پکڑا کیا کیا تغیرات اوسمین نہین ہوئی اور نہین ہوتی ہي - ہزارون جزیرے نمود ہوئے اور جاتے رہے پہر بہی پانی کا انبوہ تقریبا اوس کے مقابل مین ہي یعنے نیچے سے اوسکے پانی چوس لیا گیا - اور مکہ کو ام القری بہی کہتے ہین - یعنے سب گانوٗ کی ما - اسواسطے کہ سب زمین اوسکے نیچے سے پہیلائی اور بڑہائی گئی یعنے اس کرہ کی پہلي خشکي اور آبادي ہي - اور حدیثون مین آیا ہي کہ مسجد حرام محاذي بیت المعمور کے ہی - اور بیت المعمور مطاف و مسجد فرشتگان ہی چوتہے آسمان پر - اس سے صاف ثابت ہوا کہ چوتہے آسمان مین جس کرہ پر وہ بیت المعمور ہي اوسکي حرکت وضعي کا قطب زیرین بیت المعمور مین ہوگا - اور حرکت اپني اوس کرہ کی مانند حرکت وضعي اس زمین کے ہوگی یعنے تابع مین حرکت وضعی زمین کے - اور دوسری اور تیسری اپني حرکت اوسکي تابع حرکت اپني زمین کے تاکہ مسجد حرام کی محاذات بیت المعمور کے ساتہہ برابر و دائم رہے - حدیثون مین آیا ہی کہ اگر بیت المعمور سے کوئی چیز پہینکی جاوے وہ سیدہی مسجد حرام مین آریگي - پس ہملوگون کا سر جب مطاف مسجد حرام مین ہونگے مقابل مین اون لوگون کے سر کے ہوگا جو مطاف مین بیت المعمور کے ہونگے - چونکہ ہر کام مین خصوصا عبادت مین کوئی سمت چاہئے تو اہل اسلام اس جہت سے اوسکی طرف مونہہ کرتے ہین - اور جہان کہین متعذر ہین معذور ہین -

اور حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے وہ مسجد حرام سب انبیا کا مطاف ہی - اور چاہ زمزم وہ کونوان هي جو حضرت اسمعیل بن حضرت ابراهیم علیهما السلام کے واسطے نمود هوا - جسکا نام اونکي ما حضرت هاجر علیها السلام نے بیرالحی الرائی رکھا - یعنے جیتے اور دیکھنے والے خدا کا کونوان - اور برسوین دن هزارون حاج اوسکا پاني استعمال کرتے هین - اور اپنے وطن مین سوغات لیجاتے هین - اوسکا پاني جون کا تون رهتا هی - دیکھو تورات و قرآن مجید کو - تو اهل اسلام اوسکا طواف کرنے اور اوسکی طرف توجه کرنے مین کسي طرحسے مشرک اور بت پرست نہین هین - حدیثون مین آیا هي که سب ریح یعنے چلنے والی هوا مکه معظمه سے نکلتی هي - مینے چوتھی فصل کے آخر مین کہا هی که جو بالذات ساکن هی گرمی پانے سے متحرک هوگا اور گرمي آفتاب کي نہین هوسکتی اسواسطے که آفتاب کی شعاعونکا مونه اس زمین کی طرف هی - تو جو هوا مجاور زمین هي اور اوسکے شعاعونکے سامھنے - اوسے گرم کرکے زمین کے اندر گھساویگا - البته نیچے کي گرمی پانے سے نیچے کی هوا هلکي هوکے اوپر کو جائیگی - اور اوپر کی هوا جو سرد هی نیچے کو آویگی اور هوا اس هیر پھیر مین متحرک هوگی بعینه جیسے پانی کے ظرف کے نیچے آگ جلانے سے نیچے کا پاني گرم هوکے اوپر جاتا هی اور ٹھنڈھا پاني اوپر کا نیچے آتا هی تو اسی طرح سے هوا هی - جتنا زور حرارت کا هی اوسی موافق وہ هوا اپنے واسطے عرصه پیدا کریگی - ابخرے جو زمین اور پاني سے اوٹھتے هین اوس سے بھی هوا متحرک هونی هی - اور جو پہاڑ چارون طرف اس موقع سے بنائے گئے هین که مانند مکانون کے

بادگیرونکے هین - وہ بھي مانند بادگیرون کے اوپرکي هوا کو نیچے کھینچکے لاتے هین - اور مانند طوفان کے هوا کو جنبش دیتے هین - لیکن اصل طوفان وہ هی کہ زمین کے اندر سے راستہ پانے سے گرم هوا جو اوسمین محبوس هی نکلے - جس مقدار وہ هوا نکلیگی آتناهی طوفان هوگا - قوم عادکي هلاکت کے واسطے سوئی کے سوراخ کے برابر نکلی تهی - پڑهو قران مجید و حدیثون کو - اور طوفان نوح علیه السلام مین بهی وہ هوا شاید کچھ زیادہ زمین کے نیچے سے نکلي هوگی کہ دریاونکے پانی کو بہت پھولایا اور زمین سے جو پانی اوسکے اندر چھپا هي اوپر نکالا اور اوپر کے پانی نے بهي مدد کیا اوسکي کیفیت قرآن مجید وحدیثون سے دریافت کرو - اوسکو لغو نہ سمجھو سنہ ۱۸۶۴ع کے پانچوین اکتوبر کو کلکتہ اور اوسکے نواح مین تخمینا پچیس کوس تک ایسا طوفان هوا متصل دریاي شور کے تخمینا پینتیس فت پاني معمولی سطح آپ سے اونچا هوا اور خاص کلکتہ مین تخمینا پچیس فت کے سطح آب سے اونچا تخمینا پچاس هزار آدمی اور اڑهائی تین لاکھ جانور اوس طوفان مین تلف هوئے - اوسکے بعد مچھلی بندر وغیرہ مین طوفان هوا پانی دریا کا بہت بلند هوا اور بہت خرابی کیا - اور آسمانسے ایسا کچھ پانی نہین برسا کہ دریا کا پانی بڑهتا - برسات مین کہ سارے هند کا پانی اس کلکتہ کي ندي مین گرتا هی اتنا نہین بڑهتا - خصوصا سمندر سواي جزر و مد کی حالت مین نہین گھٹتا بڑهتا همیشہ ایک حالت پر رهتا هی - اور ضرور هی کہ یہہ گرم هوا زمین سے جهان انبوہ پانی هی اودهري سے نکلے کہ پانی کی زمین نرم

و متعفن دار هوتي هی - اور اوسی کے اندر سے پانی کا بخار
دوسري طرف جاتا هی - چونکه مکه کے مقابل مین انبوه پاني
هي اور مکه کے مقابل سے پانی چوسا گیا تو گویا سب ریح
وهین سے نکلتی هي *

آتهوین فصل

قرآن مجید کے سترهوین جزء پهلے رکوع سورهٔ انبیا مین هی
[نهین گردانا همنے اونکو ایسا جسد که نکهاوین طعام کو فقط] جسد
جسم انسان وجن وملائکه هی - اور در حقیقت مرادف جسم
هی - اور طعام جو چیز کهائي جاي - بحار الانوار کي دوسری
جلد کے صفحه ۷۷۰ مین فتح بن یزید جرجانی روایت کرتا هي
همارے اتهوین امام سے حدیث طویل مین که فرمایا [یا فتح
هر جسم غذا دیا گیا هی ساتهه ایک غذا کے فقط] اور پهلے حصه
تیسري جلد بحار الانوار باب ارزاق و اسعار مین شروع صفحه ۱۲۸
سے بهي ایسی حدیثین هین - اور غذا جس سے نما و قوام جسم هی -
اور قوت کے معنے جو چیز که بدن کو پکڑے رکهے غذا و شراب سے -
جاننا چاهئے که غذا دو قسم کي هوتي هی ایک بطور استحاله کے
جیسا که نطفهٔ کو متعدد حالتین هوتین هین - اور وهي استحاله
گویا دفاع وفضله بهي هی - دوسری غذا که خارج سے اوے اور
داخل بدن هو اور فضله اوسکا داخل سے خارج هو - در واقع یهه
بهی استحاله هی اور ثابت هوچکا که سوائی صانع تعالی شانه
کے سب جسم هی اور اوس صانع نے هر جسم کے واسطے اوسکے

موافق جدي جدي غذائين مقرر فرمائين - ملائکہ و ارواح وغیرہ سب مغتذي هوتے هين اپني غذاي مخصوص سے - حديثونمين هی کہ ملائکہ کي غذا باری تعالی شانہ کی تسبیح هی - جو چیز کہ پہلے صورت پکڑتی هی اور چھوٹي هی غذا اوسکی اوس کے فضلہ سے زیادہ هوتی هی جب تک وقوف کو پهونچے - بعد اتمام حد وقوف کے غذا کم هوگی اور دفاع زیادہ یہانتک کہ تمام هو جای یعنے مرجای - تو جتنے عرصہ مین اوسکو نمود هوي اوسکی تین برابر مدت مین تمام هو جائیگی - اگر خارج سے کوي حادثہ نهو - اسی کا نام موت طبیعی هی - جاننا چاهئے کہ جتنے اسمان و زمین هین اونکے قوت یعنے غذا صانع تعالی شانہ نے اونکے واسطے موافق اونکے معین و مقرر فرمایا هی - اگر اونکو اونکا قوت برابر پهونچتا جاے اور فضلہ اونکا کسی طرحسے دفع نهرے تو برابر بڑھتے جائینگے یہانتک کہ سب اجسام متمائزہ ایک هو جائینگے اور اون مین دوئی باقی نرهیگی - اور یہہ بڑھنا اندر سے شروع هوتا هی اور بڑھنا هی - اور گھٹنا باهر اور اطراف سے شروع هوتا هی - قران مجید کے تیرھوین جزء بارھوین رکوع سورہ رعد اور سترھوین جزء چوتھے رکوع سورہ انبیا مین هي [بالتحقیق هم آتے هین هم زمین کو ناقص کرتے هین هم اسکو اوسکے اطراف سے فقط] صاف دلالت کرتا هی جیسے زمین اندر سے بڑھتی هی اطراف سے استحالہ هو کے گھٹتی هی اور یہان بهی زمین سے مراد سب زمین هی یعنے ساتون زمین اور آسمان اور آدمی کی طاقت سے باهر هی کہ جانے کہ جتنی زمینین هین کسمقدار بڑھتی اور گھٹتی هین آیا بڑھنا انکا زیادہ هی انکے گھٹنے

سے یا برعکس هی - حدیثونسے معلوم هوتا هی که یهه آخری زمانه
هی اس صورت مین گهتنا اونکازیاده هی اونکے بڑهنے سے - حکماء فرنگ
نے حساب سے دریافت فرمایا هی که آدمی کے بدنکے اجزا
جو کسي وقت مین هو وهی بعینه دس برس قبل نتهے - هر
ساعت و هر روز جتنے اجزا حسب مقدار غذا کے نئے هوتے هین اوسی
اندازه سے کم وبیش پسینے وغیره سے دفع هوتے هین - قریب قریب
اسکے احوال درختون کا هی - چودهوین جلد بحار الانوار صفحه ۳ ۹ ۲
حدیث طویل مین جواب مین ایکهزار و چار سي و چار مسئلونکے
جو عبد الله بن سلام حبر نے حضرت خاتم الانبیا سے پوچها
اونحضرت نے فرمایا [ساتوان آسمان جو که متصل هي عرش کے
وا... فرمایا الله نے اوسکو یهه که بلند هو وے اپنے مکانکی طرف
پس بلند هوا - تس پیچهے چهه آسمان باقي کو خلق فرمایا و
امر کیا هر آسمان کو که قرار پکڑے اپنے مکانمین پس قرار پکڑا -
اور آسمانکو سما کها واسطے اوسکی بلندي کے فقط] اوسی کتاب کے
صفحه ۲۱ مین عبید بن زراره روایت کرتا هي همارے چهتهے امام
سے که فرمایا [جب مارے گا الله اهل زمین کو مثل اوس چیز کے
تها خلق و مثل اوس چیز کے که مارے گا اونکي تئین اور اضعاف اسکا
تس پیچهے مارے گا اهل سماء دنیا کو تس پیچهے درنگ کرے گا
مثل اوس چیز کے که خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے
که مارا اهل زمین و آسمان دنیا کو اور اضعاف اوسکے تس پیچهے
مارے گا اهل سماء ثانی کو تس پیچهے درنگ کریگا مثل اوس
چیز کے که خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے که مارا اهل

زمین و سماء دنیا و سماء ثاني کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا اهل سماء سیوم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے کہ خلق کیا زمین کو اور مثل اوس چیز کے کہ خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے کہ مارا اهل زمین و سماء دنیا و سماء دوم و سماء سیوم کو اور اضعاف اسکے تس پیچھے ماریگا اهل سماء چہارم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے کہ خلق کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے مارا اهل زمین و اهل سماء دنیا و سماء دوم و سماء سیوم و سماء چہارم اور اضعاف اسکے تس پیچھے ماریگا اهل سماء پنجم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے کہ پیدا کیا زمین کو اور مثل اوس چیز کے کہ مارا اهل زمین و اهل سماء دنیا اور دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اور پانچوین کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا اهل آسمان ششم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے کہ پیدا کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے کہ مارا اهل زمین و اهل سماء دنیا و دوم و سیوم و چہارم و پنجم و ششم کو اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا اهل آسمان هفتم کو تس پیچھے درنگ کریگا مثل اوس چیز کے کہ پیدا کیا خلق کو اور مثل اوس چیز کے کہ مارا اهل زمین و اهل آسمانون کو ساتوین آسمان تک اور اضعاف اوسکے تس پیچھے ماریگا میکائیل کو تا اخر خبر] اور مثل اسکے هي دوسرے حصہ تیسري جلد بحار الانوار مین صفحہ ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۹ اور چودهوین جلد بحار الانوار صفحہ ۳۱۳ مین هي کہ ایک شخص کے دو لڑکے

پیدا ہوئے توام پس مبارکبادی دی اوسکو ہمارے چھٹھے امام نے تس پیچھے فرمایا اون دونونمین کون بڑا ہی پس کہا اوسنے جو لڑکا پہلے نکلا پس فرمایا اوس امام ہمام نے جو [کہ آخر مین نکلا وہ بڑا ہی آیا نہین جانتا تو کہ اوسکی ما آبستن ہوئی پہلے اوس سے - و بالتحقیق کہ یہہ داخل ہوا اوسکے اوپر پس ممکن نتھا اوسکو کہ نکلے جب تک یہہ نہ نکلے - جو کہ نکلتا ہی آخر مین وہ بڑا ہی فقط] ان تینون حدیثونسے یہہ نتیجہ نکلا کہ جو چیزین خلقت مین بہم پیوستہ ہین تو جو چیز کہ پہلے پیدا ہوئی سبکے آخر مین فنا ہوگی - اور دوسری حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اون فرشتونکی خلقت قبل زمین اور آسمانون کے ہی - اور بھی بہت حدیثونسے معلوم ہوا کہ فرشتونکی خلقت قبل آسمانونکے ہی - مگر ایسے فرشتے بھی ہین کہ ہردم پیدا ہوتے جاتے ہین اور انبیا و ایمہ علیہم السلام کی خلقت قبل سب مخلوقونکے ہی - اور حدیث مین موت سے مراد فنا ہی اور اہل زمین و آسمان سے مراد خود وہ اور اوسمین جتنی چیزین ہین ہی *

نوین فصل

چودھوین جلد بحار الانوار صفحہ ۹۸ مین عبد الرحیم بن کثیر روایت کرتا ہی ہمارے چھٹھے امام سے کہ فرمایا [بالتحقیق وراء تمھارے اس آفتاب کے چالیس آفتاب ہی اوسمین بہت خلق ہی - و بالتحقیق وراء تمھاری قمر کے چالیس قمر ہی اوسمین بہت خلق ہی نہین جانتے کہ اللہ نے پیدا کیا آدم کو یا ہرگز نہین

پیدا کیا الہام کئے گئے ہین فلان و فلان کي لعنت کو فقط] اس سے معلوم ہوا کہ چاند و سورج پر لوگ بستے ہین - حکماء فرنگ نے دور بین سے دریافت کیا هي کہ بعض ثوابت بھی فی الجملہ حرکت خاصہ رکھتے ہین - تو میرا گمان یہہ ھی کہ جس ثابتے کو متحرك بحرکت خاصہ پا یا ھی وہ اپنے آفتاب کا سیّارہ ہوگا نہ ثابتہ - اور چالیس ثابتے ہونگے کہ اونکي روشنی ذاتی ہوگی - اورونکي روشنی مکتسب مانند ہمارے آفتاب کے سیّارونکے - اور حکماء فرنگ نے سوای اس چاند کے سترہ چاند اور دیکھے ہین - تو مطابق اس حدیث کے تئیس چاند ابتک دیکھے نہین گئے ہین دور نہین جیسے جیسے دوربینین اچھی سي اچھي بنین گی باقي بھی دیکھے جائینگے - اور حکماء فرنگ نے ہمارے آفتاب کے اوپر کہین کہین داغ سیاہ چھٹائي اور بڑائی مین مختلف دیکھین ہین - بعضے اون داغون مین سے اس زمین سے بھي بڑے ہین - وہ سب داغ میري دانست مین صانع تعالی شانہ نے مانند اور کرونکے کہ اونکي سطح خشک ہوتی ہی جیسے خاکستر آگ پر واسطے بود و باش کے اوسکی سطح بھی جہان داغ کے طور نظر آتا ھی بود و باش کے واسطے ھی - سب کرے کے اندر آگ بھری ہوئی ھي - اور اوپر کی سطح سخت واسطے اوس قسم کی مخلوقات کے رہنے کے واسطے اس لئے کہ کوئی مخلوق پاني مین کوئی آگ مین کوئی ہوا مین کوئی راکھہ پر یعنے متّي پر رہتي ھي - اگر سیارونکی سطح بھي کھلي رہتي اور جو آگ اوسکے اندر ھي چھپي نہوتي تو ان سیارونکي روشنی بھي ذاتي ہوتي جیسے

آفتاب کی هي - اور آفتاب کا حجم زمین کے حجم سے تیرہ لاکھہ و سنہتر هزار و چھہ سي و دس برابر اور کچھہ برابر زمین کے هي رقم اوسکی یہہ هي ۱۰ ۱۳۷۷۶ - کمیت مادہ اوسکی بہ نسبت کمیت مادہ زمین کے تین لاکھہ تینتیس هزار ونوسي اتھائیس برابر هي رقم اوسکی یہہ هی ۳۳۳۹۲۸ - حکماء فرنگ نے معلوم کیا هی کہ توپ کا گولہ کہ هر ایک ساعت مین چارسي اسي میل انگریزی جاتا هی اگر آفتاب سے پہنیکا جاي تو عطارد کے مدارتک آتھہ برس اور دو سی چہتر دن مین اور زهرہ کے مدار تک سولہ برس ایک سی چھتیس دن مین اور هماري زمین کے مدار تک بائیس برس دو سي چھبیس دن مین اور مریخ کے مدار تک چونتیس برس ایک سي پیدنستھہ دن مین اور هیرس کے مدارتک باستھہ برس تین سی سینتیس دن مین اور مشتری کے مدار تک ایک سی سترہ برس دو سی سینتیس دن مین اور زحل کے مدار تک دو سی پندرہ برس دو سی ستاسي دن مین اور جارجیم سیدوس کے مدار تک چارسي ایکتیس برس دو سی نو دن مین پہنچیگا - لیکن بعضے دنبالہ دار ستارے بہ نسبت دوري جار جیم سیدوس کے قریب سات چند کے آفتاب سے دور جاتے هین اوز باوجود اس غایت دوری کے وے بہ نسبت ثوابت کے آفتاب کی طرف نزدیک تر هین - اور ثوابت سے بہت دور - هملوگونکو پند لینا چاهئے کہ حکماء فرنگ نے کس کس طرح سے حساب کئے هین بھلا هملوگون نے کب امتحان کیا کہ توپ کا گولہ ایک ساعت یا ایک دقیقہ مین - کتنا جاتا هي تا چہ رسد کہ کواکب کي

سیر کو سمجھین - باوجودیکہ قران مجید و حدیثون مین بہت حث و ترغیب ھي - چنانچہ قران مجید کے گیارھوین جزء چھٹے رکوع سورہ یونس مین اور پندرھوین جزء دوسرے رکوع سورۂ بني اسرائیل مین ھي [تا جانو تم برسونکی عدد اور حساب کو فقط] جب کہ لوگ سواے اس چاند کے کہ ھماری زمین کے آس پاس گھومتا ھي دوسرا کوئي چاند نہین جانتے تھے ھمارے اماموں نے اون سبکی خبر دی ھی - اس سے زیادہ علم کیسے ھوتا ھي اور چھپی بات سے خبر دینا اسی کو خبر غیب کہتے ھین - سر پیٹنے کی جگہہ ھی کہ لوگون نے ظالم پادشاھون کی پیروی کے سبب اس علم الہی کي طرف کوئی متوجہ نہوے اور جتنا حاصل کیا فلسفۂ باطل کو حاصل کیا - مینے ماخذ علوم مین دنبالہ دار ستارونکو قران مجید سے بتلایا ھي - یہان ایک بڑی حدیث سے کہ خاتم الانبیا علیھم السلام نے علامت قیامت مین فرمایا بتلاتاھون دوسرا حصہ تیسری جلد بحار الانوار کا صفحہ ۷۶۳ [وطلوع کرینگے بہت ستارے دنبالہ دار فقط] اور اوسی کتاب کی چودھوین جلد صفحہ ۳۸ ا مین ھمارے عالم شیخ مفید نے لکھا ھی [جان بالتحقیق کہ ساتھہ آفتاب کے ستارے ھین واسطے اونکے دمین ھین بعض فوق بعض کے فقط] برابر لوگ یہی جانتے تھے کہ یہہ سب ستارے نہین ھین کیسا قرآن مجید اور حدیثون مین فرمایا کہ یہہ سب ستارے ھین تو اسکو اگر خبر غیب نہ کہین تو کیا کہین - اس حدیث سے یہہ بھي نکلتا ھی کہ وہ دنبالہ دار ستارے جو قیامت کے قریب طلوع کرینگے ابھي پیدا نہین ھوئے

هین - یہہ جو ایسا هی که بہت ستارے کچہہ وجود پکڑتے هي پہت کے بجہہ جاتے هین - اور بہت ستارے هین که پایدار هین بہت نو پیدا هین - اور ایسے بہی هین که ایک کرہ پہتکے دو یا زیادہ هو گیا هی - چنانچہہ جو ستارے که نو پیدا هین اور اونکے چاند دکہلائی ندئے هین اونکے باب مین بہی گمان هي - اور حدیثون مین زحل کو نجم ثاقب فرمایا که وہ اپنے فلک کو سوراخ کرکے روشني پہونچاتا هي گویا اوسکے فلک سے مراد اوسکے حلقے هین که روشني اوسکي حلقون سے نفوذ کرکے سب جگہہ پہونچتی هی - افتاب کے داغ بے دوربین کے نظر نہین آتے اسواسطے مینے چہوڑ دیا - هماري زمین کے چاند مین جو داغ هین بے دوربین کے بہی نظر آتے هین - اوسکو عربي مین محو کہتے هین محو کے معنے مٹا دینے کے هین که کچہہ اثر باقی نرهے - اوسکو کلف بہی کہتے هین اور کلف رنگ هي مابین سیاهی و زردی کے - اور مابین سیاہ و سرخ کے بعضون نے کہا هي وہ خیال هی بلا حقیقت - بعضون نے کہا هی که هماری زمین کے پہاڑ و دریا و غیرہ کا عکس هي - بعضون نے کہا هی که دوسری طرف مین چاند کے وہ سیاهي هي - بعضون نے کہا هی بسبب گہسنے آگ کے چاند سے ایسا معلوم هوتا هی اسواسطے که کرۂ نار کو مجاور سطح مقعّر فلک قمر کے جانتے هین - بعضون نے کہا هی که ایک جزء چاند کا قابل نور نہین هی - بعضون نے کہا چاند کا مونہہ مانند آدمی کے دو آنکہہ دو ابرو وناک رکہتا هی - هند کے عوام کہتے هین که ایک بڑهیا بیٹهي چرخا کاتتي هي - بعضونکی رای هی که کچہہ جرم هین بصورت کرات مختلف الحجم چہپتے هوئے

چاند سے اسکے سبب روشنی برابر نہین پہنچتی - بعضون نے کہا هي که کچهه جرم هین مختلف الصورت چاند کے فلک تدویر مین که اوسکی روشنی پہنچنے نہین دیتے - یہه اقوال قدما حکما کا هی رجما بالغیب کچهه دلیل اوسپر نہین بعینه مانند قول عوام هند هی - اقوال حکماء متاخرین فرنگ کا هی ایک کا قول که داغ سیاه چاند کي اراضی مکشوفه هي - اور داغ سفید اوسکے دریائین هین - اس لئے که آفتاب کي روشني زمین مین تیره اور پاني مین صاف معلوم هوتی هي - بعضون کے نزدیک داغ سیاه غار پُرآب یا بےآب هین اور پہاڑون کا سایه هی که ظلمت ظل کی اوسکے دوسرے جانب رهتی هی - ایک حکیم نے ان داغونکا نام شہرون اور دریاؤن پر رکها تها - لیکن بعد اوسکے حکیمونکے نام پر مشہور هوئے - ان داغونکو چار صنف کیا هی بعض پہاڑ اور ٹیلونکا سایه بعض دیوار کا سایه بعض بڑے بڑے پہاڑ کا سایه - اون داغونکو چالیس حکیمونکے نام پر چالیس نام رکہے هین باعتبار بعض اختلافات کے که اون داغونمین محسوس هوتا هی - اور آٹهه داغ طویل هین اونکو دریا جانتے تهے لیکن وه صحرا و میدان هی - اور دریا بهي هو اور آگ کے پہاڑ بهی چاند مین هین جیسے هماری زمین مین هین - مین کہتا هون اگر سب سیارے اور اقمار همسے ایسے نزدیک هوتے که اس چاند کی سطح کے مانند دکهلائي دیتے تو اونمین بهي مانند اس چاند کے محو یعنے داغ دکهلائی دیتے اگر هم چاند پر هوتے تو اپنی زمین مین بهی اسی طرح سے محو یعنے داغ دیکهتے

صحرا مین تالابون اور سراب کے دیکھنے سے کچھہ دریافت هوسکتا
هي آئینون کو روشنی مین دور سے دیکھنے سے بهي کچھہ دریافت
هوسکیگا - جاننا چاهئے که عربی مین شبانه روز کو یوم کهتے هین
اور مقابل مین رات کے جو هي اوسے عربی مین نهار کهتے هین -
اور فارسی مین روز اور هندي مین دن - یوم و نهار دونون کو کهتے
هین اور یوم و نهار کا بیان بعد اس فصل کے آویگا - یہان اتنا جاننا
چاهئے که آنکهه کے سبب روشنی و تاریکي مین امتیاز هوئی اگر آنکهه
نهوتي تو امتیاز نهوتی - اور آنکهه اور روشنی جوّ سے پیدا هوئي -
اور اس جو کو دیکهے نجانے کے سبب ظلمات فرمایا - اور روشنی
آگ سے هي بالبداهة - صانع تعالی شانه نے اس جوّ مین حرارت
پیدا کی - اور حرارت کی کثرت سے آگ مشتعل هوئی اور سیارے
اور اقمار مین آگ کو پانی اور خاك کے نیچے چهپایا تاکه هر قسم
کے جانور اوسمین بود و باش کرین - اسی طرح سے سب جسمون مین
آگ کو چهپایا که آدمی بوقت حاجت آگ کو تدبیر سے نکال
لے - اسواسطے که سوای آدمی اور کوئی جانور آگ کا محتاج نهین -
اور آفتاب کي اکثر سطح کو کهلي رکها که سبکو روشنی پهنچاوے
اور همارے سیارے اور اقمار آفتاب سے بہت چهوٹے هین تو آفتاب
مین سب سے زیاده آگ هي - اور یهي آفتاب علامت و سلطان
نهار هي - اور سیارے اور اقمار علامت و سلطان شب هین - اگر سیارے
اور اقمار کی آگ کهلی رهتی توشب کا وجود نهوتا - اور هم جانورون
کے واسطے جو خشکی مین زندگانی کرتے هین وجود نهوتا - سب آتشی
جانور هوتے - قرآن مجید کے پندرهوین جزء دوسرے رکوع سورة

بنی اسرائیل میں ہی [اور گردانا ہمنے رات و دنکو دو نشانی پھر محو کیا ہمنے رات کی نشانی کو اور گردانا ہمنے دن کی نشانی کو روشن فقط] یعنے رات کی نشانی اوسکی روشنی کا چھپانا ہی - اور چودھوین جلد بحار الانوار کے صفحہ ۱۰۸ میں بڑی حدیث مین ہی کہ خاتم الانبیا علیہم السلام نے فرمایا [کہ اگر بالتحقیق چاند چھوڑ دیا جاتا اپنے حال پر مانند آفتاب کے اور محو نکیا جاتا ہر آئینہ پہچانی نہ جاتی رات دن سے اور نہ دن رات سے - اور نجانتا روزہ دار کہ کتنے روزے رکھے اور نجانتے لوگ برسون کی عدد کو فقط] اور ضرور ہي کہ جو کرہ بڑا ہوگا چھوٹے کرہ کو جذب کریگا - اوسی چھوٹے کرہ کا نام چاند اور دوسرا سیارہ ہی یعنی سیارۂ سیارہ - اور ہر سیاریکے چاند ہونگے - کسیکے ایک کسیکے زاید - لیکن بعض سیارونکے چاند بسبب صغر کے یا اور سببون سے ابتک دیکھے نہین گئے - اور ایک فایدہ چاندون کا یہہ ہی کہ اپنے سیارون کو روشنی پہونچاوین - یعنے جس وقت کہ ایک جانب سیارہ کا آفتاب کے دوسرے جانب ہوتاہی اور جو سیارے کہ آفتاب سے دور تر ہونگے اونکے چاند بہي زیادہ ہونگے - اسواسطے کہ جتنا آفتاب سے دور ہونگے حرکت وضعی و اینی اونکی دونون بطی ہوگی - اور محتاج ہونگے روشنی کے - اون کے چاند روشنی کی تلافی کرینگے *

دسوین فصل

قرآن مجید کے پچیسوین جزء دوسرے رکوع سورهٔ شورا مین ہی [الله ایسا الله کہ نازل کیاکتاب کو بحق و میزان کو فقط] اور ستائیسوین

جزؤ دسوین رکوع سورۂ رحمن مین هی [اور آسمان کو بلند کیا اوسکو اور وضع کیا میزان کو یهه که تجاوز نکرو میزان مین فقط] اور چودهوین جلد بحار الانوار کے صفحه ۹۴ مین هی که فرمایا همارے چهتهے امام نے که فرمایا همارے پهلے امام نے [یهه ستارے ایسے که آسمان مین هین مدینے هین مثل مدینونکے جو زمین مین هین - هر مدینے مربوط و بندهے هوئے هین طرف ایک عمود کے نور سے طول اوس عمود کا آسمان مین مسیر ارهائی سو برسکا هی فقط] اور اسی رسالے کی چهتهی فصل مین همارے آتهوین امام سے کچهه ستونونکا احوال مذکور هو چکا هی - اور میزان مقیاس هی که اوس سے چیزین اندازه کیے جاتین هین اور میزان کے اقسام هین - ایک اونمین سے قپان هی هند مین جولا هی بغلی قپان ساتهه رکها کرتے هین سوتهه تولنے کے واسطے - اهل فرنگ اس قپان کو بهت طرح سے بنایا هی که وه صنعت دیکهه کے حیرانی هوتی هی - میزان کے قیاس پر هر چیز مین ایک مرکز ثقل هوتا هي - که اوس مرکز ثقل پرسب ثقل اوس چیزکا هوتاهی - تو سب کا مرکز ثقل همارے آفتاب کے اندر اوسکے کسی نقطه پر هی - سواي آفتاب کے مرکز کے اور سب سیارے اپنے بیضی مدار پر اپنے چاندون کو ساتهه لئے هوئے موافق قواي جاذبه اور آفتاب سے قرب و بعد کے آفتاب کے گرد گهومتے هین - اور آفتاب بهی سبکو لئے هوئے اوس مرکز ثقل پر گهومتا هي - اوسوقت آفتاب کا مدار اتنا بڑا هی جتنا اوسکی کمیت کا ماده زمین کی کمیت ماده سے بڑا هی - اور وه دایره بهی حقیقی نهین هی - اوریهه حرکت بهت هي بطی هی - اسی حرکت

کو اگلے زمانہ میں ثوابت کے آسمان کے طرف نسبت دیتے تھے یعنے آٹھویں فلک کي طرف - اور آفتاب کي حرکت اپنی کا مدار سب سیاروں کے مدار اپنی سے چھوٹا هي - مثلا یہہ زمین جسپر هم ساکن هیں شبانہ روز میں ایک حرکت وضعی کرتی هی کہ اوس سے طلوع و غروب ستارونکا اور روز و شب معلوم هوتا هی - اس حرکت کو پرانی هیئت والے فلک الافلاک یعنے نویں آسمان کی طرف نسبت دیتے هیں - اور اس زمین کي دوسري حرکت سالیانہ کو کہ بیضي مدار پر تقریبا برس دنمیں آفتاب کے گرد گھومتی هي اور اوسی سے فصلیں معلوم هوتی هیں آفتاب کے آسمان کیطرف - یعنے فلک چہارم کي طرف نسبت دیتے هیں - اور تیسري حرکت اپني اس زمین کی کہ آفتاب کی حرکت اپنی کے ساتھہ مربوط و بندھی هوئی هی اور اوس سے انتقال ثوابت کا ایک برج و درجہ سے دوسرے برج و درجہ میں معلوم هوتا هي اوسکو فلک هشتم کیطرف نسبت دیا هی - اس حدیث میں ان ستارونکو مدینہ فرمایا یعنے محل آبادانی کہ اوسمیں هر قسم کی مخلوقات بستی اور رهتی هی - مثلا یہی زمین هماري مدینہ هی کہ اوسکی تري اور خشکی میں هر قسم کے مخلوق بود و باش کرتے هیں - اسی طرح سے سب تارے هیں اور نور کے عمود سے مراد آفتاب کی شعاعیں یا اونکے ابعاد معینہ هیں - اور یہہ جو فرمایا کہ طول هر عمود کا اڑھائي سی برسکا راستہ هی پس جانا چاهئیے کہ جطرحسے دایرہ کو خواہ چھوٹا هو خواہ بڑا تین سی ساتھہ پر قسمت کرتے هیں

اور اوسکے قطر کو ایک سی بیس پر بنابر اون اسباب کے کہ
ماخذ علوم مین بیان ہوا - اور بنابر فرمانے جناب خاتم الانبیا
علیہم السلام کے جواب مین عبد اللہ بن سلام کے جو بحار الانوار
کي چودھوین جلد کے صفحہ ۲۹۳ مین ہی [کہ واسطے اللہ عزوجل
کے ہر شبانہ روز مین تین سي ساٹھہ لحظہ ہین فقط] اسی
طرحسے دایرہ کو پندرہ پر اور اوسکے قطر کو پانچ پر قسمت کرتے
ہین - اس لئے کہ جسطرحسے اعداد اعشاري کا حساب آسان
ہی اسی طرح سے پانچ بھی ہی کہ نصف ہی دس کا اور
جب کسی دایرہ کے قطر کو پانچ فرض کرین تو نصف قطر اڑھائي
ہوگا - اوپر گذرا ہی کہ بلند حقیقی محیط ہي - اور پست حقیقی
مرکز - تو یہہ فرمانا کہ آسمان سے آسمان تک اتنا فاصلہ ہی مراد
یہہ ہي کہ محیط سے محیط تک بمرور مرکز اتنا فاصلہ ہي یعنی
قطر اوسکا اُتنا بڑا ہی - اور حدیثون مین آیا ہی [آسمان و
زمین کے پان سو برسکا راستہ ہی اور ہر آسمان سے آسمان تک
پانسو برسکا راستہ ہی اور مُٹائي ہر آسمانکی پانسو برسکا
راستہ ہی الخ] چونکہ معلوم ہوچکا ہی کہ آسمان نہین ہی
مگر حد زمین کی تو صاف معلوم ہوا کہ مراد قطر ہي اور
پانچ نفرما کے پانسو برسکا راستہ فرمایا تا معلوم ہو کہ وسعت
بہت بڑی ہی پس نصف قطر اڑھائي سو برسکا ہو گا اور
پان سو اور اڑھائی ہو اعداد اعشاري مین سے بھی ہی - کس خوبی
سے اعداد اعشاری کو بیان فرمایا اور دوري ہماری زمین کي
ہمارے آفتاب سے نو کرور اکّاون لاکھہ تہتّر ہزار و ایک سو

ستائیس میل انگریزی ہی وہ نصف قطر ہی اوسکے مدار کا - تو گویا اڑھائی سی بوسکا راستہ ہی - اور ثقل یا وزن اوسي قوت جاذبہ کا نام ہی اور جس چیز میں اجزاء مادی زیادہ ہیں یا خوب سطبر ہیں وزن بھی زیادہ ہوتا ہي - اور وہی چیز جو سطح زمین پرہی جوں جوں اوپر جائیگی وزن اوسکا کم ہوتا جائیگا مثلا ایک پتھر سطح زمین پر پانچ من کا ہی اگر ممکن ہو کہ اوسکو چاند پر لے جاویں وہاں پانچ چھٹانک کا وزن ہوگا اور حجم بدستور رہے گا - اور ہوا کا بوجھہ ایک نمت کي سطح پر سولہ سیر کا ہوگا - چونکہ ہم ہوا کے اندر باہر سے محاط ہیں معلوم نہیں جیسے پاني میں غوطہ مارنے سے پانی کا بوجھہ معلوم نہیں ہوتا اور جتنی چیزیں ہیں سب متحرک ہیں خواہ حرکت ارادي ہو خواہ طبیعي خواہ حرکت قسری - اور ان کرات کی حرکت سب ارادی ہي - جیسا کہ قرآن مجید میں ہي [کہ کہا زمین و آسمان نے کہ آئے ہم اطاعت کرنے والے اور سب اپنے فلک میں تیرتے ہیں] اور مانند اسکے آگے کے حکما بھی آسمانوں کی حرکت کو ارادی جانتے تھے - چودھویں جلد بحار الانوار کے صفحہ ۱۶ میں ہشام بن الحکم حدیث طویل میں روایت کرتا ہي ہمارے چھٹے امام سے کہ فرمایا [بالتحقیق سب چیزیں دلالت کرتیں ہیں اپنے حادث ہونے پر دوران فلک سے اور جو چیز اوسمیں ہي - اور وہ سات آسمان ہی - اور حرکت زمین سے اور جو اسپر ہي اور زمانونکے انقلاب و اختلاف وقت سے اور حوادث سے کہ حادث ہوتے ہیں عالم میں بزیادتي و نقصان و موت و بلا سے الخ] تو سب جسم متحرک

رهینگے جبتک کوئی اونکی حرکتکا مانع و مزاحم نہو - تو جو چیز زمین سے اوپر پھینکی جاي وہ زمین هی کے ساتھہ حرکت کریگی - اسی سبب سے جہان سے پھینکی گئی هي وهین گرتی هي - یہی سبب هی کہ اگر کوئی چلتی کشتي پر بیٹھا یا کھڑا هوا هو اور کشتی چلتے چلتے یکا یک رک جاي تو وہ شخص کشتی کے موئہہ کے جانب گرپڑیگا - اور ساکن کشتي یکایک حرکت مین آوے تو وہ شخص کشتي کے پتوار کے جانب گریگا - اور یہي احوال هي گھوڑے و غیرہ کی سواري کا - اور اگر دو شخص ایک چلتی هوئی بڑي کشتی پر مقابل مین بیٹھہ کے گیند کھیلین تو اونکو گیند کا آنا جانا خط مستقیم پر معلوم هوگا - لیکن جو شخص کشتی کے باهر هي اوسکو اوس گیند کا آنا جانا خط منحني پر معلوم هوگا اسواسطے کہ اوس گیند مین دو حرکتین هین ایک کشتی کی اور ایک اپنے پھینکے جاني کی - تو عالم مین حرکت بخط مستقیم کا وجود نہین - اور یہہ کہ روشني کو بغیر سیدھے نل کے تیڑھے نل سے ندیکھہ سکینگے سبب اوسکا یہہ کہ هماری آنکھہ بہت جلد سیر کرتی هی اوس سرعت کے قریب خط مستقیم کے چاهئے اور ترچھے ندیکھہ سکینگے اور جو جسم دایرہ پر گھومتا هی وہ همیشہ دایرہ سے باهر نکل جانے کا میلان رکھتا هی اور اس طرح کے میلان کو قوت تارک المرکز کہتے هین جیسے فلاخن کا پتھر زور کرتا هی کہ دایرہ سے باهر نکل بھاگے اور تا جسم اپنے مدار سے باهر نہ نکل بھاگے ایک قوت جاذبہ اس دایرہ کے مرکز مین هوتی هی جس سے جسم دایر مین وہ قوت پیدا هوتی هي جسکو قوت طالب المرکز کہتے هین اور یہہ

دونون قوتین متساوی هوتي هین - پس ان دونون کی قوت تارک المرکز
اونکي قوت جاذبه سے معادلت رکھتي هی اسی سبب سے نہ اپنے
مدار سے نکلتےهین نہ ایک دوسرے پر گرتے هین - اور جتنے کرات هین
خواہ حرکت وضعی اونکي خواہ حرکت ایني اونکي سب پچھم سے
پورب کی طرف هی - یعنے پچھم پورب انکی حرکت سے پیدا هوا
جیسا میںنے پچھم پورب کے معنے مین بیان کیا هی - اس سے صاف
معلوم هوا کہ اس جوّ مین خالق تعالی شانہ نے جو حرارت
پیدا کیا اوسنے ایک طرف سے سب کو گھمایا تو اس سبب سے
سب کرون مین پچھم پورب حقیقي پیدا هوا - ممکن نہین کہ
ایک کرہ پچھم سے پورب کو گھومے اور دوسرا اوسکے برعکس - اس
واسطے کہ محرک ایکہی هی - مین تعجب کرتا هون پرانی هیئت
والون سے کہ کہتے هین سب آسمان نوین آسمان کے جوف مین هین
جیسے دیک برگ یعنے گنج کا باسن هوتا هي اور خلا محال هی - تو
ضرور هوا کہ کوئی چیز اوس نوین آسمان کو پکڑے رہے ایدھر اودھر
کہین جانے ندے - تو نہین جانتے اور جب نوان آسمان جوف کے
آسمانونکو گھماتا هی تو کیون زمین کو اپنے ساتھہ نگھماویگا - اور جوف
کے آسمانون نے کہان سے یہہ طاقت پائي کہ برخلاف نوین آسمان کے
حرکت کرین اور کیون زحل و مشتری وغیرہ کے فلکونکو وہ قوت نہین
کہ اپنے جوف کے آسمانون کو گھمارے اور چونکہ اسمان سب ٹھوس هین
ایک دوسرے سے چپھتے هوئے اور حرکتین بھی برخلاف ایک دوسرے
کے کرتے هین تو کیون نہین گھستے اور جیسے فلک قمر کی حرکت سے
اوسکے مقعر مین آگ پیدا هوئی اون سبکے مقعّر مین کیون آگ

نهین پیدا هوتی سبب واحد هی - اورکبهی آدمی کو اختیار نهین دیا گیا که روز بروز جتنی آسمان چاهی بناتاجاے اور کهی یهه ممثل یهه حامل یهه مائل یهه مدیر یهه تدویر هي - اور اقسام اقسام جاری محوي بناتی چلے جائین اور پهر قائل هون که آسمان قابل خرق و التیام نهین هی اور خود آسمانون کو جتنا چاهین چیر پهاڑ کرین اور پیوند لگاوین - اورکهین یهه خرق و التیام نهین - هم طالب العلمون کو چاهئی که حکمای فرنگ کی پیروي کرین اور اونسے طبیعی و ریاضی اخذ کرین که موافق قرآن مجید اور احادیث کے هي *

گیارهوین فصل

مینی بیان کیاهي که اس جومین سے ایک ٹکرے یا ایک خط کو دوسرے ٹکرے یا خط کو ساکن رکهکے حرکت دیوین اوسي حرکت کو زمانه کهتے هین اور چونکه حرکتین خط مستقیم پروجود نهین رکهتین تو ضرور هوا که مستدیر مانند حرکت کرین - اوسي مدار کا نام فلک هی - چودهوین جلد بحار الانوار کے صفحه ۹۵ مین ابو بصیر روایت کرتا هي حدیث طویل مین همارے پانچوین امام سے که فرمایا [جب ظهور فرماوینگے بارهوین امام جاوینگے کوفه کو اور وهان چار مسجدون کو خراب کرینگے اور باقی نرهیگی کوئی مسجد اهل زمین پر که وه کنگرے اور بلندي رکهتي هو مگر یهه که خراب کرینگے - اور گردانینگے اون بلندیونکو بهت - اور وسیع کرینگے بڑے راسته کو اور توڑینگے هر بازو کو که نکلا هي راستے سے اور باطل کرینگے گوشے گڑهے پانی کے جو راسته مین هین - اور

چھوڑینگے کبھی بدعت کو مگر یہہ کہ برطرف کرینگے اوسکو - اور نہ کبھی سنت کو مگر یہہ کہ قائم کرینگے اوسکو - اور فتح کرینگے قسطنطینیہ اور چین اور دیلم کے پہاڑ کو پس درنگ کرینگے اس پر سات برس مقدار ہر برس کا دس برس ہی تمہارے اس برسون مین سے - تس پیچھے کریگا اللہ جو چاہیگا - کہا راوی نے کہ کہا مینے مین تمہارے فدا ہون پس کس طرح برس بڑھینگے فرمایا حکم کریگا اللہ تعالی فلک کو ٹھہرنے کے لئے اور کم کرنے حرکت کو پس دن سب بڑہ جائینگے واسطے اوسکے اور برس سب الخ] اور اوسی جلد کے صفحہ ۹۶ مین جابر روایت کرتا ہی انہین امام ہمام سے - جابر کہتا ہی کہ تھے ہملوگ اونکے پاس کہ ذکر کیا لوگون نے بنی امیہ کی سلطنت و تسلط کو پس فرمایا اوس امام ہمام نے [کوئی خروج نکریگا ہشام پر مگر یہہ کہ ہشام قتل کریگا اوسکو کہا جابر نے کہ ذکر کیا ہشام کی مدت ملک کو بیس برس کہا جابر نے پس جزع کیا ہملوگون نے پس فرمایا کہ کیا ہوا تمکو - جب ارادہ کرتا ہی اللہ عز و جل یہہ کہ ہلاک کرے ایک قوم کے سلطان کو امر کرتا ہی فرشتےکو پس جلد کرتا ہی سیر فلک کو پس تقدیر کرتا ہی اوپر اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہی الخ] اور یہہ ہشام بیٹا عبد الملک بن مروانکا ہی کہ بیس برس اوسنے خلافت کی - اور بحار الانوار کی دوسرے جلد کے صفحہ ۵۵۰ و ۵۵۱ مین اور چودھوین جلد کے صفحہ ۱۳۳ مین ہی کہ ہمارے چوتھے امام نے فرمایا [بالتحقیق اللہ عز و جل نے گردانا واسطے اوسکے کہ گردانا واسطے اوسکے سلطنت ایک مدت راتون اور دنون اور برسون اور مہینون سے - پس

اگر عدالت کیا اونہون نے لوگون مین حکم فرماتا هی اللہ عزوجلؔ صاحب فلک کو یہہ کہ دیري کرے اوسکے گھما نے مین پس دراز هوتے هین اونکے دن اور راتین اور برس اور مہینے - اور اگر انہون نے جور کیا لوگون مین اور عدالت نہین کی اونہون نے امر فرماتا هی اللہ عز و جل صاحب فلک کو پس جلدی کرتا هی اوسکے گھماتے مین اور جلدي کرتا هي اونکي راتون اور اونکے دنون اور اونکے برسون اور اونکے مہینون کے فنا مین - اور بتحقیق وفا کیا اللہ تبارک و تعالی نے واسطے اونکے شمارہ راتون کا اور دنون کا اور مہینون کا فقط] اور بهي حدیثین اس مطلب مین هین - ان حدیثون سے صاف معلوم هوا کہ حرکت مدار پر هوتی هی - اور عمر کا بهي مدار هی - اور اوسی کو فلک کہتے هین - جیسے هر ستارہ کے فلک یعنے مدار هی - اور مدار منقسم هوتا هی تین سي ساٹھہ جزء پر هر ایک جزء کو درجة کہتے هین اور جب وہ مدار ایک دورہ پورا کریگا تو وہ یوم هي اور جب تین سي ساٹھہ دورہ کریگا تو اوسکا ایک برس هوگا اور یہہ یوم اور برس مفرد و حقیقي هی - اسي طرح سے هر ستارے جب ایک دورہ پورا کرینگے اپنی حرکت وضعي کا تو ایک یوم اوس ستارے کا حقیقی هوگا اور تین سی ساٹھہ کو جب بارہ پر قسمت کرین تو تیس تیس دنکا ایک مہینا هوگا - اور اسمین رات اور نہار فرضی هي جتنے حصون کو چاهو رات فرض کرو جتنے کو چاهو نہار فرض کرو - اور تیسری حدیث کہ کاشف هی پہلی اور دوسری حدیث کی اوس سے صاف معلوم هوا کہ هر شخص سلطان هی - کوئی چھوٹا کوئي بڑا جب وہ عدالت کریگا تو هر چیز مین عدالت کریگا تو اپنے

اکل و شرب و مکان وغیرہ میں بھی عدالت رکھے گا - تو اوسکی عمر بڑھیگی مثلاً اگر کسی شخص کی عمر کا مدار دس دورہ مقرر ہو یعنے دس دنکا اوسکا - اور فرض کریں کہ شبانہ روز شمسی بقدر اوس کے دنکے تھا وقت تقرر کے اور عمر کا مدار حرکت میں دیری کیا بقدر ہمارے دو شبانہ روز کے تو عمر اوسکی ہمارے شبانہ روز سے بیس دنکی ہوگی - اور علی هذا القیاس - اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ راستہ کو چاھئے بڑا اور صاف رکھنا جیسے کہ اہل فرنگ کرتے ہیں - اور چونکہ سب ستاروں میں بہت ظاہر چاند اور سورج ہی کہ ہر کوئی دیکھنے والا اوسکو دیکھتا اور اچھی طرحسے پہچانتا ہی اس یوم کو ہر کوئی بادی نظر میں دریافت کر سکتا ہی وہ چہار قسم ہی - طلوع آفتاب سے طلوع آفتاب تک - یا غروب سے دوسرے غروب تلک اور یہہ دونو قسم بہت ظاہر ہی - تیسرا اور چوتھا طلوع صبح صادق سے طلوع صبح صادق تک - یا غروب شفق سے غروب شفق تک - اور نصف النہار سے نصف النہار تک - یا نصف اللیل سے نصف اللیل تک - بے الات رصدیہ کے معلوم نہیں ہو سکتا - اور نہار و لیل طلوع سے غروب تک یا طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک یا غروب شفق تک نہار ہی - اور ما سوای اوسکی لیل ہی - اور یہہ یوم و نہار و لیل مرکب ہی یعنے دو حرکت سے پیدا ہوا ہی - پوری حرکت وضعی زمین سے اور کچھ قدر زمین کی حرکت سالیانہ سے - اگر ممکن ہو کسی یوم کا کچھہ نشان قرار دینا اور وہانسے شمار کریں تین سو ساٹھہ یوم تو ایک برس ہوگا اور مہینا بارہ پر

قسمت کرنے سے معلوم ہوگا اور حقیقت مین مہینا چاند کا
ہی - سب لوگ مہینے کو اوسي چاند کي طرف نسبت دیتے اور شمسي
مہینے کو مجازا مہینا کہتے ہین - چونکہ چاند کی شکلین ہر
شب مختلف نظر آتی ہین سب سے بعد چھپنے کے جو نمود
ہوتا ہی ہلالي شکل پر تو اوسکو مہینے کا مبدء قرار دیتے ہین -
وہ مہینا کبھی تیس دن کبھي اونتیس دن کا ہوتا ہی - اور
دن وہی شمسی ہي - تتبع و استقرا سے معلوم ہوا کہ چاند کا برس
تین سی چون دنکا ہوتا ہی بعد اوسکے حکما نے رصدین باندہین
اور بہت دقتونسے سب حرکتون کو دریافت کیا پہلا رصد خانہ
عراق عرب مین بغد اوسکے مصر مین بعد اوسکے شامات مین ہوا
پھر تو سب جگھہ پھیلا - اور مصر کے رصد خانون کے آثار اب
تک کچھہ باقي ہین - حقیقت مین مصر کي زمین رصد
خانون کے واسطے موضوع ہی اس لئے کہ وہان پانی نادرا برستا ہی -
اور پہلے ستارون کو صاف پانی کے حوضون مین کہ ہوا سے
مضطرب نہو دیکھتے تھے اور اوسکی حرکت کی سمت و مقدار
کو دریافت کرتے تھے بعد اوسکے اقسام طور کے گھر بنائے بعد
اوسکے اقسام گھڑے تانبے پیتل کے کرے مانند بنائے اور کرے بھي
بنائے - بعد اوسکے کرہ کو فن تسطیح سے مسطح کرکے اقسام
اصطرلاب بنائے - اور اب تو مرایا و مناظر کے رو سے اقسام دوربینین
بنائي گئین کہ ندید و نشنید اور ایسے مقیاس ہر چیز کے
واسطے بنائے گئے کہ اگلی کتابون مین کہین نام و نشان اوسکا
نہین ہي - اور عمدہ رصد خانون مین رصد خانہ پاریس دار السلطنت

فرانس هي كه سنه ١٦٦٥ مسيحيه مين چودهوين لوئس سلطان نے بنوايا - اور اوس سے برهكے رصد خانه جو متصل دار السلطنت لندن هي كه سنه ١٦٧٦ مسيحيه مين حكم سے دوسرے سلطان چارلس كے بنايا گيا - اور جميع علوم انبيا عليهم السلام سے پهونچا - آفتاب كے مهينے اور برس كا كوئي مبدء ظاهر نهين هى - اور چاند كا مبدء هلال سے هي - اور فارسي لوگ پهلى دوسرى تيسري وغيره كي جگهه جدا جدا نام ركهتے تهے اور هفته كے دنون كو عربي و فارسى مين پهلے اور دوسرے اور تيسرے وغيره دنكے نام سے پكار تے هين - شروع اوسكا يكشنبه يعنے اتوار هي - ليكن بعد پهيلنے علم احكام نجوم كے فارسى اور هنديون نے هفته كے دنون كو زحل و مشتري و مريخ و آفتاب و زهره و عطارد و قمر كے نام پر ركها - ليكن هنديون كے يهان بعينه وهي الفاظ هين جو فارسي مين هين جيسے سنيچر بار ر اتبار وغيره - فارسي كهتے هين كه مها آباديونكى سلطنت مين سب حوادث اور كامون كو اون سات ستارونسے متعلق جانا اور سات دربار بنائے مثلا جو كام زحل سے متعلق تهے سنيچر كو اوسى دربار مين انجام پاتے على هذا القياس - اور وه لوگ كهتے هين چونكه زحل سب ستارون سے بطى تر هي اور تئيس برس شمسى مين ايكدوره پوره كرتا هي اوسكو ايكدن زحلى كهتے هين - ايسے تيس دن زحلي يعنے نو سي برسكا ايك مهينا زحلى هى - اور ايسے باره مهينے يعنے دس هزار آتهه سي برسكو ايك سال زحلي كهتے هين - اور ايسے برس كو جب هزار مين ضرب كرو تو ايك كرور آتهه لاكهه برس هوتے هين - ايسے هزار برس ايك

ثابتہ ثوابت میں سے بلا وزیر پادشاهی کرتا هی - اور دوسرے هزار دوسرے ثابتہ کی وزارت سے - بعد اوسکے پهلا ثابتہ سلطنت سے معزول هوتا هي - پهر پهلا وزیر ایسے هزار برس بلا وزیر کے سلطنت کرتا هی - بعد اوسکے تیسرا ثابتہ ثوابت سے اوس کا وزیر هوتا هی تاکہ سب سے آخری ثابتہ جو هزار برس بلا وزیر پادشاہ هوا تها هزار برس بوزارت زحل پادشاهی کریگا - بعد اوس کے زحل بلا وزیر هزار برس پادشاهی کریگا اسی طرحسي نوبت پهونچتے پهونچتے قمر هزار برس عطارد کا وزیر رهیگا اور هزار برس خود سر پادشاہ رهے گا پهر هزار برس پهلے ثابتہ کا وزیر هوگا - انهین ادوار کا نام قیامت هی - پهر جب وهی دور آویگا وهی چیزین وهی لوگ کہ هو هو موجود هونگے - اور هندو ادوار کو چار جُگ پر تقسیم کرتے هین اور پهلے جگ کو اچها اور چوتهے جگ کو برا جانتے هین - فارسي بهي پهلے دورون کو اچها اور آخری دورون کو برا جانتے هین - میںنے بسط دیا کہ ان مهملات پر کوئی برهان عقلی قائم نهین - اور انبیا علیهم السلام کا فرمانا سب ازروی عقل کے هی کہ اب حکماء فرنگ کو کم کم معلوم هوتا جاتا هی *

بارهوین فصل

قرآن مجید کے چوبیسوین جزء سولهوین رکوع سورۂ سجدہ میں هی [کهہ یا رسول اللہ آیا بتحقیق تم هرآئینہ کافر هوتے هو ساتهہ اوس شخص کے کہ پیدا کیا زمین کو دو دن میں اور

گردانتے ہو واسطے اوسکے شرکا وہ پروردگار ہی عالمونکا اور گردانا
ارسنے اوس زمین مین اونچے اونچے پہاڑ اوس کے اوپر سے اور
برکت دیا اوس مین اور اندازہ کیا اوس زمین مین اوس کے
قوتون کو یعنے روزیون کو چار دن مین برابر ہوا واسطے پوچھنے والونکے
یعنے پوچھنے والون کا جواب ہوا بے زیادہ و کم تہں پیچھے قصد
کیا آسمان کی طرف و حال یہہ ہی کہ وہ دھوان تہا پس کہا
اوسکو اور زمین کو آؤ تم دونون ازروی فرمان برداری کے یا ازروی
کراہت کے - کہا زمین و آسمان نے آئی ہم فرمان بردار پہر بنایا
اون کو سات آسمان دو دن مین اور وحی [کیا ہر آسمان مین
اوسکے امر کو اور زینت دیا ہمنے آسمان دنیا کو چراغون سے
ازروی حفظ کے وہ تقدیر عزیز علیم ہی فقط] قرآن مجید
مین متعدد جگہون مین ہی کہ زمین و آسمانون کو اور جو
اونکے درمیان مین ہی چہہ دن مین خلق فرمایا - اور حدیثون سے
ثابت ہی کہ پہلے زمین کو خلق فرمایا اور اوسکے دہوئنے سے
آسمانونکو - اور دہوان زمین کے خلق کے ساتھہ پیدا ہوا چنانچہ اس
آیہ سے بہی معلوم ہوا کہ وہ دہوان تہا - اور آسمان نہین ہی مگر
زمین کی حد - تو گویا یہہ جملہ [پہر بنایا اونکو سات آسمان دو دن
مین] بیان ہی پہلے جملہ کا کہ پیدا کیا زمین کو دو دن مین تو کیا
کہین سات زمین کیا کہین سات آسمان - انہین جہتون سے قران
مجید مین جہان اسمان و زمین کا ذکر آیا ہی آسمان کو جمع
کے لفظ سے اور زمین کو مفرد کے لفظ سے فرمایا جیسے ہندی
مین کہتے ہین کہ بنایا امیر نے* طبقون کا مکان یا خانون کا

صندوقچه یا الماری تو جمع لانا مکان یا صندوقچه و الماري کا
بے محاورے هوگا - اسی طرح سے زمین ایک هی باعتبار حدونکے
سات آسمان کہلایا - اسی واسطے اٹھائیسوین جزء اٹھارھوین رکوع
مین سات زمین نفرما کے فرمایا مثل آسمانون کے - تو ان سب
سے یہہ معلوم ہوا کہ ایک دن مین زمین کو خلق فرمایا اور
ایکدن مین اوسکی حدون کو مقرر فرمایا - اور چار دن مین اوسکے
قوتون کو خلق فرمایا - اور اوسکا قوت وهي هي جو اوسکے درمیان
ستارون وغیرہ سے هی - اور ساتوین دن اونکو آرام بخشا اور لغات مین
امتیاز فرمایا اور ان سات دورونکو کہ سات دن خدائی هین انقطاع
نهین جب تک کہ سب فنا نهون - یہود کہتے هین کہ خود خدا نے
آرام فرمایا - اور بعد اوسکے کچھہ کام نهین کرتا حال یہہ کہ رنج و راحت
و آرام صفات سے جسم کے هی - اور وہ صانع تعالی شانہ همیشہ صانع
هی - اور یہہ سات دن مفرد هین دو حرکت سے نهین پیدا هوئے -
اور چونکہ عدد اسی جو مین هي اور لازم و ملزوم اور حساب اوسی عدد
سے نکلا اور اوسي فن مین ثابت ہوا کہ چھہ کا عدد تام اور سات
کا عدد کامل هی - اور حساب نهین هی مگر جمع و تفریق - اور
تضعیف و تنصیف و ضرب و قسمت و جذر یہہ پانچ جمع و تفریق
کی فرع هین - تو جملہ اعمال حساب بمعہ اصل و فرع سات هوئے - اور
دو عدد مین نسبتین چار هین - تماثل یا تباین یا توافق یا تداخل
تو یہہ چار نسبتین دو عدد کے ساتھہ چھہ هوئے - اور بھی وجهین هین
کہ اس رسالہ مین اوسکے ذکر کی گنجائی نهین هی - اسی قیاس پر
شمسی دنونکو یعنے ارضي دنونکو بھی ایام هفتہ کہتے هین - نہ اون

معلوم هین که وه متعلق بسبعه سیاره هین - اور یهه کون که هماری زمین اور آفتاب سے پیدا هوا کیون متعلق هوگا اور ستارون سے - اسمین کچهه شک نهین که آفتاب کی روشنی جیسے زمین تلک پهونچتی هي - زحل و مشتری و مریخ و زهره و عطارد و قمر تک بهی پهونچتي هی - اونکے ابعاد سے حساب کرنے سے معلوم هی - پرانی هیئت والے بهی قبول کرتے هین کهٔ قمر اور زمین کی روشني آفتاب سے هی - لیکن زحل و مشتري و مریخ و زهره و عطارد کي روشنی کو ذاتي جانتے هین - اسپر کچهه دلیل معقول نهین رکهتے - قمر چونکه اون سبکا کاسف هی تو سبکے نیچے کهتے هین اسیطرح سے عطارد زهره کا کاسف هی - اور یهه دونو مریخ و مشتری و زحل کے کاسف هین - اور مریخ مشتری و زحل کا و مشتري زحل کا کاسف هی - تو زحل سبکے اوپر هی اور آفتاب کا سوای قمر کے کوئي کاسف نهین - اور آله ذات الثقبتین جو دو پهر کو نصب کیا جاتا هی اور اوس سے زاویه اختلاف منظر دریافت کرتے هین - سوای قمر کے کسي ستارے مین کارگر نهین - زهره و عطارد مین بسبب قرب اوسکے آفتاب سے دو پهر کو دیکهلائی نهین دیتا - اور آفتاب پر نظر نهین تهہرتی اور مریخ پر بسبب غایت بعد کے قدر محسوس نهین رکهتا - تو اس صورت مین استحسانا کهتے هین که آفتاب مانند شمس القلاده کے بیچون بیچ هی - تین سفلیه نیچے اور تین علویه اوپر - تو ایسی اٹکل پچو باتون سے نهین حاصل هوگا مگر جهل - اسمین کچهه شک نهین که روشني آگ سے هی اگر کوئي سواے اسکے کہے ارسے دکهلانا چاهئے - اگر اون ستارون

کي روشني بالذات هو - تو وه ستارے بهي مانند افتاب کے آگ کے کرے هونگے - تو جب وه ستارے رات کو همارے فوق الافق هون تو چاهئے که هم مانند دن کے دیکهین - اور قرآن مجید مین اور حدیثون مین جو دن اور رات کا ذکر هی تنها همارے دن اور رات کو نهین فرمایا بلکه سب کرونکے دن اور رات کو فرمایا - که محو کیا شب کی نشانی کو اور جب ایک ستاره اپنے حضیض مین هو اور دوسرا ستاره جو اوسکے نیچے هی اپنے اوج مین اور ایک نقطه پر ملاقات کرین تو دونون آگ ایک هو جائیگی - اور دو ستارے نرهینگے اور کوئی چیز ایسي نهین که پهر اونکو دو کرے - میئے چوتهی اور پانچوین فصل مین بتلایا هي که روشني آگ سے هی اور جسم هی وه آگ آفتاب مین کهلی هی - اور کهین کهین پوشیده هی که داغ مانند دکهلاوے هی - بعض مخلوقات و غیره فایده کے واسطے اور سب اجسام و کرون مین مخفی و پوشیده هی مخلوقات کے فایدے کے لئے - اگرچه حکماء فرنگ فرماتے هیں که آفتاب کي شعاعین جو کرون پر گرتي هین وه بتمامه پهر منعکس هوتی هین - اور کچهه اون شعاعون مین سے اون کرون مین نهین ره جاتین - اس لئے که اگر کچهه کچهه اون کرون مین هر روز رهجایا کرین تو هر روز کرون کی روشني زیاده هوتی جائیگي - اور آفتاب کی روشني کم - لیکن میري رای ایسي نهین هی - اسواسطے که روشني جسم هی جب جسم کثیف پر پڑیگی البته اوسمین گهسیگی - اور کچهه اوسکے اندر سے تهوڑي دور گرم کریگی - دیکهو پانی کے حوضونکو که اون شعاعون کے گرنے سے کسي قدر پانی کو عمق مین

گرم کرتی هی - اور البته وه جسم کثیف اوسکے نکلنے کا مانع هوگا - هم دیکھتے هین چراغ اور آگ کے شعلون کو که اون کی روشنی جسمون مین بٹ جاتی هي اور بعد تمام هونے ماده کے تمام هوجاتي هي - اور آفتاب کی روشنی جو تمام نهین هوتی اوسکا سبب یهه هي که جتنے کرے هین سب آفتاب کے گرد گھومتے هین اور جیسے حرارت سے حرکت پیدا هوتی هي اوسیطرح حرکت سے حرارت افزود هوتي هي - اور چونکه آفتاب سب حرکتونکا مرکز هی اپنے جانبه سے سب حرارتون کو اپني طرف کھینچ لیتا هی - تو جتنی حرارت و روشنی سب کرے آفتاب سے لیتے هین اتنی هی هر روز اوسکو پهنچا دیا کرتے هین - اسطرح سے جبر و نقصان هوجایا کرتا هی - جیسے ندیان سمندر کے بخار سے پیدا هوتي هین پھر اوسي مین گرتی هین - اور بخار اوس سے اوٹھکے قطرات بن کے پھر اوسی مین گرتا هي - اور روشنی کی حرکت بهت هی سریع هي سب حرکتون سے سریع تر - حکماي فرنگ نے انظار رصدی سے اوسکی حرکت کی سرعت کو دریافت فرمایا هی - که توپ کا گوله که ایک دقیقه مین اٹھه میل انگریزی جاتا هی اوس سے دس لاکھه چند سي بھی روشنی کی حرکت سریع تر هی - یعنی ایک دقیقه مین اسي لاکھه میل انگریزي سے زیاده جاتی هي - سمجھو که ایک کمرے مین که پچاس فٹ کا لنبا هو آخر مین اوسکے ایک ایسی شمع روشن کرو که تم دوسری طرف سے که پچاس فٹ فاصله رکھتا هی کوئي خط پڑه سکو تو کسي کو کهه دو که اوس شمع کو جلا دے اور صحیح گھڑي کو دیکھو تو البته جیسے وه شمع جلائي گئی تم اوس خط کو نپڑه سکوگے

مگر کچهه لمحه کے بعد - تو اوسکو گهڑی سے تخمینا کرو معلوم هوجائے گا کہ کتنے لمحه مین اوس کي روشنی پهونچي جس سے وہ خط صاف پڑہ لیا - یہه سب سوچانے کے واسطے هی ورنہ جو حکیمون نے مشتری کے چاند کے خسوفون سے دریافت کیا هی وہ بہت ٹهیک هي - صانع تعالی شانہ کی صنعت کو دیکهو کہ آفتاب کي روشنی آٹهہ دقیقه تیرہ ثانیه مین زمین تک پهونچتی هی - انکهہ همارې کہ بہت چهوٹی هی اور بے روشنی کی تائید کے دیکهہ نہین سکتی - طرفة العین مین ثوابت تک پهونچ جاتی هی کہ بہت دور هین - اور دیکهہ لیتی هی - جل الخالق - علم علما حیران هی - اور آگ کا شعلہ اپنے حیز کو بقدر اپنے پوری روشني دیتا هی - اور جون جون اوس کی روشنی اپنے حیز سے باهر نکلتی هی کم هوتی جاتی هی - تاکہ معدوم هوجاے باعتبار دوریکے مربعون کے کم هوتی هی - مثلا جو چیز آگ کے شعلہ کے حیز سے دو گز کے فاصلہ سے هو اوس کي روشني چار چند کم هوگی - اگر تین گز کے فاصلہ سے هو تو نوچند - اگر چار گز کے فاصلہ سے هو تو سولہ چند روشنی کم هوگی - اور یہی حساب هی آفتاب کے جذب کا کہ اوس کا جذب اسی حساب سے گهٹتا هی - اسی حساب سے هر سیارے اور اقمار کی روشنی کو جان لیتے هین - اور اوس کي حرکت کو پہچان لیتے هین - اور جو چیز حرکت قسري سے جتنے زمانہ مین اوپر جائیگی اوتنی هی زمانے مین اگر مخلا بالطبع هو نیچے آویگی - تفاوت یہہ هی جون جون اوپر جائیگی

حرکت اوسکی کم هوتي جائیگی - اور جون جون نیچے اوترے گي حرکت اوسکی زیادہ هوتي جائیگي - مثلا اگر کوئی سنگریزہ حرکت قسری سے ایک ثانیہ مین سولہ فت اوپر جاي پھر ایک ثانیہ مین نیچے اوترے گا یعنے دو ثانیہ مین سولہ فت جائیگا بھی اور نیچے بھی اوتریگا - مثلا اگر کسي برج سے کہ مسقط حجر رکھتا هو کسی سنگریزہ کو چار ثانیہ مین اوس کے مسقط حجر تک پہونچتے دیکھین - تو چار ثانیہ کے مجذور کو کہ سولہ هی اوس سولہ مین جو پہلے ثانیہ مین حرکت کی هي ضرب دین تو دوسو چھپن فت هوگا - یہی بلندی اوس برج کي هی یعنے پہلے ثانیہ مین سولہ فت دوسرے ثانیہ مین اڑتالیس فت اور تین ثانیہ مین اسي فت اور چار ثانیہ مین ایک سو بارہ فت جمع کرنے سے دو سو چھپن فت هوگا - غرض سولہ کے بعد هر ثانیہ کے واسطے بتیس بتیس فت لینا هوگا - صاحبو دیکھو کہ حکماء فرنگ نے کس کس طرح سے تجربے اور حساب کئے هین - آفرین هزار آفرین اونکي کوشش و دانش پر - همکو چاهئے کہ هم بھی کوشش کرکے دانش حاصل کرین - اللهم وفقنا •

تیرهوین فصل

حدیث مین آیا هی کہ پانی کا مزہ حیات هي - بحار الانوار کي دوسري جلد کے صفحہ ۶۰۶ اور صفحہ ۶۳۱ مین حدیث طویل مین همارے پانچوین امام سے اور آٹھوین امام سے مروی هی کہ خلاصہ اوسکا یہہ هی [کہ بعض حیوان صغار مین سے بعض پشہ و جرجس اور وہ

چیز کہ اون دونون سے چھوٹی ھی ایسی کہ قریب نہین کہ انکھین اوسکو
دیکھہ سکین بلکہ قریب نہین کہ ظاھر ھو بسبب چھٹائی کے الخ]
اور ایک حدیث مین بعد ذکر جرجس کے لفظ ولع کا ھی بعین مہملہ
یا معجمہ ـ آخوند ملا محمد باقر مجلسي علیہ الرحمۃ صاحب
کتاب بحار الانوار فرماتے ھین ـ کہ میرے پاس جتني کتابین
لغت کي ھین ـ اوس مین کہین اس لفظ کے معنے اوس چھوٹے جانور
کے نہین پائے گئے ـ باوجودیکہ بڑا کتب خانہ رکھتے تھے ـ غرض تتبع
و استقراء احادیث سے معلوم ھوا کہ یہہ فضای بے حد جاندارون
سے بھری ھوئی ھی ـ بعضے بہت بڑے بعضے بہت چھوٹے کہ
بے کلان بین کے دکھلائی نہین دیتے ـ میرا گمان ھي کہ شاید
اوسکو جرجس فرمایا یعنے بہت چھوٹا پشہ ـ اور جو کہ آلات کے
وسیلے سے بھی دیکھے نجاین اون کو ولع فرمایا ـ اور ذرات بھی
آیا ھي ـ قرآن مجید مین وھي مضمون ھي نوین جزء بارھوین
رکوع سورۂ اعراف مین ھی [کہ صانع تعالی شانہ نے عالم ذر مین
ذریات آدم سے عہد لیا ـ اور انھون نے اقرار اوسکي ربوبیت کا
کیا] آیات و احادیث سے صاف ثابت ھی کہ کیا زمین کیا
آسمان اور جو اون مین ھی سب جان رکھتے ھین ـ اور عقلا
ھین ـ اور صانع تعالی شانہ کو پہچانتے ھین ـ اور اوس کي تسبیح
اور اوسکو سجدہ کرتے ھین ـ مین کہتا ھون جب ھم اپنے بدن
کو دیکھتے ھین تو اوس کے ھر جزء کو کہ بمنزلۂ جزء لایتجزی کے
فرض کرین سب اپنے اپنے کام مین مصروف ھین ـ اگر اون مین
جان و عقل نہوتي تو کس طرح سے اپنے کام مین مصروف رھتے

البتہ ہر ایک کی جان و عقل و خدمت و بول و چال جدی جدی
ہی - بحر فرنگ مین ایک مچھلی ہی کہ اوس کے بیضے مین
سے ایسے ذرے بچے نکلتے ہین کہ اگر چالیس لاکھہ عدد کو
باہم کیجئے تو بالو کے ایک ریزہ کے برابر نہین ہوتا - ان چھوٹے
جانور کے دل اور مونہہ اور سر اور دوسرے اعضا ایسے چھوٹے
ہونگے کہ اون کے مقدار خیال مین نہین آسکتے - شیشہ کے ذریعہ
سے یہہ معلوم ہوا ہی نہین تو کسیکو کیا معلوم تھا کہ زمان آیندہ
مین ایسے ایسے چھوٹے جانور بھی دیکھہ پڑھینگے - سنہ ۱۸۱۸ مسیحیہ
کے جولائی مہینے مین کپتان اسکرسبی صاحب بحر شمالی کے
سفر مین تھے - ایک جگہہ دیکھا کہ پانی اور رنگ کا ہی - اوس جگہہ
سے تھوڑا پانی نکلواکر ایک بوند کو کلان بین مین لگا کر دیکھا اوس
مین چھتیس ہزار چار سو پچاس کیڑے پائے - ایک بڑے
صاحب نے معلوم کیا ہی کہ ان چھوٹے جانورون کے اجزاء خون
جو نقط کلان بین کے ذریعے سے دیکھے جاتے ہین اوس گول
دانے سے جسکا قطر ایک انچ کا دسوان حصہ ہی اوسقدر
چھوٹے ہین جیسا وہ گول دانہ ہماری زمین سے چھوٹا ہی - اور
با این ہمہ کوچکی یے اجزاء خون بہ نسبت اجزاء نور کے ایسے
بڑے ہین جیسے پہاڑ مقابل مین ایک ذرہ کے - اگر ایک شمع
روشن رات کو ایک منارے پر رکھین - تو قبل اسکے کہ وہ شمع
بقدر ایک حبہ کے جلے اوسکی روشنی سے ایک گول عرصہ فراخ
بھرجاویگا - حکماء فرنگ نے دریافت کیا ہی کہ اگر کسی جسم
متحرک کے مقدار مادے کو اوس کی تیزی حرکت مین ضرب

کرین تو وہ زور جس سے کسی عائق پر ٹکر کھاتا ھی اوسکے حاصل
ضرب کے ساتھہ مناسبت رکھیگا - چنانچہ فرض کرو کہ اگر دو
درم کی گولی ایک دقیقہ مین آٹھہ میل جاتی ھی تو وہ
زور جس سے کسی عائق پر ٹکر کھاوے سولہ سے نسبت رکھیگا -
اور اگر چار درم کی گولي ھو تو وہ زور بتیس سے نسبت رکھیگا -
اور لا محالہ چون سرعت نور کي بہ نسبت سرعت توپ کے گولے
کے دس لاکھہ چند سے بھي زیادہ ھی - اگر اجزا نور کے اتنے
بڑے قد مین ھوتے جیسے ایک ذرہ - تو ھم نور کے صدمہ سے
اپنی آنکھون مین ایسي اذیت پاتے جیسی اوس ریت سے جو
توپ سے ھماري آنکھون مین ماري جاتی - اور ھم اگر گھڑے بھر
پانی مین چھٹانک چینی ڈالین تو اوس پانی کے ایک بوند مین
کتنی چینی ھو گی - یہہ سب خدائی قدرت کا بیان تھا - اب دیکھو
ولسٹن صاحب انگریز نے ایک قسم کے تار کو - کہ حرکت کواکب کے
لئے بہت باریک کرکے دوربین مین لگانا پڑتا ھی - ایسا
پتلا بنایا تھا کہ گیارہ منزل لنبائی اوسکي تھی - اور وزن چار
یا پانچ ماشہ ھوگا - اگر ایسے تار کو بالشت بالشت بھر کے حصون
مین تقسیم کرین اور ایک بالشت کو پچاس پچاس ٹکڑ سے کر ڈالین
تو اوس ایک بالشت کے پچاسوین حصے کے وزن کو سمجھا چاھئے
کہ کتنا ھوگا - فرنگ کے لوگ سونے کے ورق کو ایسا پتلا بناتے ھین
کہ ڈیڑہ ھزار ورق کو اگر تہ بہ تہ رکھئے تو ایک پرت کاغذ سے
زیادہ دبیز نہین ھوتا - اگر ایسے ورق کو چھری سے ھم بہت ذرے
ذرے سے ریزے کر ڈالین تو اون مین سے ایک ریزہ کتنا چھوٹا ھوگا -

آیندہ احتمال جاتا هي كه اس سے بهی زیادہ لوگ تقسیم کرنے میں اوستاد هو جاوین - کیسے بے شعور هین وہ لوگ جو جزء لایتجزی کے قائل هین - چهوٹی سے چهوٹی چیز جب الی غیر النهایہ قسمت قبول کرتی هی جس سے قدرت صانع تعالی شانہ کي دکهلائي دیتي هی - تو پهر فضا متنا هي کس طرح هو سکتا هی - احادیث کے تتبع سے معلوم هوا کہ بے حد عالم هی جہانتک کہ علم همارا نهین پهونچ سکتا اوسکو حجاب فرمایا - وہ بهی لا انتها هی - حقیقت مین مقدور قادر تعالی شانہ کسی طرح متنا هی نهین هوسکتا - اگر متنا هی هو تو اوسکی قدرت بهي متنا هي هوگی - تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا *

چودهوین فصل

جاهلون کے سامهنے جب فرشتون کا مذکور هوتا هی تو هنستے هین - بلکہ بعضے ایسے ملحد هین کہ کهتے هین کہ جس چیز کو حواس درک نکرے وہ موجود نهین هي - اور صانع تعالی شانہ کا انکار کرتے هین - کهتے هین هم اوسکو دیکهتے نهین پکارتے هین جواب نهین پاتے - یہہ نهین سمجهتے کہ حواس بہت هی ضعیف هي محسوسات کو درک بواجبی نهین کرسکتا - تو غیر محسوس کو کس طرح سے درک کریگا - اپنے بدن کو اچهی طرح دیکهي نهین سکتے خالق تعالی شانہ کو کس طرح دیکهینگے - با وجودیکہ اتنا جانتے هین کہ طبیعت هی کہ سب کام کرتي هی - اور وہ طبیعت بهي جسم هي اس واسطے کہ اس جو سے پیدا هوی هي - لیکن اوس

طبیعت کو نہین دیکھتے - صرف اوس کے آثار نظر آتے هین - تو جس طرح سے هر طبیعت جدي جدي هی - بعض مانند جزء کے بعض بمنزلہ کل کے اور جدے جدے کام کرتی هی - اسی طرحسے فرشتے هین اور حاکم هین اوس طبیعت پر اور اون کے کام بهی جدے جدے هین - بعض بعض کے تابع هین اون پر انبیا و ائمہ علیہم السلام حاکم هین - اس لئے کہ مالک قوای عقلیہ و شہویہ و غضبیہ تینون کے هین - اور فرشتے صرف قواي عقلیہ رکھتے هین - اور رسے علیہم السلام صانع تعالی شانہ کی مرضیون کے تابع هین - یهي قول هی سبکا کہ آدمی سب مخلوقات سے افضل و اشرف هي - مین ایک مثال لاتا هون کہ آواز دو جسم کے تصادم سے هوا مین پیدا هوتي هي - در واقع وهي اصطکاک هوا هی اور هوا جسم هی کہ کان تک پهونچتي هی - اگر کان نہوتا تو یہہ بات نہوتي - اور کلام بهي اسی طرح سے هی - تو آواز اور کلام کی تجسیم ثابت هی - لیکن هم نہین دیکھتے - اسي طرح سے افعال هین - چونکہ ان سب کے واقع هونے کے واسطے اتنا هی زمانہ هی جس مین واقع هوتے هین تو همکو نا پایدار معلوم هوتے هین - و اگر نہین تو وہ اس جو مین صانع تعالی شانہ کے نزدیک محفوظ هین - هم بهي کسي وقت مین اقوال و افعال کو دیکھین گے اور پہچا نینگے - بحار الانوار کی تیسری جلد کے صفحہ ۴۵۹ مین حدیث هي [پس بالتحقیق قرآن آویکا قیامت کے دن احسن صورت مین کہ خلق اوسکي طرف نظر کریگي الخ] اور کتابین اس مضمونکی حدیثون سے بهری

هین - یوحنا کی انجیل کے پہلے باب مین هی [که ابتدا مین
کلمه تها وه کلمه خدا کے پاس تها اور وه کلمه خدا تها اور
مجسم هوا فقط] اسی معنون مین هی - اور یهه که وه کلمه خدا
تها یعنے خدای مجازی تها - جیسے ما باپ کو خدا کہتے هین -
یعنے اوس کلمه سے حضرت مسیح علیه السلام نے جسم پکڑا -
جیسے حضرت آدم و حضرت حوا علیهم السلام خدا کے فرمانے
سے موجود هوئے - اونکا موجود هونا صانع تعالی شانه کے علم مین
تها که وقت معلوم پر موجود هوئے - جتنی چیزین هین سب
اوسکے حکم سے وجود پکڑین اور وجود پکڑ تین هین - لوگ بہت
دهوکها کهاتے هین که طبیعت کو خدا کہه بیٹهتے هین - اور فرشتون
کی اور انبیا کی پرستش کرنے لگتے هین - نهین جانتے جو جسم
سے پیدا هوا جسم هی - ملائکه اجسام نورانی هین قادر هین که
شکلین مختلف پکڑین -- جن لوگون کی انکهین لطیف هین اون کو
دیکهتے هین - اونهون نے وه چیزین دیکهین جو هم دیکهه نهین
سکتے - نه اوسکا تصور کر سکتے هین اور اوسکو فرما یا بهی - جتنا
همارا علم بڑهتا هی اوسکو مطابق پاتے هین اور سمجهنا اونکے کلام کا
هم سے نادانون کی طاقت سے باهر هی - پہلی جلد بحار الانوار
کے صفحه ١١٦ مین هی که فرما یا همارے چهٹهے امام نے [که
نهین کلام کیا رسول الله علیه و آله السلام نے بندگان خدا سے
اپنی کنه عقل کے موافق - اور فرما یا که فرمایا رسول الله صلی
الله علیه و آله نے که بالتحقیق هم گروه انبیا امر کئے گئے هین
که هم کلام کرین آدمیون سے بقدر اونکی عقلون کے فقط]

هملوگ بهی لڑکون سے بوڑهونسے اونکي عقل کے موافق باتین کرتے هین - فرق یهه هی که وہ لوگ علم کي رعایت کرکے باتین کرتے تهے - هم لوگ جو دل مین آتا هی بلا رعایت علم واهی تباهی بک جاتے هین - اسلئے که هم اپني حاجتون کے مطابق الفاظ استعمال کرتے هین - اور هماری تفهیم و تفهم مانند گونگون اور بهرون کے هی - اور اوسکا نام تبادر رکهتے هین - نهین سمجهتے که سب الفاظ کے معنے آپس مین بندهے هوئے هین - اور اضافي هین اور کلیت کے واسطے پیدا هوئے هین - مثلا زمین سے یهی سمجهتے هین جسپر هم رهتے هین - حال یهه هی که زمین سے مراد اجزاء منجمده هین که جاڑے سے جم گئے هین اور قابل سکون اقسام مخلوقات هی - یهه معنے کهنے سے اکّا بکّا هو جاتے هین - اب مین انبیا و ائمه علیهم السلام کے کچهه اوصاف اپنی ٹوٹي و گوشتی زبان سے بیان کرتا هون - وہ بعض خلاصه هي زیارت جامعه صغیر کے بعض جملات کا - اور زیارت جامعه کبیر گویا جامع هي [وہ لوگ الله کے اولیا و اصفیا و امنا و احبّا و انصار و خلفا هین - الله کي معرفت کے محالّ هین - الله کي ذکر کے مساکن هین - اوسکے امر و نهی کے ظاهر کرنیوالے هین - وہ لوگ بلانے والے هین طرف الله کے - وہ لوگ جگهه پکڑے هوئے هین الله کي مرضیون مین - وہ لوگ با اخلاص هین الله کي طاعت مین - وہ لوگ دلالت کرنے والے هین الله پر - جسنے اونکو دوست رکها - الله کو دوست رکها - اور جسنے اونکو دشمن رکها الله کو دشمن رکها جسنے اونکو پهچانا الله کو پهچانا - اور جسنے اونکو نجانا الله کو نجانا - اور جسنے اونکے دامن کو پکڑا الله کے دامن کو پکڑا - اور جسنے

اونہین چھوڑا اللہ کو چھوڑا الخ] یوحنا کی انجیل کے چھٹے باب
مین ھی - آیہ ۲۹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اونہین کہا [کہ
خدا کا کام یہہ ھی کہ تم اوسپر جسے اوسنے بھیجا ایمان لاؤ - آیہ
۳۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا زندگی کی روٹی مین ہون
جو میرے پاس آتا ھی ہرگز بھوکہا نہوگا - اور جو مجھپر ایمان
لاتا ھی کبھی پیاسا نہوگا - آیہ ۴۰ اور جسنے مجھے بھیجا ھی اوسکی
مرضی یہہ ھی کہ ھرایک جو بیٹے کو دیکھے اور اوسپر ایمان لاوے
ہمیشہ کی زندگی پاوے - اور مین اوسے روز اخیر مین اوٹھاؤنگا
تاآیہ ۵۹ - ایضا بارھوان باب آیہ ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام نے بلند آواز سے کہا - وہ مجھپر جو ایمان لاتا ھی مجھپر نہین
بلکہ اوسپر جسنے مجھے بھیجا ایمان لاتا ھی - اور وہ جو مجھے دیکھتا
ھی اوسے جسنے مجھے بھیجا دیکھتا ھی - مین دنیا مین روشنی آیا ہون
فقط] خاتم پیغمبران پیغمبر آخر الزمان نے فرمایا [جسنے مجھے دیکھا
پس بالتحقیق اوسنے اللہ کو دیکھا فقط] ایضا پندرھوان باب آیۂ ۱ و ۲
[مین حقیقی درخت انگور ھون اور میرا باپ باغبان ھی مجھہ
مین جو شاخ میوہ نہین لاتی وہ اوسے کاٹ ڈالتا ھی - آیہ ۵ درخت
انگور مین ھون - متی کی انجیل کے ساتوین باب مین ھی آیہ ۱۳ و ۱۴
[تم چھوٹے دروازہ سے داخل ھو کیونکہ بڑا ھی وہ دروازہ اور کشادہ ھی وہ
راستہ کہ ھلاکت کو پہونچاتا ھی - بہت ھین کہ اوس سے داخل ہوتے
ھین کیا چھوٹا ھی وہ دروازہ اور کیا تنگ ھی وہ راستہ جو زندگانی
کو پہونچاتا ھی فقط] قرآن مجید مستنبط ھی [صراط علی کا حق ھی
پکڑے ھین ہم اوسکو فقط] اسی راستے کے باب مین ھی تیغ سے

تیز بال سے باریک - یوحنا کی انجیل کے دسوین باب مین هی آیه ۷
تب حضرت عیسی علیه السلام نے اونسے پھر کہا مین تم سے سچ کہتا هون
بھیڑ خانه کا دروازه مین هون - آیه ۹ وه دروازه مین هون اگر کوئی
شخص مجھسے داخل هو وه بچ رهیگا اور اندر باهر آیا جایا کریگا - اور
چرائی پائیگا - آیه ۱۱ و ۱۴ کا منتخب اچھا گڑریا مین هون الخ]
خاتم پیغمبران نے فرمایا که [مین مدینه هون علم کا اور علی اوسکا
درهی] اور احادیث مین هی که بارهون امام ابواب الله و ابواب الجنان
هین - جو اون دروازون سے داخل نهین هوتا خدا تک نه پهونچیگا اور
بهشت مین داخل نهوگا - قرآن مجید کے دوسرے جزء اٹھوین
رکوع سورهٔ بقره مین هی [اور نهین هي خوبي ساتھه اسکے که آؤ
تم گھرونکو پچھوازیسے - و لیکن خوبي هی جسنے پرهیزگاری کیا - اور
آو تم گھرون کو اوسکے دروازونسے اور پرهیزگاری کرو واسطے الله کے تا
فلاح پاؤ تم فقط] اس آیه مین احکام معنوی و ظاهری دونون کو بیان
فرمایا - اور چونکه صانع تعالی شانه کسی طرح سے پهچانا نهین
جا سکتا مگر اوسکی قدرت کی صنعتون سے - تو هر مصنوع دلیل
هی اوسپر - اور انبیا و ائمه علیهم السلام اوسکی بڑی صنعتون اور نشانیون
سے هین - اونسے بڑھکے کوئی صنعت و نشانی نهین - اسواسطے فرمایا
که جسنے اونکو دیکھا خدا کو دیکھا - اور جسنے اونکو پهچانا خدا کو
پهچانا - اور یهه منتهای شناخت خالق تعالی کی هي اور وه سب
خدا کے خاص بندے هین واهی تباهی نه بکنا چاهئے *

خاتمہ

بہت برس ہوئے کہ حکماے فرنگ نے واقعی و حقیقی طبیعی و ریاضی کے علموں کو تجربیات و مشاہدات پر رکھا ہی - نظریات کو تابع مشاہدات و تجربیات کیا - حقیقت کی دریافت اور سمجھانے کے لئے بہت اچھا طریقہ ہی - اور پڑھنےوالے انکھوں سے دیکھہ لیتے ہیں - مگر اسکے واسطے بڑے کارخانے اور قیمتی قیمتی بہت اسباب وآلات چاہئے - اور طلاب علم استطاعت و بضاعت نہیں رکھتے اگر امرا اونکی تائید فرماوین - جیسے امراء فرنگ ہر طرح سے مدد فرماتے ہیں - تو وے جلد سب علموں میں پورے نکلینگے - اگرچہ حکماء فرنگ پہیلانے اور رواج دینے میں ان علموں کے بہت ساعی ہیں - مگر اپنی ہی زبان میں رواج دیتے ہیں - کیا کریں اگر ایسا نکریں اگر محنت سے ہماری زبان سیکھیں بعد اوسکے ہمیں سکھلاویں اونکو کچھہ فایدہ نہیں - علاوہ اوسکے جب تک وے ہماری زبان سیکھیں اور اوسمیں علمی اصطلاحات تراش کے درج فرماوین - سکھلانے کے قابل نرہینگے - پھر بھی جتنا سکتے ہیں کرتے ہیں - جن لوگوں کو شوق علم ہی اونکو چاہئے کہ پہلے ان زبانونکو سیکھیں اور یہی دستور ہی - چونکہ فرنگستان میں متعدد زبانیں ہیں ایک زبان کہ اوسکے سیکھنے کے اسباب فراہم ہوں سیکھیں کہ کافی ہی - مثلا ہند میں انگریزی زبان کا سیکھنا بہت ہی آسان ہی سب اسباب سیکھنے کے فراہم ہیں اور خود سرکار انگریزی بھی مہربانی سے اوسکے سکھلانے میں بہت ہی ساعی ہی - تو جو طالب العلم فی الجملہ استطاعت رکھتا ہو اوس

زبان کو سیکھہ کے علم حاصل کر کے اپني زبانون مين ترجمہ کر کے چھپوا کے مشتہر کرے - اور سردست جو لوگ اشاعت علوم کا دم مارتے هين اونکو چاهئے طبيعي و رياضي کي کتابون کو جو عربي و فارسي و هندي مين ترجمہ هو کے چھپي هي - اونکے مالکون سے اذن لے کے اگر ضرور هو نئے سر سے چھپوا کے مشتہر کرين - مثلا هيئت مين رسالۂ مفتاح الافلاک معہ نقشہ اردو مين اگر چاهين سوال و جواب کی صورت کو بدل دين تو بہت هی مختصر هوگا - خصوصا کتاب حدايق النجوم فارسی مين مولفۂ راجہ رتن سنگہ عليہ الرحمۃ کي بہت هي مفيد هی - اِس مرحوم نے انگريزی زبان سيکھہ کے علم کو حاصل کيا اور عربی مين بهی استعداد کامل رکھتا تھا - اور سب خرچ اپنی ذات سے کيا - بڑا آدمی هو تو ايسا هو - اور بهي بہت سے کتابين هين بعد چھاپنے کے اگر مفت ندیوين قيمت اوسکي بقدر خرچ کے مقرر فرماوين - اور بہت هي ضرور هی صنعت شيشہ سازی و نجاری و حدادي و غيرہ کو پھيلانا - هملوگ ايسے متنفر هوگئے هين صنايع سے کہ همارے اطبا فصّادي کحّالی جرّاحی عطاری کو نہين جانتے - اور جاهلون کے محتاج هوتے هين - هند کے مسلمانون مين اقسام طرح کی برائيان سمائی هين - کچھہ برسون سے ايک خراب مذهب نکالا - فرايضي کے نام سے اپنی تئين مشہور کيا - لوگون مين وهابي کر کے مشہور هين - حقيقت مين اونکا مذهب يہہ هي کہ جسطرح سے هو سکے لوگون سے فريب دے کے روپيہ کھسيٹئے قران مجيد کو برے کاغذ بري سياهي برے خط سے بہت غلط چھاپ کر ايک قران کو بيسون جگہہ بيچا - اگر اونکے مريد ونکا

کوئي مرجاتا کہتے کہ ہمسے قران مول لیکے پڑھواؤ - کہ اوسمین بڑا ثواب هی - پھر اونسے لے لیتے کہ تمہارے پاس کوئی پڑھنے والا نہین هي - همارے شاگرد پڑهینگے اوسکا ثواب تمہارے مردے کو دینگے - شب برات و محرم وغیرہ خیرات و مبرات کے دشمن بن بیٹھے - مردونکے نام سے خیرات کرنے ندیتے - جہان درگاہ پاتے اوسکو توڑتے بڑا دام اونکا جہاد کا نام تہا - لاکھون رپیا لوگونکا جہاد کے نام سے چکہ گئے - جاهلون کو چاهئے عالم بنانا - وے جاهلو نکو جاهل تر کرتے تھے - هماري سرکار انگریزي بنا بر مصلحت کے کچھہ دن چپ تھی - اونهون نے فرصت پاکے هماری سرکار هی پر درپردہ دست اندازی کرنے چاها - بے اغراق سید احمد جاهل کو یہانکے لوگون نے خاتم انبیا سے بڑهکے جانا - بعد مارے جانے سید احمد کے بهی برسون اوسکو جیتا بنا کے رکھا - اب بهي شاید اونمین جیتا هو - مولوي امیرعلي نامے نے کہ لکھنؤ مین خروج کیا تھا اوسکو بهي بڑا جانا اوسکي شہادت مین رسالہ لکہا اور مشتہر کیا - جو مینے سنا اور دیکہا اگر لکھون تو بڑي کتاب هوگی - اور اغلب وے سب هماري سرکار انگریزي کے نوکر تھے - اور اب بهی هین - اب اونکا دیکہا دیکھي لوگون نے اور هي ڈهنگ نکالے هین - کبهی اپنی تئین اسلام و اهل اسلام کا خیر خواہ ظاهر کرتے هین - کبهي دوستدار علم وعلما اپنی تئین مشتہر کرتے هین - اور علم کے پھیلانے کا دم مارتے هین اسکو بڑا ذریعہ گردانا هی دولت کھینچنے کا - الله تعالی هملوگونکو خصوصا همارے امراکو توفیق عطا فرماوے کہ علم کي طرف متوجہ هون - اور طالب العلمون کي مدد فرماوین - اور علم کو پهیلا وین - جو لوگ کہ انکی آمدني

برسمہین پچاس ہزار روپے کي ہو اگر ایک دفعہ بیس ہزار رپیا نکالین اور اوس سے مفید کتابین چھاپ کے بقدر خرچ کے اون کتابونکی قیمت مقرر فرماوین تو کئي آدمیونکي اوسکے ذریعۂ سے پرورش ہوگي - اور طالب العلمونکو بھي سستی کتابین ہاتھہ آوینگی [اللہم وفقنا و ایاہم بفضلک الواسع انک ذو الفضل العظیم و ما توفیقی الا برحمتک و فضلک و بشفاعۃ شفعائک سیما حبیبک محمد و آلہ و اصحابہ] بتاریخ بست و پنجم ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۲۸۱ ہجري مطابق بست و دوم اپریل سنہ ۱۸۶۵ مسیحیہ اوسکی تسوید سے فراغت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک و الصلوۃ و السلام علی رسولہ محمد و الہ الطیبین الطاہرین *

AN

APPENDIX.

TO

MAKHUZ-I OLOOM

An Astronomical work defending the Modern Astronomy

with quotations from the Quoran and Hudis & &.

BY

MOULVEE SYUD KURAMUT ALEE AL-HOSEINEE

OF JOUNPORE

Motawullee Hooghly Emambara.

Printed

AT THE MUZHUROOL UJAYUB PRESS

Calcutta

1865.